بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

منظر ایلیاء Shia Books PDF

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

باسمہ تعالیٰ

عذر و التماس بخدمات منصفین اصولیین و اخباریین فرقہ ناجیہ امامیہ

ہم اپنے اخوان دین اصولیین اور اخباریین دونو گروہ کی جو در واقع ایک گروہ ناجیہ ہین خدمات مین معذرت کر کے طالب عفو ہین اوس جسارت و مخالفت سے جو اس رسالہ مین بہ نسبت دونو گروہ کے قہراً واقع ہوگئی ہے آپنے اخوان دین اکثر اصولیین سے تو اس راہ سے کہ اونہون نے اطاعت غیر معصوم کو ہر امر شریعت مین بغیر دلیل حجت سمجھا ہے حالانکہ سوا امام معصوم کی کوئی اطاعت مطلقہ کا مستحق نہین ہے اور اپنے اخوان دین اکثر اخباریین سے اس راہ سے کہ اونہون نے ہر مجتہد کو ہمارے مذہب کے بمنزلہ فقہاء عامّہ سمجھ لیا ہے گویا نہ تو وہ کسی مسئلہ شرعی مین قابل رجوع ہے نہ قابل امامت جمعہ و جماعت جس سے زمان غیبت مین عمل شریعت سہلہ ہر عامی پر دشوار ہوگیا ہے حالانکہ ان دونو امرون مین دونو گروہ افراط و تفریط سے خالی نہین ہین کیونکہ نہ ہر عالم اخباری قابل رجوع ہے اور نہ ہر مجتہد اصولی قابل ترک ہے اسلئے کہ مرجع دونو کے تمام اصول و فروع مختلفہ مین محض ایک معصوم ہین پس ہر مسئلہ مختلفہ مین دونو سے نہ محض ایک قابل رجوع ہے اور نہ محض ایک قابل ترک ہے

بسبب اختلاف اخبار کے۔ البتہ ہر مسئلہ خاص مین دونو گروہ سے جو مخالف کتاب اللہ و معصوم ہو محض وہی قابل ترک ہے اور بنا اس رسالہ کی مخصوص اسی پر ہے۔ اور مین اپنے مذہب کے محدثین اور مجتہدین رضوان اللہ علیہم دونو کو جلالت و بزرگواری و تعظیم و تکریم مین یکسان سمجھتا ہون مگر ہر مسئلہ بلا دلیل مین دونو گروہ سے کسی کا ہمزبان نہین ہون اور ہر مسئلہ مختلفہ مین ان شاء اللہ تعالیٰ تا زندگی ساتھ اوسی کے ہون جو متبعتر ہے اہلبیت طاہرین کا اور عامل تر ہے اونکے احادیث کا حشرنا اللہ معہم و مع ساداتہم الطاہرۃ فی الدنیا و الآخرۃ والعذر عند کرام الناس مقبول۔

التماس آخر رسالہ مین ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

الحمد للہ خالق اللیل و النہار والصلوۃ علی محمد و علی آلہ الکرام المعصومین الاخیار ما دامت الاحکام مستنبطۃ من متون الاخبار والاحادیث ماثورۃ عن الائمۃ الاطہار اما بعد پس رسالہ تنقید التقلید شائع ہونے کے بعد ہمارے بعض

اخوان وین نمازی پوری اعنی جنگی زنگی سلمہ اللہ کی فرمایش پر چہ اصلاح
مطبوعہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ میں دیکھنے میں آئے جسکی ابتدا تعریضات
بیجا پر تھے جسکا جواب غیر ضروری اور مخالف فرمائشات اصل رسالہ تقلید
ہے اور جو کچھ متعلق اصل مسئلہ لکھا ہے اوسمیں محض حق تقلید کو ادا کیا ہے
بغیر ذکر نص کے کلام معصوم سے لہذا اوسکو نقل کر کے رد و قدح کرنا محض
تضییع اوقات ہے۔ رسالہ تنقید التقلید بحیثیت مذہب امامیہ لکھا گیا
ہے اوسمیں تعصبات اصولیین و اخباریین سے کوئی مطلب نہیں رکھا گیا
ہے مگر ایسے ہی حضرات نے باخود ہا تعصب بیجا کر کے امامیہ کے وو
فرقے قرار دیے حالانکہ دونو ایک ہیں کیونکہ اصول و فروع میں مرجع

دونو کے معصوم ہی ہیں اور اخذ محض طریقہ عمل میں ہے۔ اور اسیوجہ
سے اخباریین متقدمین سے ابن بابویہ صدوق رحمہ اللہ مؤلف کتاب
من لا یحضرہ الفقیہ اور متاخرین سے سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ وغیرہ
اصالۃ اباحہ کے قائل ہیں مثل اصولیین کے۔ اور اصولیین متقدمین
سے شیخ مفید و شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ اصل توقف کے قائل ہیں جیسا
کہ کتاب عدۃ الاصول سے ظاہر ہے اور اسیطرح کل فقہاء حلب جو تعداد
میں بہت کثیر ہیں بلکہ سائر متقدمین اصولیین عدم جواز تقلید غیر معصوم کے
قائل ہیں مثل اخباریین کے جیسا کہ آئندہ مذکور ہے پس اختلافات
اونکے مثل اختلافات مجتہدین امامیہ فیما بینہم ہیں۔ پس جسطرح نسبت انکار
اصول کے مطلقاً طرف محدثین امامیہ کے بیجا ہے اوسیطرح نسبت انکار
جمیع اخبار طرف مجتہدین امامیہ کے کیونکہ معظم ادلہ اونکے اخبار ہیں۔
نہ مثل اختلافات غیر امامیہ اثنا عشریہ کے کہ ایک دوسرے کو ناجی
نہیں سمجھتا بسبب نہ منتہی ہونے اونکے اکثر اصول و فروع کی طرف
معصوم کے اور ہم دو لوگ روہ کے غیر منصفین کو قابل خطاب نہیں سمجھتے
جو دعوائے بلا دلیل کے ثابت کرنے میں عاجز اگر گالیان دینے لگیں

اور قبول حق مین تکبر کرین اور حمیّت جاہلانہ کو راہ دین ۔ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ و آلہٖ نے کبھی داخل جنت نہو گا وہ شخص جسکے دل مین برابر دانۂ رائی کے تکبر ہو اور نہ داخل جہنم ہو گا وہ شخص جسکے دل مین برابر دانۂ رائی کے ایمان ہو راوی نے عرض کیا کہ کبھی کوئی کپڑا پہنتا ہے یا گھوڑے پر سوار ہوتا ہے تو قریب اسکے ہوتا ہے کہ اوس سے تکبر سمجھا جاے فرمایا کہ مطلب اس سے نہین ہے بلکہ جز این نیست کہ تکبر انکار حق ہے اور ایمان اقرار حق ہے اور فرمایا کہ اعظم تکبر حقیر سمجھنا ہے خلق کو اور انکار ہے حق سے راوی نے کہا کہ کسطرح فرمایا کہ جب انکار کرے حق سے اور طعن کرے حق گو پر پس جو ایسا کرے تو اوس نے نزاع کی خدا سے اوسکی کبریائی مین جو خاص اوسکی رداء ہے ۔ اور فرمایا من جحد الحقّ فقد کفر

جو شخص انکار کرے حق سے تو وہ کافر ہے

اور اوس سے بدتر ہے حمیّت و تعصب غیر حق پر کہ صفات ذمیمہ اعراب جاہلیت سے ہے ۔ جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ نے ۔

من کان فی قلبہ حبّۃ من خردل من عصبیّۃ بعثہ

جس شخص کے دل مین بقدر ایک دانہ رائی کے تعصب ہو تو محشور کرے گا

اللہ تعالی یوم القیامۃ مع اعراب الجاھلیۃ ۔

خدا اوسکو بروز قیامت ساتھ اون صحرا نشین عربون کے جو کفار تھے زمان جاہلیت مین

کیونکہ خداے عزوجل فرماتا ہے الاعراب اشدّ کفراً و نفاقاً

صحرا نشین عرب بہت سخت کافر و منافق ہین

اور احادیث کثیرہ ان سب کی کتاب الایمان والکفر بحار و وسائل و مستدرک الوسائل مین منقول ہین ۔ اور مین بعد اس رسالہ اتمام الحجۃ کے پھر اس باب مین کچھ شایع کرنا نہین چاہتا کیونکہ اطاعت مطلوبہ امام زمان صلّی اللہ علیہ و آبائہ کو اونکے احادیث سے اونحضرت کے شیعون کیلیے بیان کرچکا اگر وہ قبول کرینگے تو اپنے امام کی اطاعت کرینگے اور اگر نہ قبول کرینگے تو وہ جانین اور اونکے امام میرا کوئی نقصان نہین ہے ۔ باوجود اسکے اگر مین نادرست سمجھا ہون تو جب خلاف اوسکا کتاب و سنّت سے معلوم کرونگا اوس سے رجوع کرونگا بلکہ ہر اوس طریقہ کیلیے جسمین اتباع امام زمان روحنا لہ الفدا واقع ہوسکے حاضر ہون

سلہ خلاف اوسکا [illegible]

اور اسکے شاہد پیش خدا وہی جناب ہین۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا

پروردگارا مائل بہ کجی نہونے دے دلون کو ہمارے بعد اسکے کہ رہنماے کر چکا ہمارے اور عطا فرما ہمکو

من لدنك رحمة انك انت الوھاب

اپنے جانب سے رحمت مدرستیکہ تو بڑا عطا کنندہ ہے۔

رسالہ تنقید التقلید مین بیان کیا گیا ہے کہ مدار نجات امامیہ محض معرفت امام زمان اور اوس جناب کی تعمیل احکام منقولہ مین ہے جسمین کسی اصولی اور اخباری کو کلام نہین ہوسکتا۔ کیونکہ قاطبۂ امامیہ مدعی ہین کہ مذہب اونکا اصول و فروع مین تقلیدی نہین ہے بلکہ ماخوذ ہے اہل وحی والہام سے پس مقتضا اس دعوی کا یہی ہے کہ مدار نجات بھی اونکا تقلید غیر اہل وحی والہام پر نہو یہ ملخص ہے کل رسالہ تنقید التقلید کا اب تفصیل اوسکی سنئے کہ احکام اونحضرات کے زمان غیبت مین عامی تک کیونکر پہونچ سکتے ہین پس مطابق فرمائشات ائمہ علیہم السلام اوسکے دو طریقے ہین پہلا طریقہ احکام معصوم کے پہونچنے کا عامی تک یہ ہی کہ سوال واستفتا کرے عالم دین سے اور عالم دین وہ ہے جو روایت

کرے کلام معصوم کی اور عادل ہو اور جمع بین الاخبار کر سکے عام اس سے کہ بمعنی مصطلح مجتہد ہو یا نہو کیونکہ ہر جگہ بر بنائے ضرورت مجتہد اصطلاحی کو پانا عادتاً محال ہے اور خدا نے کسی کو تکلیف مالایطاق نہین دی ہے اور یہ شریعت سہلہ ہے حتی اینکہ اگر کسی واقف کار عادل امامیہ کو نہ پاوے تو عالم مخالف مذہب سے سوال کا حکم دیا گیا۔ ہے چنانچہ جلد اول بحار مین ہے علی بن اسباط کہتے ہین کہ مین نے جناب امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی امر پیش آتا ہو کہ بغیر جاننے اوسکے چارہ نہین ہوتا و لیس فی البلد الذی انا فیہ احد استفتیہ من موالیك اور جس شہر مین مین ہون اوسمین کسی کو آپکے دوستون سے نہین پاتا جس سے استفتا کرون فرمایا جا پاس فقیہ بلد کے اور استفتا کر اوس سے پس جبکہ وہ فتوے دے کسی چیز کا تو خلاف اوسکے کر کہ حق اوسے مین ہے اور اس حدیث کو وسائل مین چند طریقون سے نقل کیا ہے اور اسمین لات ہے کہ قبول عمل کیلئے پوچھنا ہر واقف کار عادل امامیہ سے کافی ہے اور جب یہ بھی ممکن نہو تو پوچھنا ہر عالم مخالف مذہب سے۔

اور انوار نعمانیہ مین ہے کہ مروی ہے کہ ایک شخص نے اہل اہوا سے لکھا

پاس جناب صادق علیہ السلام کے درحالیکہ وہ جناب مدینہ مین تھے کہ
کبھی ہمپر حکم مسئلہ کا مشکل ہوتا ہے جسکی ہمکو احتیاج ہوتی ہے اور آپ تک
ہم ہر وقت نہین پہونچ سکتے پس کیا کرین حضرت نے جواب لکھا کہ جب ایسا
اتفاق پڑے جیسا تو نے ذکر کیا تو جا پاس قاضی شہر کے اور پوچھ اوس سے
اوس مسئلہ کو پس جو وہ کہے عمل کر اوسکے خلاف پر کہ حق اوسی مین ہے۔
اور امامیہ مخالفت مخالفین پر اسوجہ سے مامور ہین کہ اکثر مسائل متفقہ اہل
اسلام زمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین اُمت نے امیر المومنین صلوات
اللہ وسلامہ علیہ کی مخالفت کی ہے جیسا کہ حدیث دیگر سے ظاہر ہے
اور بنیاد مخالفت کی اجماع وشوری واجتہاد بغیر نص اور اوسکی تقلید سے
خارج نہین ہے اور اگر اسکی تفصیل کتب فریقین سے کیجائے تو کسی کو مجال
انکار باقی نرہے خلاصہ یہ کہ جب اونہون نے عصمت کو منحصر سمجھا جناب
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور کسی کے قول کو بعد حضرت کے واجب العمل نہ
سمجھا تو مضطر ہوئے طرف اجتہاد بغیر نص کے اور جو رائے اور قیاس سے
اجتہاد کو جائز سمجھے گا وہی بضرورت تقلید اوسکی یعنی قبول قول غیر معصوم
کو بلا دلیل جائز یا واجب سمجھے گا اسی وجہ سے امامیہ مین کوئی کتاب

اس قسم کے جو حاوی ہو دلائل اجتہاد پر اونکے فروع مین نتھی کیونکہ شیعہ
بہ برکات ائمہ معصومین شریعت مین محتاج اونکے دلائل اجتہاد کے نتھے مگر
جب سنیون نے شیعون کو الزام دیا اور کہا کہ شیعون کو مادہ تو قابلیت
اجتہاد کی نہین ہے کیونکہ جو نفی قیاس واجتہاد کرے اوسکو ادراک کثرت
مسائل وتفریعات کی نہین ہے تو متقدمین امامیہ نے مثل اونہین کے
استنباطات کئے مگر اونپر اعتبار نکیا جیسا کہ دیباچہ مبسوط شیخ طوسی رحمہ اللہ
مین اسکی صراحت ہے اور کتاب مبسوط طہران مین چھپ گئی ہے جو چاہے
دیکھ لے بلکہ کتاب خلاف بھی اونکی اسی قسم کی ہے جیسا کہ حسب ارشاد
بعض علما لؤلؤۃ البحرین مین مذکور ہے۔
اور چونکہ ہمیشہ سے مومنین مامور اور عادی تھے مجرد عمل حدیث حجت ان
پر اور ائمہ علیہم السلام جانتے تھے کہ عنقریب زمانہ حیرت وغیبت امام کا
آنے والا ہے اور مدار عمل شیعہ مدت دراز تک روایت پر محض
بتوسط راویان رہے گا اور راویان حدیث معصوم نہین ہین خطا و
نسیان سے لہذا جسطرح حدیث پر کھنے کی احادیث علاجیہ مین ہدایت
فرمائی اوسیطرح راویان حدیث پر کھنے کی اور فرمایا۔

خذ وا بما دووا و ذروا بما لم یرووا -

لو او سکو جسکی اونھون نے روایت کی ہے اور ترک کرو اوسکو جسمین اونھون نے رائے دی ہے

پس جسطرح قول معصوم بسبب عصمت حجّت ہے اوسیطرح قول راویان

باوجود عدم عصمت بسبب روایت ۔ پس اگر العیاذ باللہ امام سے عصمت

کی نفی کیجاے تو قول اونکا قابل قبول نرہیگا اوسیطرح جب قول

راوی روایت سے نہو اور یہ اسقدر واضح ہے جسمین زیادہ بیان کی

ضرورت نہین ہے -

دوسرا طریقہ احکام معصوم کے پہونچنے کا عامی تک

عمل کرنا ہے اون کتب پر جنپر مدار اجتہاد مجتہدین امامیہ ہے مثل کتب

اربعہ مؤلفہ متقدمین کافی و من لا یحضرہ و تہذیب و استبصار اور کتب

مؤلفہ متاخرین وافی و وسائل و بحار و عوالم و مستدرک الوسائل وغیرہا

جنکے واجب العمل ہونے پر تمام امامیہ نے اتفاق کیا ہے بلکہ اونکا

اجماع واقع ہوا ان کتابون کے عمل پر بسبب اسکے کہ معصوم اونکے اجماع

مین داخل ہین جیساکہ عدۃ الاصول شیخ طوسی رحمہ اللہ سے صفحہ ۳۲

رسالہ تقلید مین مذکور ہے و نیز آیندہ آویگا اور مصنفین نے اونکی

سبکی توثیق کی ہے اور ہر باب مین کتب احادیث کے خصوصًا متاخرین

نے تمام اخبار مختلفہ کو برعایت تراجیح مرویہ جمع کر دیا ہے تاکہ عامی عمل

مین متحیر نہو باوجود اسکے اگر پہر فہم قاصر ہے تو طریق اول سابق الذکر یعنی

تقلید یعنی قبول روایت عمل ہر مرد و زن عامی کو کافی ہے -

اور اکثر احادیث کتب مذکورہ و غیر مذکورہ متداولۂ امامیہ اصول اربعمأۃ یعنی

اون چار سو کتابون سے ماخوذ ہین جو زمان ائمہ علیہم السلام مین تالیف

کی گئین فرمایا علامہ محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ نے جیساکہ اونکی کتاب

ملاذ الاخیار شرح تہذیب الاخبار سے منقول ہے -

انما اشرنا ھنا الی تلک الاصطلاحات لانا نتعرض

ہمنے یہان اشارہ کیا ہے طرف ان اصطلاحات جدیدہ کے اسوجہ سے کہ متعرض ہونگے ہم

بھا فی رجال السند جریا علی طریقۃ الاصحاب

ساتھ اونکے رجال سند مین اوس طریقہ پر جو جاری ہے علماء متاخرین مین

وان کان مسلکنا فیہ مخالفا لمسلک القوم -

ہرچند مسلک ہمارا اوسمین مخالف ہے مسلک علماء متاخرین سے

تا اینکہ فرمایا وقد اخذ الصدوق وقال رضی اللہ

اور صدوق رحمہما اللہ اور ہر ایک نے لیا ہے کلینی

عنہما من تلك الاصول المعتبرة وشهد ان فی

نے اونہین اصول معتبرہ سے اور شہادہ دی ہے دونو بزرگوار نے

کتابیہما بصحتھا ولعلّ شهادتهما لا تقصر

اپنے کتابون مین اونکی صحت کے اور شاید کہ شہادۃ دونو بزرگوار کی کمتر

عن شهادة اصحاب الرّجال بعدالة الرواة

شہادت صاحبان کتب رجال سے نہین ہے عدالت اور معتبر ہونے مین

وثقتہم وایضًا ذکر الصدوق والشیخ

راویون کے اور نیز ذکر کیا ہے صدوق اور شیخ طوسی

نوّر الله ضریحہما فی فہرستہما الاصول المعتبرة

رحمہما اللہ نے اپنی فہرستون مین اصول معتبرہ اصحاب ائمہ کو

واسانیدهم الیها واحالوا فی کتابیهما الی

اور اپنی سندون کو طرف اونکے اور حوالہ کیا ہے اپنی کتابون مین

الفہرست ویظہر للمتتبّع بالقرائن الجلیّة انّ

فہرست کا اور ظاہر ہوتا ہے ہر پیرو پر قرائن واضحہ سے کہ

جمیع تلك الاحادیث ماخوذة من تلك

جمیع ان احادیث کے ماخوذ ہین اونہین

الاصول وکانت لهم الیها اسانید جمّة

اصول اصحاب ائمہ سے اور تہین اون علمار کیلئے طرف اون اصول کے بہت سی سندین

لکنّهم اکتفوا فی کل خبر ببعض تلك الاسانید

لیکن اکتفا کی ہے اون علمانے ہر خبر مین بعض اون سندون پر

اختصارا بل کانت اکثر تلك الکتب عندهم

از راہ اختصار کے بلکہ تہین اکثر یہ کتابین اصحاب ائمہ علیہم السلام کی نزدیک اون علمأ کے

متواترة کتواتر الکتب الاربعة عندنا.

متواتر مثل تواتر کتب اربعہ کے نزدیک ہم متاخرین کے

تا اینکہ فرمایا فظهر انّ جمیع هذه الاحادیث

پس ظاہر ہوا کہ جمیع یہ احادیث

کانت معتبرة عندهم وما ذکروه فی کتب

معتبر تہین نزدیک قدمار علمار کے اور جو ذکر کیا ہے اونہون نے کتب

الرّجال من التوثیق والتضعیف فانّما

رجال مین توثیق اور تضعیف راویون کی پس جز این نیست

یعملون به عند التعارض اذا العمل بالاقوی

کہ عمل کرتے تھے اوسپر وقت تعارض اخبار کے اسلئے کہ عمل اقوی پر

ادلی - انتہی — اور آتا ہے آخر رسالہ میں تتمہ اس بیان کا
ادلی پر تمام ہوا کلام مجلسی رحمہ اللہ کا
جو اس مقام کے لئے بھی مفید ہے -

اور بہت سی کتابیں اون اصول کی حضرات ائمہ علیہم السلام پر عرض
کی گئیں جیسا کہ احادیث وسائل میں مذکور ہے اور اون حضرات نے
اون پر عمل کی ہدایت فرمائی خصوصاً ان حیرت و غیبت میں - بلکہ کہا جاتا ہے
کہ کتاب کافی عرض کی گئی امام زمان عجل اللہ ظہورہ پر اور حضرت نے اوسے
ملاحظہ فرما کر ارشاد کیا کافٍ لشیعتنا -
کافی ہے واسطے ہمارے شیعوں کے -
اور اگر یہ صحیح نہو تو اسمیں تو شک نہیں کہ کتاب مذکور محمد بن یعقوب کلینی
رحمہ اللہ نے بغداد میں موجودگی علی بن محمد السمری رضی اللہ عنہ آخر سفراء
امام زمانؑ تالیف کی ہے اور وہ زمانہ غیبت صغری کا تھا پس اگر احادیث
اوسکی قابل عمل نہ تھیں تو امام زمان صلی اللہ علیہ و آبائہ بذریعہ سفیر مذکور شیعوں کو
کتاب مذکور پر عمل کرنے کی ممانعت کرا دیتے تاکہ عمل اونکا خراب نہو اور
جب ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ کتاب مذکور واجب العمل ہونے میں مثل
دیگر اون کتب کے ہے جنکے تمسک کا ائمہ گذشتہ صلوات اللہ
علیہم نے حکم دیا ہے -

چنانچہ غیبۃ نعمانی شاگرد کلینی صاحب کافی رحمہما اللہ میں ہے عبد اللہ بن
سنان کہتا ہے کہ میں ساتھ اپنے پدر کے گیا خدمت امام جعفر صادق علیہ
السلام میں پس فرمایا حضرت نے کیف انتم اذا صرتم فی حال
کیونکر ہو گے تم جبکہ ایسی حال میں ہو جاؤ گے کہ نہ
لا ترون امام ھدی ولا علما یری - میرے باپ
دیکھو گے امام ہدایت کو اور نہ علم دین نمایاں ہوگا -
نے عرض کیا کہ واللہ یہ بلا ہے پھر ہم لوگ اوسوقت کیا کرینگے فرمایا
کہ جب ایسا ہوگا تو تم اوس زمانہ تک نہ پہونچے گا -
فتمسکوا بما فی ایدیکم حتی یتضح لکم الامر
لیکن تم شیعہ تمسک کرنا اوس چیز کا جو تمہارے ہاتھ میں ہے تاآنکہ واضح ہو تمہارے لیے امر امام
یعنی اپنے اصول و فروع میں متمسک رہو احادیث ائمہ گذشتہ پر [illegible]
کہ امر امامت امام غائب تم پر واضح ہو جیسا کہ [illegible] ہے اور اس
مضمون کی چند حدیثیں کتاب غیبۃ نعمانی میں مذکور ہیں اور کافی باب
روایۃ الکتب والحدیث وفضل الکتابۃ والتمسک
روایت کرنا کتابوں اور حدیث کا اور فضیلت لکھنے اور تمسک
بالکتب میں عبید بن زرارہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق
کتب کی
علیہ السلام نے احتفظوا بکتبکم فانکم سوف تحتاجون الیہا
حفاظت کرو اپنی کتابوں کی کہ عنقریب تمکو احتیاج ہوگی اونکی

فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ شارح کافی نے کہ حکم کیا حضرت نے حفظ کتب
کا بوسیدگی سے اور سبب اوسکا بیان کیا کہ عنقریب آویگا وہ زمانہ جسمین
تمکو رجوع کتب کیطرف حاجت ہوگی اور اوس زمانہ مین تم امام معصوم
کیطرف رجوع نکر سکوگے بسبب غیبت اونحضرت کے اور یہ اخبار غیب
ہے اسلیے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب آویگا وہ زمانہ اور واقع
ہوا۔ اور ابو بصیر کہتے ہین کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
اکتبوا فانکم لا تحفظون حتّی تکتبوا۔
لکھہ لو کہ تم یاد نہ رکھہ سکوگے جب تک کہ لکھہ نہ لو
فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ نے یعنی لکھہ لو جو سنو تم احادیث سے اور
مفضل بن عمر کہتے ہین کہ فرمایا مجھسے جناب صادق علیہ السلام نے
اکتب وبث علمك فی اخوانك فان
لکھہ لے اور پھیلا علم دین اپنا بھائیون مین اپنے کہ اگر
مت فاورث کتبك بنيك فانه یاتی علی
تو مر جائے تو وارث کتابون کی تیری اولاد ہوگی پس بدرستیکہ آتا ہے
الناس زمان هرج لا یانسون فیه الا بکتبهم
لوگون پر زمانہ فتنہ کا کہ نہ مانوس ہون گے اوسمین مگر اپنی کتابون سے

فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ نے یعنی آتا ہے وہ زمانہ جسمین بہت فتنے
برپا ہون گے اور اہل حق مضطرب ہون گے اور حق و باطل ممزوج
ہو جائے گا اوس حال مین نہ مانوس ہونگے مگر اپنی کتابون سے اسلیے
کہ رجوع طرف معصوم کے اور سننا کلام کا اونحضرت کے ممکن نہوگا
بسبب غیبت کے اور جیسا حضرت نے حکم دیا تھا ویسا ہی کیا سلف
رضوان اللہ علیہم نے در باب کتب احادیث کے کہ اگر ایسا نکرتے
تو امت حیران رہتی دین حق اور اوسکے احکام مین خصوصًا اس زمانہ
مین خدا جزائے خیر دے اون سبکو۔ اور ابو خالد کہتے ہین کہ مین نے
خدمت امام محمد تقی علیہ السلام مین عرض کیا کہ ہمارے مشائخ نے روایت
کی ہے امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے درحالیکہ تقیہ
بہت شدید تھا پس اونھون نے اپنی کتابون کو چھپا رکھا اور ہمکو
اون لوگون سے اجازت روایت حاصل نہین ہے مگر جب وہ لوگ
مر گئے تو اونکی کتابین ہم تک پہونچین فرمایا حضرت نے حدثوا
حدیثون پر اون
بها فانها حق — فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ نے کہ اس حدیث
کی ہوئے عمل کرو کہ وہ سب حق ہین
مین دلالت ہے کتاب حدیث سے اخذ کرنے کی ہرچند مولّف

۴۰

اوسکا اجازت نہ دے اور یہ محمول ہے خصوص قضیہ پر اور در صورت

عدم جائز ہے عمل کتب مشہورہ پر اور وسائل الشیعہ مین اس قسم کی

بہت سی حدیثین نقل کی ہین اور کتاب مذکور مین ہے کہ حسین بن روح

نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کتب بنی فضال کو جو گروہ شیعہ

سے تھے پوچھا (کہ اونپر عمل کرین) فرمایا خذوا بما رووا

(اور اوسکو حبلی اونہون نے روایت کی ہے)

وذروا ما راوا — اور مستدرک الوسائل مجلد آخر فائدہ

(اور ترک کرو اوسے جسمین اونہون نے رائے زنی کی ہو)

ثالثہ مین ہے کہ شیخ ابو القاسم حسین بن روح جو نواب اربعہ امام زمان

علیہ السلام سے تھے کہا گیا کتب ابی العزاقر شلمغانی کے باب مین جو

زمان غیبت صغری مین علمائے شیعہ سے تھا اور آخر عمر مین مرتد ہو گیا کہ

کیا کرین کیونکر عمل کرین اوسکی کتابون پر حالانکہ مکانات ہمارے بھرے ہین

اوسکی کتابون سے اونہون نے جواب دیا کہ مین اوسکی کتابون کے باب

مین وہی کہتا ہون جو امام حسن عسکری علیہ السلام نے کتب بنی فضال

کیلئے فرمایا جبکہ پوچھا گیا حضرت سے کہ کیونکر عمل کرین ہم لوگ اونکی کتابون

پر درحالیکہ مکانات ہمارے بھرے ہین اونکی کتابون سے پس فرمایا

حضرت نے خذوا بما رووا وذروا ما راوا

(اور اوسکو حبلی اونہون نے روایت کی ہو اور ترک کرو اوسے جسمین اونہون نے رائے زنی کی ہے)

(۳)

۴۱

امتثال سے ان احادیث کے واضح ہے کہ جو حکم عام ائمہ علیہم السلام کا

درباب عمل کتب احادیث ہے وہ مخصوص نہین ہے واسطے مجتہدین عظام

بلکہ منجملہ عاملین مجتہدین بھی ہین زیادہ برین نیست کہ وہ اورون سے اچھا

سمجھین گے مگر وہ اجتہاد جس سے صحت عمل پر وثوق ہو وہ محض ترجیح بعض

الاخبار علی البعض ہے اور وہ ہر باب مین ان کتابون کے مذکور ہے جانب

مصنفین سے پس عامل کو ان کتب کے اوسمین بھی وقت نہو گی باوجود اسکے

حسب ہدایت ائمہ علیہم السلام تقلید یعنی قبول روایت ہر عالم و مجتہد و وافقکار

عادل امامیہ سے کر سکتا ہے جو بمنزلہ شرح ہو گی احادیث کتب مذکورہ وغیرہ

کی یان مجتہد جامع الشرائط اعلم کی تقلید یعنی مذکورا افضل ہے نہ یہ

اعتقاد کہ اوسکی تقلید محض پر مدار نجات ہے اور عدم تقلید سے اوسکے کا

ہوجاے گا کیونکہ مدار اجتہاد مجتہدین امامیہ بھی انہین کتابون پر ہے پس

مدار نجات محض تقلید کلام معصوم پر ہے جو ان کتابون مین ہے اور یہ کتابین

شیعون کے لیے زمان غیبت مین بمنزلہ امام حاضر ہین جیسا کہ انشاء اللہ

آئندہ بتصریح بیان کیا جاے گا۔ اور جبکہ زمان غیبت مین مدار عمل سوا

سوا ان کتابون کے کسی اور چیز پر نہین ہے تو بغیر ان کتابون کے کسی

حال میں چارہ نہیں ہے - فرمایا محدث شیخ حر عاملی رحمہ اللہ نے فائدہ
تاسنہ آخر وسائل میں کہ احادیث متواترہ دال ہیں وجوب عمل پر احادیث
کتب معتمدہ کے اور وجوب عمل پر احادیث ثقات کے جو دونو طریقہ
مذکورہ رسالہ سے باہر نہیں ہے اور فائدہ سادسہ میں قول صاحب
معالم کا لکھا ہے کہ اثر اجازہ کا اوسوقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ متعلقات
اوسکے متواتر غیر معلوم ہوں مثل اخبار ہماری کتب اربعہ کے کہ وہ متواتر
ہیں اجمالاً اور علم اون کی صحت مضامین کا تفصیلاً مستفاد ہے قرائن
احوال سے اور اسمیں مدخل اجازہ کو نہیں ہے غالباً پھر صاحب
وسائل فرماتے ہیں کہ یہ بھی معلوم ہے کہ حال کتب متقدمین کا زمان
مولفین کتب اربعہ میں ایسا ہی تھا بلکہ اوضح واوثق تھا اس سے
پھر اسکے شہادت میں قول شہید رحمہ اللہ کا ذکر کی ہے لکھا ہے و دیگر علما
کا جنکے بیان کی یہ رسالہ مختصر گنجایش نہیں رکھتا -

اور کتاب بصائر الدرجات میں ہے سدیر نے خدمت امام محمد باقر
علیہ السلام میں عرض کیا کہ آپکے موالی مختلف ہیں ایک دوسرے سے
بزاری کرتے ہیں فرمایا تجھکو اس سے کیا مطلب انما کلف اللہ
جز ین نیست کہ تکلیف دی ہے خدا نے

الناس ثلثة معرفة الائمة والتسلیم لهم فیما
لوگوں کو تین باتوں کی معرفت ائمہ علیہم السلام کی اور تسلیم اونکے لیے اوس میں جو
یرد علیهم والرد الیهم فیما اختلفوا
وارد ہوا اونپر اور پھیر دینا طرف اونحضرات کے اوس امر میں جسمیں اختلاف کریں
اور مثل مضمون اسکے جناب صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے اور
امثال سے ان احادیث کے ظاہر ہے کہ زمان غیبت میں محض یہی
تین باتیں ہمارے لیے واجب ولازم ہیں جو ہر دو طریقہ مذکورہ رسالہ
میں داخل ہیں - اور ہمنے کہیں اس رسالہ میں عوام امامیہ کو تقلید
مجتہدین سے باز نہیں رکھا ہے بلکہ از روے احادیث معنی صحیح تقلید کے
بیان کردیے ہیں جسکی حجت وہ واجب العمل ہونے میں کسی اخباری یا کسی اصولی کو اختلاف
نہیں ہے پس اوسکے بجالانے سے صحت عمل نزدیک دونو گروہ کے یقینی ہے اسلیے کہ خود
تقلید بمعنی قبول روایت دونو گروہ کا اتفاق ہے - کہ بغیر اس تقلید کے عمل ہر مجتہد
ہر مقلد امامیہ کا مقبول نہیں ہے کیونکہ دراصل مدار نجات سبکا تقلید ائمہ
معصومین صلوات اللہ علیہم ہے اور مقلدین اونکے تمام امامیہ اثنا عشریہ
ہیں حشرنا اللہ معهم الفبہ چونکہ اجتہاد ومقلد کے لیے مثل [illegible]

ہے اور کوئی عاقل چاہ تاریک میں بخوف ہلاکت بلا تفتیش اترنے کا قصد نہیں کرتا لہٰذا اوسکی تقلید میں بغیر علم دلیل کی ضرورت ہے اور خصوصیت دونو گروہ کی با خود اس باب میں عاملانہ نہیں ہے کیونکہ ہمارے مجتہدین متاخرین رحمہم اللہ نے ادلۂ فقہیہ شرعیہ کو چار دلیلوں میں منحصر کیا ہے عقل و کتاب و سنت و اجماع میں اور تمام مسائل اصول و فروع میں ادلۂ اربعہ سے پہلی حجت عقل قبول کیجاتی ہے مگر مسئلہ وجوب تقلید غیر معصوم میں کہ اوسمیں عقل سے کچھ کام نہیں لیا جاتا باوجود اسکے تمام مسائل اصول و فروع میں ماسوا ہونا امامیہ کا مخالفت عامہ پر از روئے عقل و نقل قبول کیا جاتا ہے مگر مسئلہ وجوب تقلید غیر معصوم میں جسکی ابتدا و انتہا عامہ ہی سے ہے حالانکہ تقلید اجتہاد بمعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل چاروں دلیلوں کے خلاف ہے۔

اوّل تقلید اجتہاد بمعنی قبول قول غیر معصوم بدلیل ثابت ہے بغیر دلیل خلاف عقل ہے اسلئے کہ بحقیقت غیر معصوم ہے لہٰذا اجتہاد کے دو پہلو ہیں ایک صواب کا دوسرا خطا کا

اور تقلید مذکور مشتمل ہوتی ہے ہر دو پہلو سے اجتہاد پر

پس وہ اجتہاد جسمیں پہلو خطا کا منسوخ وہ ترجیح بعض الاخبار علی بعض ہے

اور قبول کرنا اس اجتہاد کا ہر خاص و عام پر واجب ہے کیونکہ اختلافات فروع شرع میں کلام معصوم سے خارج نہوگا اور اسی اجتہاد کے قدماء سے اصولیین عامل تھے جیسا کہ بعض تفصیل اوسکی آویگی الا ابن جنید رحمہ اللہ جو قیاس کے قائل ہوگئے اور اسی وجہ سے قدما نے کتابوں میں اونکی ترک کروین جیسا کتب رجال میں ہے۔

لیکن وہ اجتہاد جسمیں پہلو صواب و خطا دونو کا مروج ہو اوسکی تقلید محال ہے کیونکہ تقلید خطا خطا ہے اور ہر مقلد کو عمل کیلئے اپنے اجتہاد کی دلیل معلوم کرنے کی عقلاً ضرورت ہے چہ جائیکہ محض تقلید۔

ونحن ننفی القول بالاجتهاد لان الحق عندنا فیما قدمنا ذکره

اور ہم نفی کرتے ہیں قبول اجتہاد کی اسلئے کہ حق ہمارے نزدیک اون باتوں میں ہے جنکو ہم سابق میں ذکر کر چکے

من الامور التی نصبها الله تعالی والدلائل التی اقامها لنا

اون امور سے ہے جنکو نصب کیا ہے خدا نے اور اون دلائل سے ہے جنکو قائم کیا ہمارے لئے

کالکتاب والسنة والامام الحجة ولن یخلو الخلق عندنا

مثل کتاب اور سنت اور امام کے جو حجت ہے اور ہرگز خالی نہ ہوگی تمام خلق ہمارے نزدیک

من هذه الاربعة التی ذکرناها وما خالفها فهو باطل

ان چار چیزوں سے جنکو ہم نے ذکر کیا اور جو ان کے مخالف ہے وہ باطل ہے

۲۶

یہ قول امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ ہے ردّ اجتہاد مین جو تفصیل
تفسیر نعمانی مین منقول ہے اور اس حدیث مین مراد کتاب سے قرآن
اور سنت سے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور امام سے امام ناطق
اور حجت سے امام صامت ہے یا جو معصوم ہو ہر چند امام نہ ہو سکتا ہو کیونکہ
بوجہ عصمت قول اوسکا بھی حجت ہے مثل جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا
کے پس جب قول معصوم کی دلیل ہو نہ معلوم ہوا اوسکی دلیل خود وہ معصوم
ہے جبکہ واجب الاطاعہ ہونے کو ہم دلائل دیگر سے معلوم کر چکے ہین
اور یہ امر کسی غیر معصوم کیلیئے حاصل نہین ہو سکتا کیونکہ محال عقلی ہے بلکہ حدیث
مین بھی ہے کہ خدا اطاعت جایز الخطا کو خلق پر واجب کرے اور پھر اونکے
لیئے نبی و امام معصوم کی ضرورت بھی تفسیر نعمانی مین ہے فرمایا امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ نے ردّ اہل اجتہاد مین فنقول لہم ردّاً علیہم ان اصول
پس ہم کہتے ہین اونسے از راہ ردّ کہ اوپر کیونکہ اصول
احکام العباد و ما یحدث فی الامۃ من الحوادث والنوازل
احکام بندگان اور جو کچھ حادث ہوتا ہے اُمت مین حوادث و نوازل سے
لما کانت موجودۃ عن السمع والنطق والنص فی کتاب فروعہا
کہ پایا جاتا ہے سماعت و گویائی معصوم سے اور نص کتاب خدا مین اور فروع احکام

۲۷

مثلہا الی ان قال اذا کانت الشریعۃ موجودۃ عن السمع
مثل اونکے ہین تا اینکہ فرمایا جبکہ ایسی شریعت موجود ہے جو سننے اور گویائی سے
والنطق الذی لیس لنا ان نتجاوز حدودہا ولو جاز
حاصل ہوتی ہے تو نہین جائز ہے ہمارے لیئے کہ ہم اوسکے حدود سے تجاوز کرین کہ اگر ایسا
ذالک وصح لاستغنینا عن ارسال الرسل الینا بالامر
جائز و درست ہوتا تو ہم لوگ مستغنی ہو جاتے اس سے کہ ہمارے پاس انبیا و رسل بھیجے جائین امر
والنہی منہ تعالی ولو کانت الاصول لا تجب علی ما ہم علیہ
نہی لیکر جانب خدا سے اور جبکہ اصول دین نہین واجب ہوتے مطابق واقع بغیر
من بیان فرضہا الا بالسمع والنطق فکذالک الفروع بحدیث
بیان فرض کے مگر سماعت اور گویائی یعنی حدیث سے تو اسیطرح فروع ہین آخر حدیث
اور آتا ہے آیندہ ایک ٹکڑا اس حدیث کا مع حدیث جناب صادق علیہ
السلام جسمین توضیح بالائے توضیح ہے کیونکہ نزدیک سائر عقول مذاہب
مختلفہ کے لغزش و خطا و نسیان نامحدود کا ہر انسان کے ہر امر مین ہر انسان
کو عادتاً یقین ہے پس قول اوسکا ہر امر دنیا مین بلا دلیل قبول کرتے رہنا
مطابق کسی عقل سلیم کے نہین ہے چہ جائیکہ امور آخرت مین کافی ہو جیے

معرفۃ الامام میں ہے فرمایا امام محمد علیہ السّلام نے ابو حمزہ سے

یا با حمزہ یخرج احدکم فراسخ فیطلب لنفسہ دلیلاً وانت بطرق

اے ابو حمزہ نکلتا ہے کوئی تمہارا سفر میں چند فرسخ پس طلب کرتا ہے اپنے نفس کیلئے کوئی دلیل کو حالانکہ تو

السماء اجہل منک بطرق الارض فاطلب لنفسک دلیلاً

راہہائے آسمان سے جاہل ہے بہ نسبت راہ زمین کی پس طلب کر اپنے نفس کیلئے کوئی دلیل

اور خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ

کیونکہ معلوم ہے کہ جو شخص صدہا امور مہمہ دنیا میں صدہا تجربے کر چکا ہو جب خود

اسکو کوئی مہم دنیا کی پیش آتی ہے تو بغیر صدہا تجربہ کاروں سے مشورہ

لئے اسکا حاصل نہیں ہوتا اور باوجود اسکے کہ ایسا شخص اکثر اپنے امور

میں کامیاب بھی ہوتا ہے مگر کسی کیلئے اسکا تجربہ و قول بلا برہان و دلیل

اطمینان قلب نہیں سمجھا جاتا اور آخرت جسکا ایک امر بھی معلوم نہ ہوگا

میں کبھی کسی کو پیش نہیں آچکا ہے اور کسی کو کوئی اپنے شخصی تجربہ کا رکھنے

قول بلا دلیل سے مطمئن ہو کہ پیش خدا آخرت میں حجت لا سکتا

ہے اور کیا دلیل ہے کہ وہ قول بلا دلیل پیش خدا بلا اشتباہ قابل

قبولی ہے۔ اور قطع نظر شریعت کے کسی منکر شریعت اسلام سے پوچھئے

۲۸

کہ جس امر کو خدا نے ہمارے لئے واجب القبول نہ کیا ہو اوسکو ہم جیسے ذی

لئے کیونکر واجب القبول سمجھ سکتا ہے مثال دیگر استعمال کرنا

ایسی دوا کا جسمیں احتمال نفع و ضرر دونو ہو بغیر تجویز طبیب کے کسی عقل

کے موافق نہیں ہے پس اگر طبیب خلاف قواعد طبیہ اپنے اجتہاد

سے کسی مریض کیلئے زہر تجویز کرے اس خیال سے کہ ظن صحت بہ نسبت

ہلاکت کے زیادہ ہے اور مریض زہر کھانے کو قبول بھی کرے تو اجتہاد

طبیب کا مریض کو ہلاکت سے بچا نہ لیگا۔ اسیطرح اجتہاد کسی کا بغیرت

میں بلا دلیل قبول کر لینے سے دوسرے کیلئے موجب نجات نہیں

ہے جسطرح گناہ کسی کا دوسرے کیلئے موجب ہلاکت نہیں ہے خدائے

عزوجل فرماتا ہے۔

ولا تکسب کل نفس الا علیہا ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ

کسب نہیں کرتا کوئی نفس گر واسطے اپنے اور نہیں اوٹھاتا کوئی اوٹھانے والا بار دوسرے کا

اور مثل اسکے اور آیات بھی ہیں۔ اور جو مشہور کیا گیا ہے کہ بغیر تقلید مجتہد

حتی اعلم عامی کا کوئی عمل مقبول نہیں جسکا مقصود یہ ہے کہ قبول قول

بلا دلیل بغرض قبول عمل آخرت ہے حالانکہ کوئی عمل آخرت کا بلا

۲۹

بلا معرفت دلیل مقبول نہین ہے دیکھو باب من عمل بغیر علم کو کافی
باب جو عمل کرے بے جانے ہوئے
مین اور باب العمل بغیر علم کو بحار مین - ہر دو کتاب مین ہے فرمایا جناب
باب عمل کرنا بے جانے ہوئے
صادق علیہ السلام نے لا یقبل اللہ عملاً الا بمعرفۃ - دیگر احادیث
نہین قبول کرتا خدا کسی عمل کو مگر ساتھ معرفت کے
ہم معنی اسکے ہین اور مستدرک الوسائل باب وجوب الرجوع فی
باب واجب ہے رجوع کرنا تمام
جمیع الاحکام الی المعصومینؑ مین بشارۃ المصطفٰے سے نقل کیا ہے
احکام مین طرف معصومین کے
فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے یا کمیل لا تاخذ
اے کمیل نہ اخذ کر
الا عنا تکن منا یا کمیل ما من حرکۃ الا و انت محتاج فیہا الی معرفۃ
مگر ہم اہلبیت سے کہ ہو گا ہمسے اے کمیل نہین ہے کوئی حرکت مگر تو اوسمین محتاج معرفت ہو
ملخص یہ کہ از روے عقل و شرع قول جائز الخطا کو امور آخرت مین مدخل
نہین ہے اور قابل قبول ہونا یا نہونا اوسکا دلیل ہی سے معلوم ہوتا ہے
کافی مین ہے فرمایا جناب کاظمؑ نے یا ہشام ان لکل شیٔ دلیلا و دلیل
اے ہشام ہر چیز کی دلیل ہوتی ہے اور دلیل
العقل التفکر اور اسی وجہ سے ہمنے نبی و امام کو ہر امر مین معصوم سمجھا ہے
عقل فکر ہے
کیونکہ ہمنے معصوم کے قول بلا دلیل کا قبول کرنا لازم نہین سمجھا مگر بعد تسلیم
کرنے اونکی عصمت کے اور اونکو ضامن نجات آخرت سمجھنے کے جانب
خدا سے پس اونکے قول کے واجب العمل سمجھنے مین ہمکو کسی دلیل دیگر

کی ضرورت نہین ہے مثل قول خدا کے پس کوئی چیز دنیا و آخرت کی
بلا دلیل نہین ہے بعیون الاخبار مین ہے فرمایا امام رضا علیہ السلام نے
کہ ارشاد کیا خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے -
فللہ الحجۃ البالغۃ وھی التی تبلغ الجاھل فیعلمہا
پس واسطے خدا کے حجت رسا ہی اور وہی حجت و دلیل ہو پہنچتی ہو جاہل کو تو یقین کر لیتا ہے اوسکو
بجھلہ کما یعلمہا العالم بعلمہ واللہ نیا والاٰخرۃ قائمتان
ساتھ اپنی جہالت کے جسطرح یقین کرتا ہو اوسکا عالم ساتھ اپنے علم کے اور دنیا و آخرت دونو
بالحجۃ اور بحار مین بصائر سے منقول ہے فرمایا امام محمد باقرؑ نے
قایم ہین ساتھ حجت و دلیل کے
ایک حدیث مین جعل لکل شیٔ حداً وجعل علیہ دلیلاً یدل علیہ
قرار دی خدا نے ہر چیز کیلئے ایک حد اور قرار دیا اوسپر دلیل جو اوسپر دلالت کرے
اور کوئی عمل آخرت کا واجب العمل نہین ہے جب تک کہ دلیل اوسکے
جانب خدا سے معلوم نہو وسائل مین نہج البلاغہ سے منقول ہے فرمایا
امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے انما الناس رجلان
جزین نیست کہ مردم دو قسم
متبع شرعۃ ومبتدع بدعۃ لیس معہ من اللہ برھان
کے ہین پیروی کرنے والا کسی شریعت کی اور ایجاد کرنے والا ایسی بدعت کا کہ نہو ساتھ

سنة واوضیاء حجة ۔ اور فرمایا جناب صادق
اوسکو جانب خدا سے کوئی دلیل سنت کی اور نہ روشنی کسی حجت کی
علیہ السلام نے ابوحنیفہ سے دع الرائی والقیاس و
ترک کر رائے اور قیاس کو اور اوسکو
ماقال قوم فی دین اللہ لیس لہ برھان اور نیز تفسیر مسلمہ ہے ۔
جسکے کوئی گروہ دین خدا مین اوسکی جسکی کوئی دلیل ہو
لاتکلیف الا بعد البیان یعنی امر دنیا و آخرت دونو مین عدم دلیل
نہین ہے تکلیف مگر بعد بیان کے
یا نہ معلوم ہونا دلیل کا دلیل بطلان ہر دو ہے نزدیک خالق و خلق دونو
کے ۔ اور دلیل ہی سے ہم نور سے ظلمت کو اور سفیدی سے سیاہی
کو اور ایمان سے کفر کو تمیز کر سکتے ہین اور اوسی سے ہمنے خدا کی خدائی کو
اور انبیاء کی نبوت کو اور ائمہ کی امامت کو قبول کر لیا ہے ورنہ خدا مین
اور فرعون و شیطان مین اور موسیٰ و ساحری مین اور رسول خدا او مسیلمہ
کذاب مین اور امیر المؤمنین و ابو فلان مین کوئی فرق نہ تھا پس جبکہ کوئی چیز
دنیا و آخرت کی بلا دلیل قبول نہین کیجا سکتی ہے تو محض قبول قول
غیر معصوم بلا دلیل کیونکر موافق عقل و شریعت ہو سکتا ہے جو قابل قبول
ہے ۔ نہج البلاغہ مین ہے فرمایا امیر المؤمنین نے ۔ ان من ابغض
یعنی دشمن ترین مردان
الرجال لعبد وکلہ اللہ الی نفسہ جائر عن قصد السبیل
ہے وہ بندہ ہے جسکو چھوڑ دے خدا اوسکے نفس پر جو عدول کرنیوالا ہو راہ میانہ روی سے

سائر بغیر دلیل ۔۔ اور جبکہ ہمنے ہر طرح دلائل و براہین سے
چلنے والا ہو بغیر کسی دلیل کے
خدا کی خدائی کو قبول کر لیا تو پھر ہماری صحت ایمان و عمل کیلئے کوئی دلیل
دوسری نہین ہے سوا اوس حجت خدا کے جو ہمارے لئے یکے بعد
دیگرے قائم ہوتی چلی آتی ہے اور وہی دلیل مرکز ایمان ہے جو
ہمکو دیا گیا ہے اور اوسی کے باب مین خدا فرماتا ہے حبب الیکم
محبوب کیا طرف تمہارے
الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان
ایمان کو اور زینت دی اوسکی تمہارے دلون مین اور مکروہ کیا طرف تمہارے کفر و فسوق و عصیان کو
اور تفسیر مین اسکی وارد ہے کہ مراد ایمان سے امیر المؤمنین ہین اور کفر
و فسوق و عصیان سے ثلاثہ ۔ اور موید ہے اسکے کہ جب وہ جناب بمقابلہ
عمرو ابن عبد ود کے لڑنے چلے ہین تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے فرمایا خرج الایمان سائرہ الی الکفر سائرہ خلاصہ یہ
نکلا ہے کل ایمان طرف کل کفر کے
کہ مرکز ایمان و قطب ہر مومن ہر زمانہ کا امام زمان ہے اور اسی وجہ سے
حدیث فریقین مین ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات
جو شخص مرجائے درحالیکہ نہ پہچانے اپنے امام زمانہ کو تو مرا
میتة جاھلیة و کفر و نفاق اور ایمان مرکب ہے تین چیزون سے
موت جاہلیت و کفر و نفاق مین

۳۶

یا اباالحسن حقیق علی الله ان یدخل اهل الضلال الجنة

اے ابوالحسن حق ہے خدا پر کہ داخل کرے اہل ضلالت کو جنت میں

وانما عنی بهذا المومنین الذین قاموا فی زمن الفتنة

اور غرض نہیں ہے مگر حضرت کی کلام سے ان مومنین سے جو قائم ہیں زمانہ فتنہ میں

علی الائتمام بالامام الخفی المکان المستور عن الاعیان

امام اقتدا کرنے پر ایسے امام سے جو پوشیدہ ہو مکان میں اور چھپا ہوا خاص سے

فهم بامامته مقرون وبعروته مستمسکون ولخروجه

پس وہ مومنین اونکی امامت کو مقر ہوں اور اونکی رسی کو پکڑے ہوں اور اونکے نکلنے کے

منتظرون موقنون غیر شاکین صابرون مسلمون

منتظر ہوں یقین رکھنے والے شک نہ کرنے والے ہوں صابر و تسلیم کنندہ ہوں

وانما ضلوا عن مکان امامهم وعن معرفة شخصه یدل

اور غرض نہیں ہے گمراہ ہوئے محض مکان سے انکے امام کے اور معرفت شخص سے اونکی دلالت کرتا ہے

علی ذالک ان الله اذا حجب عن عباده عین الشمس التی

اسپر یہ کہ خدا جب پوشیدہ کرے اپنے بندوں سے چشمہ آفتاب کو جسے

جعلها دلیلا علی اوقات الصلوة فموسع علیهم تاخیر

خواہد دیا ہے دلیل اوقات نماز پر تو وسعت ہوئی ان کو کہ اوسکی نماز میں

۳۷

الوقت لیتبین لهم الوقت بظهورها لهم ویستیقنوا

تاخیر کرین تاکہ ظاہر ہو اونکے لئے وقت نماز کا ظاہر ہونے سے آفتاب کے اور یقین کرین

انها قد زالت فکذالک المنتظر لخروج الامام علیه السلام

کہ زائل ہو گیا ہیں اسیطرح انتظار کرنے والا ہے خروج امام علیہ السلام کا

المتمسک بامامته موسع علیه جمیع فرائض الله الواجبة

جو تمسک ہوا اونکی امامت سے تو وسعت ہے اوسپر تمام اون فرائض خدا میں جو واجب ہیں

علیه مقبولة منه بحدودها غیر خارج عن معنی ما

اوسپر کہ مقبول ہیں اوس شخص سے ساتھ اونکے حدود کے خارج نہیں ہیں اوس معنی سے کہ خدا

فرض علیه فهو صابر محتسب لا تضره غیبة امامه

نے اوسپر فرض کیا ہے کیونکہ وہ صابر و امیدوار ثواب ہے نہ ضرر پہنچائیگی اوسکو غیبت اوسکے امام کی

اور اس حدیث میں نجات عوام امامیہ اس زمانہ غیبت میں ہر چند کہ

مبنی مشہور مقلد ہوں اوسیطرح متیقن ہے جسطرح زمان حضور امام میں

اور نیز تقلید یعنی قبول روایت اس زمانہ غیبت میں اوسیطرح ممکن

ہے جسطرح زمان حضور امام میں تھی جیسا کہ بیان اسکا ہو چکا و کمال

صراحت آتا ہے اور اگر عمل عوام امامیہ کا محض بسبب عدم تقلید اجتہاد

مصطلح متاخرین قابل قبول نہیں ہے جو دراصل منشاء تقلید بلا دلیل
کے واجب کرنے کا ہے تو کل قدماء اصولیین شریعت میں اجتہاد کے
منکر ہیں مثل اخباریین کے جیسا کہ آتا ہے و نیز جیسا معلوم ہوا اور بفرض
اسکے کہ یہ دعوی باطل ہو تو جو قدماء اصولیین کہ اجتہاد کو ہر فرد امامیہ پر
واجب عینی جانتے ہیں وہ یقیناً شرائط مصطلح متاخرین فی الاجتہاد
کے منکر ہیں اور امر اختلافی کا منکر سبکے نزدیک نہ کافر ہے نہ فاسق پھر
عوام بیچاروں نے کیا قصور کیا ہے جو عدم تقلید اجتہاد جدید سے کافر
ہو جائیں گے درحالیکہ وہ اجتہاد بعد موت مجتہد پھر قابل تقلید بھی نہیں
رہتا رسالہ تنقید التقلید صفحہ ۲۹ میں اصل عبارت روضات الجنات
مع ترجمہ مذکور ہے کہ فقہاء حلب جو گروہ کثیر تھے اور سب اصولی المسلک
تھے اور تلامذہ سید مرتضی و شیخ ابو جعفر طوسی رحمہم اللہ سے تھے ہر
شخص پر اجتہاد کو واجب عینی جانتے تھے اور تقلید کسی کی اصول و فروع
دین میں جائز نہ جانتے تھے مثل اخباریین کے پس اگر محض اجتہاد مصطلح
متاخرین اور تقلید ادنی [illegible] درجات ہے تو اس زمانہ کے تمام امامیہ
کا عمل مقبول تھا اور وہ سب العیاذ باللہ کافر گئے اسطرح زمانہ

حال کی تمام عمریں اور ہزار ہا مرد امامیہ کے جو تقلید صحیح کو غیر صحیح
سے تمیز نہیں کر سکتے ۔ ترجمہ عبارت کتاب روضات الجنات یہ ہے
کہ منجملہ ان فقہاء کے جنکی طرف قول حقیت وجوب اجتہاد اور عدم جواز
تقلید کسی کی کسی کیلیے اصول و فروع شریعت میں منسوب ہے وہ کرکے
بن عسکری ہیں جنہوں نے پڑھا ہے شیخ طوسی سے اور شیخ زاہد ابو علی حسن
بن الحسن بن الحاجب حلبی ہیں اور شیخ جلیل عالم [illegible] ابو الفضل حسن بن عمرہ ۱۵ حلبی
ہیں اور شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن ہیں جو روایت کرتے ہیں شیخ
طوسی و ابن براج سے اور شیخ ثابت بن اسلم حلبی نحوی امامی ہیں [illegible]
کتاب روضات الجنات میں ہے اور [illegible] سے بزرگان علماء و فقہاء
اور [illegible] کے روسا سے فقہاء حلب میں اور وہ گروہ کثیر میں مجتہد و تھے
فقہاء اہل لمبس میں اور منجملہ انکے شیخ [illegible] ہیں
اور منجملہ انکے امین الدین ابو الفضل طبرسی صاحب تفسیر [illegible] ہیں
[illegible] منجملہ انکے تصانیف [illegible] ہیں یعنی [illegible] تفسیر [illegible]
الجوامع و وسیط اور فقہاء حلب [illegible] شیخ [illegible] محمد
صاحب وسیط ہیں ۔ اور فرمایا علامہ حلی [illegible] کتاب

منہاج الکرامہ مین اور یہ کتاب اور روضات الجنات دونو طہران
مین چھپ گئی ہین جن صاحب کا جی چاہے دیکھ لین فرمایا علامہ
اعلی اللہ مقامہ نے کہ مذہب امامیہ واجب الاتباع ہے چند وجوہ
سے تا اینکہ فرمایا کہ وہ لوگ معتقد ہین کہ انبیاء معصوم ہین خطا و سہو
معصیت صغیرہ و کبیرہ سے از اول عمر تا آخر و الا اونپر وثوق نرہتا
اون چیزون مین جو پہونچاتے ہین اور فائدہ بعثت جاتا رہتا اور لازم
ہوجاتا نفرت کرنا اونسے اور ائمہ معصوم ہین مثل انبیاء کے -

واخذ وا الاحکام الفروعیہ عن الائمۃ المعصومین

اور امامیہ نے اخذ کیا احکام فروعیہ کو ائمہ معصومین سے

الناقلین عن جدّھم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ

جو نقل کرتے ہین اپنے جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے

الآخذ ذالک من اللہ تعالی بوحی جبرئیل الیہ

جنہون نے اخذ کیا ہے اوسکو خدا سے بذریعہ وحی جبرئیل کے طرف اون حضرت کے

یتناقلون ذالک عن الثقات خلفا عن سلف

نقل کرتے ہین اسکو ثقات سے خلفا عن سلف

الی ان تتصل الروایۃ باحد المعصومین ولم یلتفتوا

تا اینکہ متصل ہو روایت کسی ایک سے معصومین کے اور نہین ملتفت ہوئی

الی القول بالرای والاجتہاد وحرموا الاخذ

طرف قول بالرائے اور اجتہاد کے اور حرام کیا اخذ کو

بالقیاس والاستحسان اما باقی المسلمین فقد

قیاس اور استحسان سے لیکن باقی مسلمین پس

ذھبوا الی کل مذھب - اور اسمین دلالت ہے کہ

اختیار کیا ہی اونہون نے ہر مذہب دیگر کو -

تقلید اجتہاد و مدار نجات عوام امامیہ نہین ہے بلکہ مدار نجات
محض عمل حدیث و قول معصوم ہے جو مجتہد عادل یا طریق معتبر دیگر سے
حاصل ہو - اور کیا خوب فرمایا ہے مولانا محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ نے
لوامع مین - فائدہ دہم مذمت اجتہاد و آراء باطلہ مین ہے کوئی شک
نہین اسمین کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ عقل کل تھے اور حق سبحانہ
وتعالی نے ملک و ملکوت کو اونحضرت پر منکشف کیا تھا اور اگر اونحضرت
سے لوگ سوال کرتے تھے اصول و فروع دین مین تو حضرت منتظر وحی
الٰہی رہتے تھے تا آنکہ یہود و نصاری نے اوس پیشوائے انبیاء سے

صواب وخطا سے غافل ہے پس وہ بغیر علم دلیل خطا سے بچ نہیں سکتا - پس جب تک مقلد مجتہد سے دلیل اجتہاد کو معلوم نکرلے عقلاً و شرعاً وہ اجتہاد اوسکے لیے پیش خدا واسطے نجات آخرت کے کافی نہین ہے - اور معلوم کرنا دلیل کا علم تفصیل دلائل اجتہاد پر موقوف نہین ہے کیونکہ ہر مقلد کو مجتہد سے عمل کیلیے مجرد قول معصوم کا معلوم کرلینا نہایت آسان ہے تاکہ وہ درمیان اوسکے اور خدا کے حجت و واجب العمل ہوجاے کیونکہ اجتہاد غیر معلوم الدلیل کسیطرح عقلاً و شرعاً حجت نہین ہے اور اسی وجہ سے امیر المومنین صلی اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے جیسا کہ تفسیر نعمانی مین ہے بعد رد و تبلیغ اجتہاد کے آخر حدیث مین فرمایا ہے -

فاے دین ابدع وای قول اشنع من

پس کون دین زیادہ بدعت والا ہے اور کون قول شنیع تر ہے اس

ھذہ المقالۃ و ابین عجزا ممن یظن انہ من اھل

قول سے اور واضح تر ہے از روے عجز کے اوس شخص سے جو گمان کرتا ہو کہ وہ اہل

الاسلام وھو علی مثل ھذہ الحال نعوذ باللہ

اسلام سے ہے درحالیکہ وہ مثل ہو اس حال کے پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ خدا کے

من الضلال بعد الھدیٰ واتباع الھویٰ و

ضلالت سے بعد ہدایت کے اور پیروی خواہش نفسانی سے اور

ایاہ نستعین علی ما یقرب منہ انہ سمیع مجیب

خاص کر خدا سے اعانت طلب کرتے ہین اوس امر پر جو اوس سے مقرب کردے بدرستیکہ وہ سننے والا اور اجابت کرنیوالا ہے

اور اسی جملہ پر تفسیر نعمانی ختم ہے اوس نسخہ قلمیہ مین جو میرے پاس ہے اور تفسیر نعمانی تمام و کمال ایک باب مین جلد نوزدہم بحار کتاب القرآن والدعا کی داخل ہے اور سارے مجلدات بحار طہران مین چھپ چکی ہین - اور مجلد بحار مذکور مین بعد اسکے کہ تمام و کمال تفسیر مذکور کو نقل کیا مطالب کو اوسکی دوسری سند سے بھی اسطرح نقل کیا ہے

وجدت رسالۃ قدیمۃ مفتتحھا ھکذا حدثنا جعفر

پایا مین نے ایک رسالہ قدیم جسکی ابتدا اسطرح ہے روایت حدیث کی ہے جعفر

بن قولویہ القمی رحمہ اللہ قال حدثنی سعد الاشعری

بن قولویہ قمی رحمۃ اللہ نے کہا اونہون نے کہ روایت حدیث کی مجھے سعد اشعری

القمی ابوالقاسم رحمہ اللہ وھو مصنفہ ۔۔ الیٰ ان قال

قمی ابوالقاسم رحمۃ اللہ نے اور وہی مصنف ہین اوس رسالہ کے -

رد اجتہاد

وساق الحدیث الی اخرہ لکنہ غیر الترتیب و فرقہ

اور نقل کیا حدیث کو تا آخر نقل حدیث تفسیر نعمانی کی لیکن وہ بغیر ترتیب اور متفرق کیا ہوا اسکو

علی الابواب و زاد فیما بین ذالک بعض الاخبار

ابواب پر اور زیادہ کیا ہے درمیان اسکے بعض اخبار دیگر کو

اور حدیث طویل مذکور میں امیر المومنین صلوات اللہ و سلامہ علیہ

ایک جگہ فرماتے ہیں والصحیح ان اللہ سبحانہ لم یکلف

اور صحیح یہ ہے کہ خدا نے نہیں تکلیف دی

العباد اجتہادا لانہ قد نصب لھم ادلۃ واقام

بندوں کو اجتہاد کی اس وجہ سے کہ نصب کر دیا ہے انکے لیے دلیلوں کو اور قائم رکھا

لھم اعلاما واثبت علیھم الحجۃ فمحال ان یضطرھم

انکے لیے نشانیاں اور ثابت کر دیا ان پر حجت پس محال ہے کہ مضطر کرے انکو

الی مالا یطیقون بعد ارسالہ الیھم الرسل بتفصیل

طرف ایسے امر کے جسکی طاقت نہیں رکھتے بعد اسکے کہ بھیج دیا طرف انکے رسولوں کو ساتھ

الحلال والحرام ولم یترکھم سدی مھما عجزوا عنہ

تفصیل حلال و حرام کے اور نہیں چھوڑا انکو مہمل غیر مکلف [illegible] عاجز آویں تفصیل سے

رد اصحاب الراے

ردہ الی الرسل والائمۃ صلوات اللہ علیہم و

تو پھیرنا اسکو طرف رسولوں اور ائمہ علیہم السلام کے کیونکہ خدا

ھو یقول ما فرطنا فی الکتاب من شیء و یقول

فرماتا ہے نہیں چھوڑ دیا ہمنے کتاب میں کسی چیز کو اور فرماتا ہے

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و

آج تمام کر دیا میں نے تمہارے لیے دین تمہارا اور تمام کر دی تم پر نعمت اپنی اور

رضیت لکم الاسلام و یقول سبحانہ فیہ

راضی ہوا تمہارے لیے دین اسلام سے اور فرماتا ہے کہ اس میں ہے

تبیان کل شیء ۔ من الدلیل علی فساد قولھم فی

بیان ہر چیز کا اور یہ دلیل ہے کہ قول اہل اجتہاد کا فاسد ہو

الاجتہاد والرای والقیاس الحدیث

اجتہاد و رائے و قیاس میں اور حدیث طویل ہے

اور جلد اول بحار الانوار اور وسائل الشیعہ میں کتاب محاسن برقی سے نقل کیا ہے

من ابی عبد اللہ فی رسالتہ الی اصحاب الرای

جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے اس رسالہ میں جسکو بھیجا طرف اصحاب رائے کے

وادعا بالرائے ۔ صرف غلط

والقیاس امّا بعد فمن دعا غیرہ الی دینہ

وقیاس کے لیکن بعد اسکے پس جو شخص طلب کرے اپنے غیر کو طرف اپنے دین کے

بالارتیاء والمقائیس لم ینصف ولم یصب حظّہ

بذریعۂ رائے وانواع قیاس کے تو وسنے انصاف نہ کیا اور نہ پایا بہرہ اپنا

لانّ المدعو الی ذالک ایضاً لا یخلو من

اسلئے کہ جو طلب کیا جاتا ہے طرف رائے وقیاس کے نیز خالی نہیں ہے

الارتیاء والمقائیس ومتی لم یکن بالدّاعی

رائے وانواع قیاس سے اور جب نہ ہوگی طلب کنندہ کو

قوّۃ فی دعائہ علی المدعو لم یؤمن علی الدّاعی

قوت طلب کرنے میں اوس شخص پر جسکو طلب کرتا ہے تو ایمن نہیں ہے طلب کنندہ

ان یحتاج الی المدعو بعد قلیل لانّا قد

اس سے کہ محتاج ہو طرف اوسکے جسکو طلب کرتا ہے بعد تھوڑے زمانہ کے کیونکہ

راینا المتعلّم الطّالب ربّما کان فائقاً

دیکھا ہے سیکھنے والے طلبگار کو کہ کبھی فوق لیجاتا ہے ۔

لمعلمہ ولو بعد حین ورأینا المعلّم الدّاعی

اپنے معلم پر ہرچند کچھ زمانہ بعد ہوا اور دیکھا ہے اوس معلم کو جو طلب کرتا ہے

ربّما احتاج فی رأیہ الی رأی من یدعو

کہ کبھی محتاج ہوتا ہے اپنی رائے میں طرف رائے اوس شخص کے جسکو طلب کرتا ہے

وفی ذالک تحیّر الجاہلون وشکّ

اور اسمیں متحیر ہوئے جاہل لوگ اور شک کیا

المرتابون وظنّ الظّانون ولو کان

شک کرنے والوں نے اور ظن کیا ظن کرنے والوں نے اور اگر ہوتا

ذالک عند اللہ جائزاً لم یبعث اللہ الرّسل

عمل رائے نزدیک خدا کے جائز تو نہ بھیجتا خدا رسولوں کو

بما فیہ الفصل ولم ینہہ عن الہزل ولم یعب

ساتھ اوس امر کے جو جدائی کرتا ہے اور نہ منع کرتا بیہودگی سے اور نہ برائی کرتا

الجہل ولکنّ النّاس لمّا سفہوا الحقّ

جہالت کی ولیکن جبکہ لوگوں نے ہٹ دھرمی کی حق میں

وغمطوا النّعمۃ واستغنوا بجہلہم وتدابیرہم

اور ناشکری کی نعمت کی اور مستغنی ہوگئے بذریعہ اپنی جہالت اور تدبیروں کے

عن علم اللہ واکتفوا بذالک عن رسلہ

علم خدا سے اور اکتفا کر لی اپنی بذریعہ اسی کے رسولوں سے اوس کے

والقوّام بامره وقالوا لا شیٔ الّا ما ادرکته

اور اون لوگون سے جو قایم کرنے والے ہین اوسکے اور کہا کہ نہین ہے کوئی چیز مگر وہ جسے پہونچی ہین

عقولنا وعرفته البابنا فولّاهم الله ما تولّوا

عقلین ہماری اور جانتے ہین اوسکو عقلا ہمارے سو توجہ دیا اونکو خدا نے اودہر جدہر کو مائل ہو

واهملهم وخذلهم حتّی صاروا عبدة

اور ڈہیل دیا اونکو اونکی رایون پر اور مخذول کیا اونکو تا اینکہ ہوگئے بندے اپنے

انفسهم من حیث لا یعلمون ولو کان الله

نفسون کے اس حیثیت سے جسے نہ جانا اور اگر ہوتا خدا

رضی منهم اجتهادهم وارتیائهم فیما

راضی اون لوگون سے اونکی اجتہاد و رائے ہین در باب اوس امر

ادّعوا من ذالک لم یبعث الیهم فاصلاً

کے جسمین دعوی کرتے ہین البتہ اسکا تو نہ مبعوث کرتا خدا طرف اونکے کسی جدائی ڈالنے والیکو

لما بینهم ولا زاجراً عن وصفهم وانّما استدللنا

اونکے امور مین اور نہ کسی [illegible] روکنے والے کو اونکی حالت سے اور ہمنے صحیح نسبت کر استدلال کیا

انّ رضا الله غیر ذالک ببعثه الرّسل بالامور

اسکا کہ رضا خدا کی خلاف اسکے ہے بسبب اسکے کہ اوسنے رسولون کو بہیجا ساتہ امور

القیّمة الصّحیحة والتّحذیر من الامور المشکلة

راست و درست کے کہ [illegible] اونسے ڈرایا اور [illegible] مشکلہ سے

المفسدة ثمّ جعلهم ابوابه وصراطه والادلّاء

جو فساد مین ڈالنے والے ہین پھر قرار دیا اونکو دروازہ اپنا اور راستہ اپنا اور راہ دکھانے والے

علیه بامور محجوبة عن الرّائی والقیاس فمن

جو بتا دین اوسکے احکام کو بذریعہ ایسے امور کے جو محجوب ہین رائے و قیاس سے پس جو شخص

طلب ما عند الله بقیاس ورایٔ لم یزدد

طلب کرے رضائے خدا کو بذریعہ قیاس و رائے کے تو نہ زیادہ ہوگا

من الله الّا بعداً ولم یبعث رسولاً قطّ

خدا سے مگر دوری مین اور نہ بہیجا خدا کسی رسول کو کبھی

وان طال عمره قابلاً من النّاس خلاف

ہر چند طول ہوتے عمر اسکی درحالیکہ وہ رسول قائل اجتہاد و رائے ہوتا [illegible] کے خلاف

ما جاء به حتّی یکون متبوعاً مرّة وتابعاً اخری

اوسکے جسے لایا ہے جانب خدا سے [illegible]

ولم یروا ایضاً فیما جاء به استعمل رأیاً ولا قیاساً

اور نہ سمجھا [illegible]

حتّٰی یکون ذالک واضحاً عنده کالوحی من اللّٰه

تا اینکہ ہوتا اجتہاد دراسے واضح نزدیک اوس رسول کے مثل وحی کے جانب خدا سے

وفی ذالک دلیل لکلّ ذی لبّ وحجی انّ اصحاب

اور اس میں دلیل ہے واسطے ہر صاحب عقل و فہم کے کہ رائے

الرّائ والقیاس مخطئون مدحضون

اور قیاس کرنے والے خطا کار ہیں اور حجت ان کی باطل ہے

وانّما الاختلاف فیما دون الرّسل لا

اور جز این نیست کہ اختلاف اوس امر میں ہے جو رسولوں کے سوا ... ہو نہ رسولوں

فی الرّسل فایّاک ایّها المستمع ان تجمع

کے لائے ہوئے امر میں پس پرہیز کر اسے سننے والے اس سے کہ جمع کرے تو

علیک خصلتین احدهما القذف بما

اپنے میں دو خصلتوں کو اول ان میں سے کہ ڈالے تو اپنے دل میں اوس امر کو

جاش به صدرک واتباعک لنفسک

جو جوش کرے تیرے سینہ میں اور پیروی کرے تو اپنے نفس کی

الی غیر قصد ولا معرفة حدّ والاخری

بغیر ارادہ روی کے اور بغیر معرفت حد کے دوسرا اوس میں سے

استغنائک عمّا فیه حاجتک وتکذیبک

استغنا کرے اوس امر سے جس میں تیری حاجت ہو اور تکذیب کرے اوسکی

لمن الیه مردّک وایّاک وترک الحق سامةً

جسکی طرف تیری بازگشت ہے (یعنی حدیث معصوم ہے) اور خبردار حق کو ترک نہ کرنا تھک کر

وملالة وانتجاعک الباطل جهلاً وضلالة

اور ملول ہو کر اور پرہیز کر طلب باطل سے از روئے نادانی و ضلالت کے

لانّا لم نجد تابعاً لهواه جائزاً عمّا ذکرنا

اسلئے کہ ہم نہیں پاتے کسی کو جو پیروی کرے اپنی خواہش نفسانی کے جو متجاوز ہوا اوس سے جسکو ہم نے ذکر کیا

علامہ محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ بعد نقل حدیث بحار میں فرماتے ہیں

لا یخفی علیک بعد التدبّر فی هذا الخبر واضرابه

مخفی نہ رہے تجھ پر بعد تدبر کے اس حدیث اور اسکے امثال میں کہ حضرات

انّهم سدّوا باب العقل بعد معرفة الامام

ائمہ علیہم السلام نے بند کر دیا ہے در عقل کو بعد معرفت امام کے

وامروا باخذ جمیع الامور منهم ونهوا عن

اور حکم کیا ہے اخذ کرنے کا تمام امور کو ان حضرات سے اور منع کیا ہے

الاتکال علی العقول النّاقصة فی کلّ باب

بھروسہ کرنے سے عقول ناقصہ پر ہر باب مین

لیکن حدیث جناب صادق علیہ السلام انّما علینا ان نلقی

الیکم الاصول و علیکم ان تفرّعوا۔

طرف تمہارے اصول کو اور تمہپر ہے کہ تفریع کرو

اور حدیث جناب امام رضا علیہ السّلام علینا القاء الاصول

ہمپر ڈالدینا ہی اصول کا

و علیکم التفریع ——

اور تمپر تفریع ہے اوسکی

پس یہ دونو حدیثین اشتمال پر وحدیث گذشتہ سے مخالف
نہین ہین اور دلیل اجتہاد بغیر نص کے نہین ہوسکتین کیونکہ ان
دونو حدیثون مین اجازت تفریع محض اونہین اصول سے ہے جنکا
القا حضرات ائمہ نے کیا ہو پس جس اصل کا مستند و دلیل
اونحضرات کے کلام سے نہ پائی جائے اوسپر اعتماد جائز نہین
ہے جیساکہ مطابق آیات واخبار بے شمار خصائص مذہب امامیہ
سے ہے۔ پھر ان حدیثون مین خطاب تمام شیعون کیطرف
ہے نہ مخصوص مجتہد جامع الشرائط اعلم کیطرف پس جواز تعین

احادیث مجملہ کی تفصیل عموم احادیث سے کرسکتا ہو اور جمع
بین الاخبار پر قادر ہو اوسکے ایسے اجتہاد کی تقلید بعد علم بالاجماع
جائز بلکہ واجب ہے پس تقلید بمعنی قبول روایت شرع مین متعین
ہے اور از روے عقل و شرع تقلید بمعنی قبول قول غیر معصوم
بغیر دلیل باطل ہے کہ ماخوذ نہین ہے اون اصول سے جنکو
ائمہ علیہم السلام نے ہمپر القا کیا ہے جیساکہ آتا ہے ہر سے
دلائل آئندہ مین وقد بیّنا الاٰیات لقوم یوقنون

اور تحقیق بیان کردیا نشانیون کو واسطے اوس گروہ کے جو یقین رکھتے ہین

اور اسی وجہ سے قدمار اصولیین مین تقلید بمعنی قبول روایت
معیّن تھی کیونکہ اونھون نے اجماع و اتفاق کیا تھا صحت پر اون
اصول معتبرہ منقولہ ائمہ کی جنکو اونحضرات نے اپنے شیعون
پر القا کیا تھا جیسا فرمایا شیخ ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ نے عدّۃ الاصول
مین جو چھاپ معنی کے صفحہ ۴۷ مین واقع ہے۔

والّذی یدلّ علی ذالک اجماع الفرقة المحقة فانّی

اور جو دلالت کرتا ہے اسپر اجماع فرقہ حقہ امامیہ کا ہے کہ مین نے

رد اجتہاد

وجدتہا مجمعۃ علی العمل بہذہ الاخبار التی رووہا

پایا اوس فرقہ کو کہ اجماع کیا ہے عمل پر اون اخبار کے جنکی روایت کی ہے اونہون نے

فی تصانیفہم ودوّنوہا فی اصولہم تا آخر اوس

اپنے تصانیف مین اور مدوّن کیا ہے اونکو اپنے اصول مین

عبارت کے جو آتی ہے آخر رسالہ مین ۔ اور اجماع واتفاق

کیا تھا کہ مجتہد خطائے اجتہاد مین اون اصول کے گنہگار ہے چونکہ

متاخرین نے صحت مین اون اصول کے متقدمین کی مخالفت کی

اور مجتہد کو خطائے اجتہاد مین گنہگار نہ سمجھا پس مخصوص نزدیک

متاخرین کے مقلّد تقلید خطائے اجتہاد مجتہد مین گنہگار نہین ہے

نہ نزدیک متقدمین کے کہ اونکے نزدیک خطائے اجتہاد مین مجتہد

ومقلّد دو نو گنہگار ہین ۔ فرمایا جناب شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ

نے عدۃ الاصول بحث اجتہاد مین جیسا کہ چھاپ بمبئی صفحہ (۱۱۴)

مین ہے والذی اذہب الیہ وہو مذہب جمیع

جسکو مین نے اختیار کیا ہے اور وہی مذہب ہے ہمارے تمام

شیوخنا المتکلمین من المتقدمین والمتاخرین

شیوخ متکلمین کا متقدمین اور متاخرین سے

وہو الذی اختارہ سیدنا المرتضی رحمہ اللہ ان

اور اوسی کو اختیار کیا ہے ہمارے سید مرتضی رحمہ اللہ نے

والیہ کان یذہب شیخنا ابو عبد اللہ ان الحق فی واحد

اور اوسی راہ پر چلتے تھے ہمارے شیخ ابو عبد اللہ المفید کہ حق محض ایک مین ہے

وان علیہ دلیلا ومن خالفہ کان مخطئا فاسقا

اور اوس پر دلیل ہے جو مخالفت کرے اوسکی تو وہ خطاکار اور فاسق ہے

آور آیندہ اور صراحت اسکی آتی ہے ۔ اب ہر مقلّد

بافہم خود سمجھ سکتا ہے کہ تقلید اجتہاد متاخرین مین دلیل معلوم کرنے

کی کس قدر ضرورت ہے ۔

دوم تقلید اجتہاد یعنی قبول قول غیر معصوم بدلیل ثابت ہے وبغیر دلیل

خلاف کتاب اللہ ہے فرمایا خدائے عزوجل نے واذا قیل

اور جب کہا جاتا ہے

لہم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا

اونسے کہ آؤ طرف اوسکے جو نازل کیا خدا نے اور طرف رسول کی کہتے ہین کہ کافی ہے ہمین وہ جسپر

علیہ آباءنا اولو کان آباؤہم لا یعلمون شیئا ولا یہتدون

پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو اگرچہ ہون ... کہ نہین جانتے کسی چیز کو اور نہ ہدایت پاتے تھے

اور جلد اول بحار مین جو باب مذمت تقلید غیر معصوم کا منعقد کیا ہے
اوسمین چند آیات دیگر بھی ابتداء باب مین نقل فرمائی ہین - اور یہ صحیح
ہے کہ یہ آیات مخصوص ہین کفار و منافقین کے باب مین جو بلا حجت
و برہان اپنے آبار و اسلاف کی تقلید کرتے تھے چونکہ اکثر مدعاین اسلام نے
بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ اہلبیت طاہرین صلوات اللہ
علیہم کو معصوم نہ سمجھا اور اونکے اقوال پر اعتنا نہ کی اسوجہ سے اونکو ضرورت
واقع ہوئی کہ اجتہاد و تقلید بلا دلیل غیر معصوم کو اصول و فروع دین
مین رواج دین اور اپنے اسلاف کی جو منصب خلیفہ وسائر
اصول و فروع مین اجتہاد کو واجب العمل سمجھتے تھے تقلید کرین
اور اسی وجہ سے وہ لوگ بھی مصداق ان آیات کے ہوئے - اور
چونکہ اصول و فروع امامیہ کے کلیتہً ماخوذ ہین اہلبیت معصومین علیہم
السلام سے لہذا اونکو کسی مسئلہ مین تقلید غیر معصوم کی بمعنی مشہور
ضرورت ہی واقع نہین ہوتی کیونکہ کوئی مسئلہ اصول و فروع کا
اونکے یہان ایسا نہین ہے جسمین متعدد احادیث ائمہ علیہم السلام سے
منقول نہوئی ہون جس مسئلہ مین اونکی احادیث سے بعد مراعات ترجیح

مرویہ صاف و صریح حکم معلوم نہو اوسمین یا تو توقف پر مامور ہین
فرمایا جناب امام رضا علیہ السلام نے حدیث اختلافات احادیث مین
ومالم تجدوہ فی شیٔ من ھذہ الوجوہ فردّوا
اور جو نہ پاؤ تم کسی چیز مین ان وجوہ سے تو پھیر دو
الینا علمہ فنحن اولی بذالک ولا تقولوا فیہ
طرف ہمارے علم اوسکا کہ ہم اولی ہین ساتھ اسکے اور نہ کہو اوسمین
بآرائکم وعلیکم بالکف والتثبت والوقوف وانتم
اپنے رایون سے اور لازم لو باز رہنے کو اور اپنے حال پر قائم رہو اور توقف کرو حالانکہ
طالبون باحثون حتّٰی یاتیکم البیان من عندنا
طلبگار رہو اور تفتیش کرتے رہو تا اینکہ آوے تمہارے پاس بیان ہمارے آگے
اور کتاب وسائل الشیعہ مین مثل مضمون اسکے احادیث متواترہ
مذکور ہین - اور مستدرک الوسائل مین ہے فرمایا جناب امام
موسی کاظم علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ نے وقت شمار کرنے شروط دعود اسلام کے
والوقوف عند الشبہۃ والرد الی الامام فانہ لا شبہۃ عندہ
یعنی شرائط اسلام سے ہے توقف وقت شبہ کے اور پھیرنا طرف امام زمان کے کہ نہین ہے کوئی شبہ پاس اوسکے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول واولی الامر منکم

اطاعت کرو خدا کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے والیان حکم کی جو ائمہ علیہم السلام ہیں

مین مثل جناب رسول ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم کو بھی واجب

التقلید کیا ہے اور تخصیص اولی الامر کی ائمہ معصومینؑ سے معلوم

ہوتی ہے قول جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ حضرت

نے کسی کو وقت وفات ہماری تقلید کیلیے نہین چھوڑا مگر کتاب خدا اور

اپنے اہلبیت طاہرین کو اور فرمایا انّی تارك فیکم الثقلین

مین چھوڑے جاتا ہوں تم مین دو گران بہا چیزوں کو

کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسّکتم

کتاب خدا اور اپنی عترت اور اہلبیت کو جب تک تم لوگ تمسک کرو گے

بہما لن تضلّوا ۔۔ اور ائمہ گذشتہ علیہم السّلام نے بھی

ان دونوں سے کبھی گمراہ نہوگے

زمان غیبت مین ہمکو محض تمسک حدیث کی ہدایت کی جیسا کہ حدیث

کہ خبر غیبت کو بیان کر کے حکم دیا۔

فتمسّکوا بما فی ایدیکم حتّی یتّضح لکم الامر

تمسک کرو اوس سے جو تمہارے ہاتھون مین ہے تاآنکہ واضح ہو تمہارے لئے امر امام غائب

اور ہمارے امام زمان روحنا لہ الفدا نے بھی وقت غیبت جبکہ نہ

یا عمل اضطراری

پر مامور ہین جلد اوّل بحار مین ہے فرمایا جناب صادق

علیہ السّلام نے لیس شیٔ مما حرّم اللہ الّا واحلّہ لمن اضطرّ الیہ

نہین ہے کوئی چیز جسکو حرام کیا خدا نے مگر حلال کر دیا واسطے اوس شخص کے جو مضطر ہے

اور اس باب مین بھی آیات وحادیث بہت کثیر ہین ۔ اور اگر اجتہاد

کسی کا اشتباہات دین مین پیش خدا لوگون کیلیے دلیل حجت

و واجب العمل ہوتا اور عدم تقلید اوسکے بمنزلہ کفر ہوتی جیسا کہ مشہور

کیا گیا ہے تو بعد جناب رسول امیر المومنین صلّی اللہ علیہما وآلہما یا

کسی امام معصوم کی ضرورت نتھی مثل عقیدہ سقیفائین کے بلکہ دنیا

شیعہ وسنّی کے واجب التقلید سمجھنے مین جائز الخطا کہ کوئی فرق

باقی نہین رہتا سوا اسکے کہ چونکہ سنیّون نے امامت کو فروع دین مین

سمجھا لہذا بعد وفات جناب رسولؐ اور چونکہ شیعون نے امامت

کو اصول دین مین سمجھا لہذا بعد غیبت امام زمانؑ علما فریقین دونو کے

واجب التقلید جائز الخطا ہین حالانکہ اصول و فروع دونو مین شیعہ

شیعہ اور سنّی دونو سے کوئی بھی جانب خدا سے اطاعت

مطلقہ جائز الخطا پر مامور نہین ہے کیونکہ خدا نے آیہ ۔۔

بات میں آ دے محض بغرض تمسک حدیث راویان حدیث کیطرف

رجوع کا حکم دیا اور فرمایا اما الحوادث الواقعة فارجعوا فیها

یعنی نئی باتوں میں رجوع کرو

الی رواة حدیثنا فانهم حجتی علیکم وانا حجة الله

طرف ہمارے راویان حدیث کے کہ وہ حجت میری ہیں تم پر اور میں حجت خدا ہوں

اور ہمارے امام زمان عجل الله ظهوره نے جو ہمارے عمل کیلئے قرآن

کیطرف رجوع کی ہدایت نہ کی اور محض عمل حدیث کی ہدایت فرمائی

اسوجہ سے کہ کلام صامت خدا محتاج تفسیر کلام ناطق خدا ہے اور

وہ بھی زمان غیبت میں بذریعہ راوی ہی معلوم ہوگی۔ کہ حسب

اتفاق امامیہ عمل متشابہات قول خدا بغیر تفسیر معصوم جائز نہیں

ہے خدائے عز و جل فرماتا ہے۔

واما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه

وہ لوگ جنکے دلوں میں [illegible] ہے وہ پیروی کرتے ہیں متشابہات قرآن کی

ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم

بطلب فساد کرنے اور بطلب تاویل اوسکے حالانکہ نہیں جانتا

تاویله الا الله والراسخون فی العلم

تاویل اوسکی مگر خدا اور وہ لوگ جو ثابت ہیں علم میں یعنی ائمہ علیہم السلام

پس متشابہات قول خدا پر عمل نہ کسی امامی کو بغیر دلیل قول معصوم

جائز نہو مگر متشابہات حدیث میں تقلید جائز [illegible]

سائر امامیہ کو بغیر دلیل قول معصوم جائز ہو جائے بلکہ واجب

ہو معلوم نہیں کس عقل کے موافق ہے کتاب [illegible]

محمد بن کعب سے ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله [illegible]

انما اتخوف علی امتی بعدی ثلث [illegible]

خوف [illegible] کرتا ہوں اپنے [illegible]

ان یتأولوا القرآن علی غیر تاویله [illegible]

کہ تاویل کرینگے قرآن کی خلاف تاویل اوسکے [illegible]

زلة العالم یا ظاہر ہوگا اونکے مال تا [illegible]

لغزش عالم کا

[illegible] ہونگے یعنی سخت مسرور ہوکر حد سے [illegible] گنا [illegible] ۔

وسانبئکم المخرج من ذلک اما القرآن فاعملوا بمحکمه وامنوا

اور عنقریب خبر دونگا میں تمکو مخرج کی اس سے لیکن قرآن بس عمل کرو اوسکے محکم پر اور ایمان لاؤ

بمتشابهه واما العالم فانتظروا فيئته و

اوسکے تشابہ پر لیکن عالم پس انتظار کرو اوسکے رجوع کا طرف امام و التزام احکام اسلام

لا تتبعوا زلته — لیکن پال پس تخرج اوس سے شکر نعمت اور
اور نہ پیروی کرو اوسکی لغزش کی

اداے حق اوسکا ہے اور بروایت مجاہد بن عمر بھی مضمون اس

حدیث کا منقول ہے بغیر ذکر مخرج کے اور مقلد کسیطرح تعمیل اس

حدیث کی نہین کرسکتا اور نص و اجتہاد مین فرق کرکے لغزش مجتہد

کو نہین سمجھ سکتا کیونکہ اوسکو مطابق مشہور قبول کر لینا قول بلا دلیل مجتہد

کا واجب ہے والا تقلید سے نکل کر کافر ہو جاے گا اور پھر

کوئی عمل اوسکا مقبول نہوگا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ تقلید

غیر معصوم بلا دلیل قرآن سے جائز نہین ہے تو

جاننا چاہیے کہ کوئی آیت قرآن مین ایسی نہین ہے جس سے استدلال

اجتہاد بغیر نص یا تقلید بلا دلیل غیر معصوم پر ہو سکے۔ لیکن آیۂ

وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل

اور نہین ہے کہ مومنین نکلین کلیۃً پس کیون نہ نکلین ہر گروہ سے اونکی

فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم

ایک گروہ تاکہ تفقہ کرین دین مین یعنی سیکھین فقہ کو اور ڈراوین [illegible]

اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون –

پھرین طرف اونکے شاید کہ وہ لوگ بچتے رہین۔

اِس آیہ کی تفسیر مین جتنی احادیث تفسیر برہان وصافی و وسائل

مین ہین سب مین نکلنے سے اطلاب تفقہ مراد ایک امام کی طلب

سے ہے بعد دوسرے امام کے اور مطلب حدیث سے ہے

چنانچہ عبدالاعلی کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا خدمت جناب صادق

علیہم السلام مین کہ لوگ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ

وآلہ نے کہ جو شخص مر جاے درحالیکہ نہو اوسکا کوئی امام تو وہ مرا موت

جاہلیت مین فرمایا واللہ یہ حق ہے مین نے کہا کہ اگر کوئی امام ہلاک

ہو درحالیکہ کوئی شخص خراسان مین ہو اور نہ جانے کہ کون وصی

اوسکا ہے تو اوسکو وسعت نہین ہے فرمایا نہین وسعت ہے

کیونکہ جب امام ہلاک ہوتا ہے تو حجت اوسکے وصی کی واقع

ہوتی ہے اہل شہر پر اور حق ہے اوسپر جو اوس شہر مین نہو کہ نکلے

اسلیے کہ پہونچ چکا ہے اون لوگون کو کہ خدا فرماتا ہے فلولا نفر الآیہ

اور اِس معنی مین چند احادیث تفسیر برہان مین منقول ہین اور فرمایا

٦٦

جناب صادق علیہ السلام نے فامرھم ان ینفروا الی رسول
پس حکم کیا خدا نے انکو کہ جائین پاس جناب رسولخدا کے
اللہ ویختلفوا الیہ فیتعلموا ثم یرجعوا الی قومہم فیعلموھم
اور آمد و رفت رکھین طرف حضرت کے پس سیکھین پھر واپس جائین طرف اپنی گروہ کے اور تعلیم کرین انکو
اور فرمایا علۃ حج و اجتماع مردم کعبہ مین ولتعرف آثار رسول
تاکہ لوگ جانین اخبار جناب رسولخدا
اللہ وتعرف اخبارہ ویذکر ولا ینسی -
کو اور جانین احادیث کو حضرت کے اور یاد رکھین اور بھول نہ جائین -
اور فرمایا جناب امام رضا علیہ السلام نے کہ حج پر مامور ہوے اسلئے
کہ خدا کیطرف وارد ہون مع ما فیہ من التفقہ ونقل
ساتھ وجود اسکے اسمین فقہ سیکھنا ہے اور نقل
اخبار الائمۃ الی کل صقع وناحیۃ کما
کرنا ہے اخبار ائمہ کا طرف ہر جانب و اطراف کے جیسا
قال اللہ عز وجل فلولا نفر من کل فرقۃ الآیہ
فرمایا خدائے بزرگ نے پس کیون نہ نکلین ہر گروہ سے تا آخر آیہ
اور فرمایا حدیث دیگر مین بعد تلاوت آیۂ مذکورہ کے
فقد فرضت علیکم المسئلۃ والرد الینا ولم یفرض
پس بدرستیکہ فرض کیا گیا تم پر سوال کرنا اور جواب دینا ہماری طرف ہے کہ نہین فرض کیا گیا

٦٧

علینا الجواب - اور موید ہے احادیث تفسیر آیہ کے نزدیک
ہم پر جواب دینا
شارع کے مراد تفقہ سے محض طلب حدیث ہے چنانچہ بصائر
الدرجات و کافی مین ہے کہ فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے
حسن بن عبد اللہ سے کہ تجھے معرفت نہین ہے پس طلب کر معرفت
اوسنے عرض کیا کہ معرفت کیا ہے اور کس سے طلب کرون فرمایا -
تفقہ واطلب الحدیث عن فقہاء اھل المدینۃ ثم
علم فقہ سیکھ اور طلب کر حدیث کو فقہاء اہل مدینہ سے پھر عرض کر
اعرض علی الحدیث الخبر - اور اسی معنی پر محمول ہے
مجھ پر حدیث کو تا آخر خبر
سوال و استفتاء علمائے دین و راویان حدیث سے کہ اصل
تفقہ نہین ہوتا مگر حدیث سے اور استدلال کرنا اس آیت سے
جواز اجتہاد یا تقلید بلا دلیل پر بغیر نص معصوم کے خلاف ہے اوسی
آیت کے جو سابقا گذر چکے فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآیہ
لیکن وہ لوگ جنکے دلون مین کجی ہے تا آخر آیہ
اور خلاف ہے اوس آیت کے جو سورۂ مومن مین ہے -
الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتاھم
وہ لوگ جو جھگڑتے ہین آیات خدا مین بغیر کسی برہان کے جو اونکے پاس آیا ہو

فرمایا مولانا محسن رحمہ اللہ نے تفسیر صافی مین یعنی جھگڑتے ہین
بغیر حجت بلکہ یا تقلید یا ساتھ ایسے شبہہ کے جو باطل ہے
پھر سورہ مذکورہ مین خدا فرماتا ہے بعد اعادہ آیہ مذکورہ کے
ان فی صدورهم الا کبر ماهم ببالغیه
نہین ہے اونکے سینون مین مگر تکبر نہین ہین وہ لوگ اوس تک پہونچنے والے
پس قول ہمارے بعض مجتہدین رحمہم اللہ کا کہ یہ آیہ یعنی آیہ
فلولا نفر الآیہ دال ہے وجوب اجتہاد پر علی الکفایہ پس اگر
مقصود اس سے طلب حدیث و ترجیح بعض الاخبار علی البعض ہو
تو مسلم ہے والا اس آیہ یا آیہ دیگر یا کسی حدیث معصوم سے سوا
اس اجتہاد مقید کے کوئی دوسرا ثابت نہین ہے اور تقلید بھی
اسی اجتہاد مقید کی باختلاف احوال مردم کسی حال مین جائز اور
کسی حال مین واجب ہے والا اجتہاد مطلق و تقلید مطلق غیر معصوم
جو کسی قید سے مقید نہو کسیطرح جائز نہین اور محال ہے کہ قرآن
و حدیث سے ثابت ہو سکے۔ خدا فرماتا ہے لیس البر بان
نہین ہے خوبی یہ کہ
تاتوا البیوت من ظهورها ولکن البر من اتقی
آؤ گھرون مین جانبہائے پشت سے ولیکن خوب وہ ہے جو پرہیزگاری

وا توا البیوت من ابوابها
کرے اور آؤ گھرون مین اونکے دروازون سے
فرمایا ائمہ علیہم السلام نے اس آیہ کی تفسیر مین کہ ہم دروازہ
خدا ہین۔ اور جلد اول بحار مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
لیس عند احد من الناس حق ولا صواب الا شیء
نہین ہے پاس کسی کے لوگون سے حق اور نہ صواب مگر وہ چیز
اخذوه منا اهل البیت۔
جسکو لیا ہو ہم اہلبیت سے
اور اگر بقول مجتہد مذکور آیۂ فلولا نفر الآیہ سے اجتہاد واجب ہے
تو کیونکر اجتہاد بغیر علم و دلیل دوسرون پر مثل آیت و حدیث
واجب القبول و العمل ہے۔ کیونکہ اس آیہ مین نکلنے والے اور
رہنے والے دونو پر تفقہ ایکطرح واجب ہے پس کیونکر مجتہد پر
بدلیل واجب ہے اور مقلد پر بلا دلیل اور فرمایا امام علیہ السلام نے
لا خیر فی عبادة لیس فیها تفقه۔
نہین ہے بہتری اوس عبادت مین جسمین تفقہ ہو۔

اور یہ حدیث بحار مین معانی الاخبار سے منقول ہے اور کتاب
مناقب ابن شہر آشوب مین ہے کہ جناب صادق علیہ السّلام
نے ابوحنیفہ سے فرمایا ۔ انت الّذی تقول سانزل مثل
تو ہی ہے جو کہتا ہو کہ عنقریب مین نازل کرونگا مثل
ما انزل اللہ قال اعوذ باللہ من ھذا القول قال
اوسکے جسے نازل کیا خدا نے کہنے لگا پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے اس قول سے فرمایا حضرت
اذا سئلت فما تصنع قال اجیب عن الکتاب
نے کہ جب تجھسے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو کیا کریگا کہنے لگا کہ جواب دونگا قرآن سے یا حدیث
او السنّۃ او الاجتہاد قال اذا اجتہدت
رسول سے یا اجتہاد سے فرمایا حضرت نے کہ جبکہ تو اجتہاد کرے اپنی
من رایک وجب علی المسلمین قبولہ قال نعم
رائے سے تو واجب ہو مسلمانوں پر قبول کرنا اوسکا کہنے لگا ہان
قال وکذلک وجب قبول ما انزل اللہ فکانّک
فرمایا حضرت نے کہ پھر اسیطرح واجب ہے قبول اوسکا جسے نازل کیا خدا نے
قلت سانزل مثل ما انزل اللہ ۔
پس گویا کہا تو نے کہ عنقریب مین نازل کرونگا مثل اوسکے جسے نازل کیا خدا نے

باوجود اسکے گذر چکا دلیل اوّل مین کہ فرمایا جناب صادق علیہ
السلام نے نیز ابوحنیفہ سے فدع الرّائی والقیاس وما قال
پس ترک کر رائے اور قیاس کو اور اوسکو جو کہی کوئی
قوم فی دین اللہ لیس لہ برھان ۔
گروہ دین خدا مین وہ امر جسکے کوئی دلیل نہو ۔
ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ یرید اللہ
یہ راہ ہو میری طلب کرتا ہون مین طرف خدا کے بصیرت و بینائی سے
ان یحقّ الحق بکلماتہ لیحقّ الحق و یبطل الباطل
چاہتا ہے خدا کہ ثابت کرے حق کو اپنے کلمات سے تاکہ ثابت کرے حق کو اور نابود کرے
ولو کرہ المجرمون ۔
باطل کو ہرچند کراہت کرین گنہگار لوگ
دو دلیلون سے تو تقلید بلا دلیل باطل ہوئی اب دلیل سوم کو بھی ملاحظہ کیجئے
سوم تقلید اجتہادی یعنی قبول قول غیر معصوم بدلیل اجتہادیہ غیر دلیل
خلاف سنّت وحدیث ہے رسالہ نقد التقالید مین عدم جواز تقلید غیر
معصوم کے ابواب جو بحار و وسائل و مستدرک الوسائل سے

منقول ہوئے ہین اونمین قریب تین سو حدیثون کی تعداد اونکی ہو گی ہے علاوہ اون احادیث کے جو مقامات متفرقہ کتب باقیہ مین ہین۔ اور جلد اوّل بحار الانوار مین کتاب محاسن سے بروایت محمد بن مسلم نقل کیا ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام نے ایک خطبہ شیر یا امیر المؤمنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ سے بیس فرمایا ۔۔

ایّھا النّاس انّما بدءُ وقوع الفتن

اے گروہ مردم خبر ین نسبت کہ ابتدا واقع ہونے فتنون کی

اھواء تتّبع واحکام تبتدع یخالف فیھا کتاب اللّٰہ

وہ خواہشین ہین جنکی پیروی کیجائیگی اور وہ احکام ہین ایجاد کرو جائینگے جنمین مخالفت کیجائیگی اونمین

یقلّد فیھا رجال رجالا ولوانّ الباطل خلص

کتاب خدا کی تقلید کرینگے اونمین مردم مردمان کی حالانکہ اگر باطل خالص ہوتا

لم یخف علی ذی حجی ولوانّ الحق خلص لم یکن

تو مخفی رہتا صاحب عقل پر اور اگر حق خالص ہوتا تو نہوتا

اختلاف ولکن یوخذ من ھذا ضغث و

اختلاف لیکن لیا جائے گا اس سے یعنی باطل سے ایک دستہ اور

من ھذا ضغث فیمزجان فیجیئان معًا

حق سے ایک دستہ پس دونو ملا دئے جائین گے اور آوینگے ساتھ دونو

فھنالک استحوذ الشّیطان علی اولیائہ ونجی

پس اوسوقت غالب آویگا شیطان اپنے دوستون پر اور نجات پاوینگے

الّذین سبقت لھم من اللّٰہ الحسنیٰ ۔

وہ لوگ کہ گذر چکی ہے اونکے لئے جانب خدا سے نیکی ۔

اور دوسری حدیث سے ظاہر ہے کہ اس زمانۂ غیبت مین کوئی غیر معصوم سوا ترجیح بعض الاخبار علی بعض کے مجرّد اپنے اجتہاد سے حق کو باطل سے جدا نہین کر سکتا چنانچہ رجال کبیر میرزا مین بروایت ہشام بن سالم مناظرہ شامی ہین جو کافی وغیرہ مین جیسا کہ آئندہ آویگا بروایت یونس بن یعقوب بطرق دیگر مذکور ہے نقل کیا ہے کہ جب اوس شامی نے فقہ مین مناظرہ چاہا تو جناب صادق علیہ السلام نے زرارہ کو اور دیگر امور مین دیگر اصحاب کو شامی سے مناظرہ کا حکم دیا جب مناظرہ ختم ہوا تو حضرت نے فرمایا ۔

امّا ابان بن تغلب فمغث حقًّا بباطل فغلبک

لیکن ابان بن تغلب نے ملا دیا حق کو باطل سے پس غالب آئے ۔۔۔

وانّا اذا رد لا نعلمت (لعلّی) نیاسه قیاسہ

لیکن زرارہ کا قیاس رہ گیا تیرے قیاس سے

تا اینکہ فرمایا حضرت نے یا اخا اہل الشام ان اللہ اخذ ضغثاً

اے برادر اہل شام خدا نے لیا ایک دستہ

من الحق وضغثاً من الباطل فمغثهما ثم

حق کا اور ایک دستہ باطل کا پس ملا دیا دونوں کو پھر

اخرجهما الی الناس ثم بعث انبیاء یفرقون

نکالا دونوں کو طرف مردم کے پھر مبعوث کیا انبیا کو جو فرق کریں گے

بینهما ففرقها الانبیاء والاوصیاء الی اللہ قال

دونوں میں پس جدا کیا حق و باطل کو انبیاء اور اوصیاء نے تا اینکہ فرمایا

ولو کان الحق علی حدة والباطل علی حدة

اور اگر ہوتا حق علی حدہ اور باطل علی حدہ

کل واحد منهما قائم بشانه ما احتاج الناس

ہر ایک ان سے قائم رہتا اپنے حال پر تو نہ احتیاج ہوتی لوگوں کو

الی نبی ولا وصی ولکن اللہ خلطهما وجعل

نبی کی اور وصی کی لیکن خدا نے ملا دیا حق و باطل کو اور قرار دیا

باب عدم جواز تقلید غیر معصوم مستدرک الوسائل

تفریقها الی الانبیاء والائمة علیهم السلام من عباده

ان کا جدا کرنا انبیا اور ائمہ علیہم السلام اور ان کے بندوں سے تا آخر خبر

اور کتاب مستدرک الوسائل باب عدم جواز تقلید غیر

المعصوم فیما یقول برائه وفیما لا یعمل فیه بنص منهم علیهم السلام

معصوم کی اور اس امر میں کہ اپنی رائے [illegible] کسی نص معصوم کے

میں کتاب عالم الاسلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا امیرالمومنین صلوات اللہ

علیہ نے ایک حدیث میں فاذا کان کذالک اتخذ الناس رؤسا

پس جبکہ ہوگا ایسا تو قرار دیں گے لوگ رئیس

جهالاً یفتون بالرای ویترکون الآثار

جاہلوں کو جو فتوی دیں گے رائے سے اور ترک کریں گے حدیثوں کو

فیضلون ویضلون فعند ذالک هلکت

پس گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے پس اس وقت ہلاک ہوگی

هذه الامة

یہ امت

اور اس حدیث و حدیث گذشتہ [illegible] امیرالمومنین نے خبر

غیب دی ہے [illegible] اور توضیح

وتبیین اس غیب کی خود اپنے مذہب کی تہجین ہے کیونکہ جو حال
کتب احادیث کا اس زمانہ مین ہوگیا ہے وہ کسی پر مخفی نہین ہے۔
اور جتنی احادیث جواز یا وجوب تقلید غیر معصوم مین بیان کیجاتی
مین وہ کلیۃً راویان حدیث کے باب مین ہین جنسے کوئی تعلق
تقلید اصطلاحی کو نہین ہے بلکہ واقعی منشا اونکا یہ ہے کہ جو شخص
راوی سے سنکر قبول روایت نکرے وہ کافر مشرک ہے اور
اس وجہ سے کوئی عمل اوسکا مقبول نہین ہے نہ یہ کہ جو شخص اجتہاد
ورائے مجتہد کو قبول نکرے وہ کافر ہے پس استدلال تو کیا جاتا
ہے اون احادیث سے جنمین مذکور ہے کہ منکر روایت وحدیث
کافر ہے مگر نتیجہ نکالا جاتا ہے کفر منکر اجتہاد کا شاید اسوجہ سے کہ
مجتہد معصوم فرض کرلیا گیا ہے جو کبھی اجتہاد ورائے مین خطا
کرتا ہی نہین اور نہ کبھی اوسکو بھول چوک ہوتی جو عامی نادان
عدم تقلید سے کافر ہو جائے گا لیکن قول جناب صادق علیہ
السلام تفسیر امام مین بروایت جناب امام حسن عسکری علیہ السلام
فللعوام ان یقلّدوہ پس اسمین بھی تقلید بمعنی قبول روایت
پس جاہیے کہ عوام تقلید کرین اوسکی

معین ہے اسلیے کہ اسمین بعد ازانکہ تقلید عوام یہود و تقلید عوام
شیعہ کو بیان فرمایا ہے تقلید کی دو قسمین بیان کی ہین اور مجرد تقلید
عالم کی مذمت کی ہے اور اوسکو مثل تقلید یہود بیان فرمایا ہے جو
بمعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل ہوتی ہے۔ اور تقلید ممدوح
اوسی کو فرمایا ہے جو بامر و اتباع امام معصوم ہو جو بمعنی قبول روایت
ہے کیونکہ آخر مین فرماتے ہین کہ جو مثل فقہائے عامہ کے اونکے قبایح
کا مرتکب ہو یعنی جو شریعت مین قیاس ورائے کو دخل دے اوسکا
قول کچھ بھی ہم اہلبیت کیطرف سے قبول نکرو پس اول حدیث سے
آخر تک اسمین قرینۂ واضحہ ہے کہ معنی تقلید صحیح کے اسمین محض قبول
روایت ہے۔ علاوہ اِسکے باتفاق سائر امامیہ زمان ائمہ علیہم السلام
مین تقلید مجرد بمعنی قبول روایت شیعون مین جاری تھی نہ تقلید
اصطلاحی بمعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل۔ پس کوئی سی دلیل
ہے کہ مراد جناب صادق علیہ السلام کی تقلید مذکور مین وہ ہو جو شیعون
مین اوسوقت جاری ہو اور وہ ہو جو معمول بہ مخالفین ہو اور صدہا
برس بعد حضرت کے شیعون مین جاری ہوئی ہو اور اگر اس حدیث

مین قرینہ عدم جواز تقلید غیر معصوم کا ہونا جب بھی یہ قابل عمل تھی
کیونکہ جو روایت معارض قرآن واحادیث کثیرہ و متواترہ اور مخالف
مذہب اہلبیت طاہرین اور موافق عمل مخالفین ہو وہ کسی حال
مین قابل عمل نہین ہے الا بوقت تقیہ فرمایا جناب امام رضا علیہ
السلام نے ان فی اخبارنا متشابہا کمتشابہ القرآن
بدرستیکہ ہمارے اخبار مین متشابہ بھی مثل متشابہ قرآن کے اور محکم
ومحکما کمحکم القرآن فردوا متشابہہا الی محکمہا ولا
ہے مثل محکم قرآن کے پس پھیرو متشابہ اخبار کو طرف محکم اخبار کے اور نہ
تتبعوا متشابہہا دون محکمہا فتضلوا ۔۔
پیروی کرو انکی متشابہ کی سوا ان کے محکم کے کہ گمراہ ہو جاؤگے
اور چونکہ اصل حدیث تقلید مشارالیہ بتفصیل مع ترجمہ رسالہ تنقید التقلید
مین بیان ہو چکی ہے لہذا یہان ذکر نہین کی گئی ۔
لیکن مزید توضیح اوس حدیث تقلید کی جو تفسیر امام حسن عسکری علیہ
السلام مین ہے یہ ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے اوس مین خبر دی
ہے تقلید یہودان بنی اسرائیل کی جنکی پیروی سے خدا نے قرآن

[illegible]

و رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم الا ابتغاء رضوان
اور رہبانیت کو اختراع کیا او نہوں نے اوسکا نہین لکھا تھا ہم نے اوسکو اوپر انکے مگر طلب رضا
اللہ فما رعوہا حق رعایتہا ۔۔
خدا پس نہین رعایت کی اوسکی او نہوں نے جو حق او سکی رعایت کا تھا
اور اس آیہ سے ظاہر ہے کہ اختراع رہبانیت او نکا گو بطلب رضائے
خدا تھا مگر حق سے دور تھا کہ مطابق ارشاد انبیا نہ تھا کہ حق رعایت
اوسکا اونہوں نے ادا کیا اور کتاب مستدرک الوسائل مین ائمہ علیہم
السلام سے نقل کیا ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک
حدیث مین ان بنی اسرائیل لم یزل معتدلا حتی نشأ
بدرستیکہ امر بنی اسرائیل برابر معتدل تھا تا انکہ پیدا ہوئی
المولدون ابناء سبایا الامم فاخذوا بالرأی والقیاس
غیر خالص نسب کے لوگ فرزندان اسیران امم پس اختیار کیا انہون نے رای و قیاس کو
اور کتاب فصل الخطاب مین اتقان سیوطی سے بروایت ابن عمر
اسی مضمون ایک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل
کیا ہے ۔

اور احادیث کثیرہ مین وارد ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل مین ہوا وہ کل
اِس اُمّت مین ہوگا اور نہج البلاغہ مین ہے فرمایا امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ نے ایک خطبہ مین تہتم متاہ بنی اسرائیل ولعمری
گمراہ ہوئے تم مثل گمراہ ہونے بنی اسرائیل کے اور قسم ہے میری جان کی
لیضعفن لکم التیہ من بعدی اضعافا بما خلفتم الحق وراء
کہ زیادہ ہوگی گمراہی تمہاری بعد میرے چند در چند بسبب اسکے کہ حق کو تم نے پس پشت
ظہورکم - پس ابتدا تقلید رائے و اجتہاد کی بنی اسرائیل سے
ڈال دیا
ہے اور اُمّت جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ مین خلافت صنم اول
سے - اور فصل الخطاب مین علّامہ نوری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ربیعۃ
الرای اول وہ ہے جسنے رواج دیا عمل کو ساتھ رائے کے مدینہ
مین اور ابو حنیفہ و حسن بصری و طاؤس یمانی اور عطا ابن ابی رباح
و عکرمہ و سعید بن جبیر و سفیان بن عیینہ وغیرہم نے جو مولدون یعنی
غیر خالص نسب کے اور ابنار موالی سے تھے اور بعض اونکے ابنای
سبایائے مجوس سے تھے - اور کتاب فصل الخطاب مین کتاب قدیم
سے جو بعض فضلا قدما سے ہے بعد بیان بعض حال بنی اسرائیل

آیۂ مذکورہ و رہبانیۃ ابتدعوھا الآیہ نقل کر کے لکھا ہے اس
اُمّت کے حال مین یاتی علی النّاس قوم یتبّع فیہ قومًا
آئے ہین لوگون پر وہ گروہ جو پیروی کرینگے گروہ دیگر کی
الی ان قال یتّبعون زلّات العلماء -
تا اینکہ لکھا کہ پیروی کرینگے لغزشہائے علما کی -
اور مراد لغزشہائے علما سے اجتہاد و رائے اونکی ہے اور اسی
کی پیروی و تقلید کی اس کلام مین خبر ہے کیونکہ تقلید بمعنی قبول روات
محض تقلید مسئلہ گوئی ہے جسمین اکثر زلّات واقع نہین ہوتی - اور
اسی تقلید اجتہاد کو بروایت جناب عسکری علیہ السلام تفسیر امام
مین جناب صادق علیہ السلام نے مثل تقلید یہود و
تقلید عامّہ فرمایا ہے اور یہی تقلید بمعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل
ہے فرمایا حضرت نے حدیث تقلید مذکور مین بین عوامنا و علمائنا
درمیان ہمارے عوام اور ہمارے
و بین عوام الیہود و علمائہم فرق من جہۃ و تسویۃ
علما اور درمیان عوام یہود اور اونکے علما کے فرق ہے ایک راہ سے اور برابر مین ایک
من جہۃ اما من حیث استو و افاق اللہ قد ذم
راہ سے لیکن وہ حیثیت جسمین دونو برابر ہین پس بدرستیکہ خدا نے مذمت

عوامنا بتقلیدھم علمائھم کما ذم عوامھم —

کی ہے ہمارے عوام کی بسبب اسکے کہ وہ تقلید کرتے ہیں اپنے علما کے جسطرح مذمت کی عوام یہود کی

اور تقلید ممدوح اوسی کو فرمایا ہے جو یعنی قبول روایت ہے چنانچہ کہ

الفاظ حدیث سے صاف ظاہر ہے پس دیکھو اور سمجھو اور انصاف

کرو اور یہی تقلید زمان ائمہ علیہم السلام میں جاری تھی اونکی مقلدین

میں پس خلاف اوسکے شیعون کو امر ہی نہیں فرما سکتے تھے بس

یہی تقلید شیعون کے خصائص سے ہے کہ مخالف تقلید یہود و

تقلید سنیان ہے باوجود اسکے تقلید باطل کی صراحت قرآن و خود

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں موجود ہے جو بلا اشتباہ یعنی

قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل ہے۔

فرمایا خداے عز و جل نے سورہ بقرہ میں وقالوا لن یدخل الجنۃ

کہا یہود و نصاریٰ نے کہ کبھی داخل جنت نہ ہوگا

الا من کان ھودا او نصاریٰ تلک امانیھم قل ھاتوا

مگر یہود یا نصاریٰ یہ آرزو وہمی ہے (لاؤ حجت) کہہ کر لاؤ دلیل و

برھانکم ان کنتم صادقین ۰ وقالت الیھود لیست

برہان اپنا اور حجت اپنے دعویٰ کی اگر تم سچے (مطلب اپنے تحقیق اور برہان کا حکم) ہو اور کہا یہود نے

یہود و تقلید

النصاریٰ علی شیء وقالت النصاریٰ لیست الیھود علی شیء

کہ نہیں ہیں نصاریٰ کسی چیز پر (دین حق پر) اور کہا نصاریٰ نے نہیں ہیں یہود کسی چیز پر

وھم یتلون الکتاب کذالک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم

درحالیکہ وہ تلاوت کرتے ہیں کتاب کی اسیطرح کہتے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے مثل قول انکے

فرمایا جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے تفسیر میں فقال ھولاء و

ھولاء مقلدون بلا حجۃ وھم یتلون الکتاب فلا یتاملون

یہ لوگ مقلد ہیں بلا دلیل و حجت کے درحالیکہ تلاوت کرتے ہیں کتاب یعنی توریت و انجیل کی پس نہیں تامل کرتے

لیعملوا بما یوجبہ فیتخلصوا من الضلالۃ ثم قال

تاکہ عمل کریں بموجب اوسکے کہ خلاص پاویں ضلالت وگمراہی سے پھر فرمایا خدا نے

کذالک قال الذین لا یعلمون الحق ولم ینظروا

اسیطرح کہا اون لوگوں نے جو نہیں جانتے حق کو اور نہیں غور کرتے

فیہ من حیث امر اللہ فقال بعضھم لبعض ھم مختلفون

اوس میں اوس حیثیت سے جسکا حکم دیا ہے خدا نے پس کہا بعض نے بعض سے درحالیکہ مختلف ہیں

کقول الیھود والنصاریٰ بعضھم لبعض ھولاء یکفر

مثل قول یہود و نصاریٰ بعض کے بعض سے کہ وہ لوگ کفر کرتے ہیں

هولاء و هولاء يكفر هولاء ـــ

ان لوگون کی اور یہ لوگ تکفیر کرتے ہین اون لوگون کی ۔

اور اس آیت وحدیث مین معنی اوس تقلید کی جو بلا دلیل ہے جنکی یہود ونصاریٰ عامل ہین بیان کرکے صاف فرمادیا کہ مثل یہود ونصاریٰ کے دیگر مذاہب کے وہ جاہل ویسے علم بھی ہین جو مثل اونکی تقلید بلا دلیل کرتے ہین ـــ اور بعد اسکے بطلان تقلید مین یعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل کسی دلیل دیگر کی ضرورت نہ ہی اور تدین ایسے امر مین جسپر دلیل نہو ممنوع ہے چہ جائیکہ جسکے خلاف پر دلیل دلالت کرے حالانکہ اونہین یہود ونصاریٰ کے باب مین خدا فرماتا ہے سورہ بقرہ مین قل ھاتوا برھانکم

کہو کہ لاؤ دلیل ورہان

ان کنتم صادقین اور اوسی تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام

اپنا اگر ہو تم سچے

مین ہے حضرت قول جناب صادق علیہ السلام کی تفسیر آیہ مذکورہ مین حکایت فرماتے ہین فجعل علم الصادق الایمان بالبرہان

پس قرار دیا خدا نے علم سچے کا ایمان لانا ساتھ برہان کے

اور بوجہ اسی تقلید بلا دلیل کے خدا نے سورہ توبہ مین یہود ونصاریٰ

۸۴

تقلید بلا دلیل پیروی کی مذمت

کی مذمت مین فرمایا ہے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من

قرار دیا اونلوگون نے علما اور راہبون کو خدا

دون اللہ ـ اور اسی آیہ کی تفسیر مین علی ابن ابراہیم علیہ الرحمۃ

سوا خدا کے

تفسیر مین امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشاد کو لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت نے بعد بیان اسکے کہ اون لوگون نے اطاعت کی اور اخذ کیا مجرد قول اپنے علمار کا اور بلا تامل پیروی کی اونکے اوامر کی پس قرار دیا اونکو خدا اطاعت مین پھر فرمایا اتما اذکر ھذا اذکتابنا الکی نتنطھم

[illegible]

اور روضہ کافی رسالۃ ابی جعفر علیہ السلام الی سعد

رسالہ امام محمد باقر علیہ السلام کا طرف سعد

الخیر مین ہے فاعرف اشباہ الاحبار والرھبان

خیر کے پہچان امثال احبار و رہبان کو

تا اینکہ فرمایا ثم اعرف اشباھھم من ھذہ الامۃ

پھر پہچان امثال کو اون کے اس امت سے

تا اینکہ فرمایا وان قالوا ھاتوا برھانکم علی ما تحدثون

اور اگر کہتے ہین وہ لوگ کہ لاؤ دلیل و حجت اپنی اوسپر جو کہتے ہو تو کہتے ہین

۸۵

قالوا نافقت تا اینکہ فرمایا او لئک اشباہ الاحبار والرھبان

کو منافق ہو گیا ۔۔۔ یہ لوگ مشابہ ہیں احبار و رہبان کے

اور بہر چند ارجاع تا حدیث مذکور مین اجتہاد سے اشتمالات ہو سکتے

ہین مگر بہر حال مذمت تقلید بلا دلیل کی اس سے بہت واضح

ہے بلکہ خود قرآن سے ظاہر ہے کہ خدا نے مثل تقلید یہود و نصاریٰ

سے منع کیا جیسے کہ سورۂ آل عمران مین فرمایا ہے قل یا اھل الکتاب

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا

طرف ایسے کلمہ کے جو یکسان ہو درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے کہ عبادت نہ کرین مگر اللہ کی

نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ

اور نہ شریک کرین اوسکا کسی کو اور نہ قرار دین بعض ہمارے بعض کو خدا سوا خدا کے

تفسیر صافی مین ہے کہ جب آیۂ اتخذوا احبارھم ورھبانھم

نازل ہوا تو عدی بن حاتم نے کہا کہ ہم اونکی عبادت نہ کرتے تھے یا

رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ آیا وہ حلال و حرام نہ کرتے تھے پس

تم اونکے قول کو قبول کرتے تھے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ یہی

راہ ہے خدا نے فرمایا ہے ۔ پھر خدا سورۂ انبیاء مین فرماتا ہے

بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا فماذا

روشنیان تمہارے پروردگار کیطرف سے ہین جو دیکھو تو واسطے اپنی نفس کے اور جو اندھا ہو تو اوسکے ضرر کیلئے ہے

بعد الحق الا الضلال فانی تصرفون افمن یھدی

بعد حق کے سوا گمراہی کے پس کدھر پھیرے جاتے ہو آیا جو رہنمائی کرے

الی الحق احق ان یتبع امن لا یھدی الا ان یھدی

طرف حق کے وہ احق پیروی کا ہے یا جو رہنمائی کرے مگر یہ کہ اوسکی رہنمائی کیجائے

فما لکم کیف تحکمون وما یتبع اکثرھم الا ظنا ان

پس کیا ہو گیا ہے تمکو کیسا حکم کرتے ہو اور نہیں پیروی کرتے اکثر اونکے مگر ظن کی جو بیشک

الظن لا یغنی من الحق شیئا ان اللہ علیم بما یفعلون

ظن نہین کافی ہوتا حق کی کسی چیز کو بیشک خدا جانتا ہے اوسے جو وہ کرتے ہین

الحمد للہ جبکہ حدیث تفسیر امام [illegible] العوام ان یقلدوا وہ مین معنیٰ

تقلید یعنی قبول روایت مخلصین اور دلائل واضحہ و حدیث دیگر تفسیر

امام سے تقلید یعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل باطل ہوئے تو پھر کسی

دوسری دلیل کا شریعت مین وجود ہی نہین ہے جس سے اوسپر

استدلال ہو سکے [illegible] و تقلید و لو شریعت مین آیات

۹۷

ام اتخذوا من دونہ الہۃ قل ھاتو برھانکم

یا قرار دیے اونھون نے سوا خدا کے بہت سے خدا کہہ کہ لاؤ تم لوگ دلیل وحجت اپنی

اور سورہ نمل مین فرماتا ہے االہ مع اللہ قل ھاتوا برھانکم

آیا کوئی خدا ہے ساتھ خدا کے کہہ کہ لاؤ دلیل وحجت اپنی

اور سورہ مومنون مین فرماتا ہے ومن یدع مع اللہ الہا

اور جو شخص طلب کرے ساتھ خدا کے خدائے دیگر

اخرلا برھان لہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون

کہ نہو کوئی دلیل وحجت اوسکے لئے پس خبر نیست کہ حساب اوسکا پاس اوسکے پروردگار کے ہے

ہونگے کفار۔

اور یہ کل آیات اون لوگون کے باب مین ہین جو خدا کی عبادت ا

مین بلا دلیل وحجت دوسرے کو شریک کرتے ہین اور تقلید بلا دلیل

جائز الخطا اوسمین داخل ہے پس کسی مذہب کا معتقد اس سے خارج

نہین ہو سکتا جیسا کہ آیت وبعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے ۔

لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون

کیون تم ملاتے ہو حق کو باطل سے اور چھپاتے ہو حق کو حالانکہ جانتے ہو

ھل یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون قد جاءکم

آیا برابر ہو سکتا ہے نابینا اور بینا آیا پس نہین تفکر کرتے ہو تحقیق آئین تمہارے

۹۸

واحادیث کثیرہ ومتواترہ شروط ومخصص بعض مقید بنص کتاب و

وسنت ہین پس از روے مذہب امامیہ اگر کوئی اجتہاد مطلقا جائز

ہوتا تو تقلید بھی اوس کی مطلقا جائز القبول ہوتی والا فلا ۔

وسائل ومستدرک الوسائل مین جو عنوانات در باب اجتہاد ہین وہ

یہ ہین باب انہ لا یجوز لاحد ان یحکم الا الامام او من

باب نہین جائز ہے کسی کیلئے کہ حکم کرے مگر امام معصوم یا وہ شخص جو

یروی حکم الامام فیحکم بہ ۔۔ اور اس باب مین

روایت کرے حکم امام کی پس حکم کرے ساتھ اوسکے

وسائل مین وش حدیثین اور مستدرک الوسائل مین چار (۴) حدیثین ہین

باب عدم جواز القضاء والافتاء بغیر علم بورود

باب نہین جائز ہے حکم دینا اور فتوی دینا جب تک کہ علم ویقین نہو ورود

الحکم عن المعصومین علیہم السلام ۔ اور اس باب مین

حکم کا ائمہ معصومین علیہم السلام سے

وسائل مین چھتیس ۳۶ حدیثین اور مستدرک الوسائل مین چوبیس (۲۴) حدیثین ہین

باب تحریم الحکم بغیر الکتاب والسنۃ ووجوب نقض

باب حرام ہے حکم دینا بغیر قرآن اور حدیث کے اور واجب ہے شکستہ کرنا

باب رد اجتهاد

الحکم مع ظهور الخطاء ـــ اور اس باب میں وسائل
حکم کا ساتھ ظاہر ہونے خطا کے
میں پندرہ (۱۵) حدیثیں اور مستدرک الوسائل میں سات (۷) حدیثیں ہیں

باب عدم جواز القضاء والحکم بالرائی والمقائیس
باب نہیں جائز ہے فیصلہ کرنا اور حکم دینا رائے اور انواع قیاس
والاجتهاد ونحوها من الاستنباطات الظنیة
اور اجتہاد سے اور مثل ان کے استنباطات ظنیہ سے
فی نفس الاحکام الشرعیة ـــ اور اس باب میں وسائل
نفس احکام شرعیہ میں
میں پچاس (۵۰) حدیثیں اور مستدرک الوسائل میں چھتیس (۳۶) حدیثیں ہیں

باب وجوب الرجوع فی جمیع الاحکام الی الائمة المعصومین
باب واجب ہے رجوع جمیع احکام میں طرف ائمہ معصومین کے
اور اس باب میں وسائل میں بیالیس (۴۲) حدیثیں اور مستدرک الوسائل میں چون (۵۴) حدیثیں ہیں

باب وجوب العمل باحادیث النبی والائمة المنقولة
باب واجب ہے عمل اوپر احادیث نبی اور ائمہ علیہم السلام پر جو منقول ہیں

ابواب حدیث رد اجتہاد و تقلید سیکڑوں ہیں

فی الکتب المعتمدة وروایتها وصحتها وثبوتها
کتب معتمدہ میں اور روایت انکی اور صحت و ثبوت انکا
اور اس باب میں وسائل میں اٹھاسی (۸۸) حدیثیں اور مستدرک
الوسائل میں چھپن (۵۶) حدیثیں ہیں۔ اور جو عنوانات در باب اجتہاد
کافی و جلد اول بحار میں ہیں وہ نقل نہیں کئے جاتے۔ اور جو عنوان
در باب تقلید جلد اول بحار و وسائل و مستدرک الوسائل میں ہیں
وہ رسالہ تنقید التقلید میں مذکور ہیں بیان ان کے دوبارہ ذکر کرنے
کی ضرورت نہیں ہے پس کتب مذکورہ میں عدم جواز اجتہاد بلادلیل
کی چار سو تئیس (۴۲۳) حدیثیں ایک جگہ مذکور ہیں اور عدم جواز تقلید
بلادلیل کی دو سو اوناسی (۲۷۹) حدیثیں مذکور ہیں اور جملہ عدم جواز اجتہاد
بلادلیل و عدم جواز تقلید غیر معصوم بلادلیل کی سات سو دو (۷۰۲) حدیثیں
ہوتی ہیں علاوہ ان مقامات متفرقہ کے جو کتب امامیہ میں کثرت سے
ہیں اور اگر مکررات حذف کیجائیں جب بھی چند سو ہوں گی پس
اسقدر احادیث کثیرہ و متواترہ پر لحاظ نہ کرنا اور محض ایک حدیث
تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام پر درباب تقلید اصطلاحی اعتماد

کرنا باوجودیکہ بلا اشتباہ وہ بھی دلالت مین راجع ہے طرف انہین احادیث کثیرہ ومتواترہ کے کہ اونمین معنی تقلید قبول روات کے سوا کوئی ہو ہی نہین سکتے ادعائے منصب معصوم کرنا ہے وجوب اطاعت مین جسکی کوئی دلیل کتاب وسنّت مین نہین ہے سوا اجتہاد بالآرائے کے - اور کیا جواب ہے اگر کوئی طالب اسلام وناقد اصول وفروع اہل اسلام شہرت وجوب تقلید غیر معصوم کو سنکر اور عمل عوام اماتیہ کو دیکھکر مذہب اماتیہ پر ایراد کرے اور کہے کہ تمہارا مذہب بھی فروع مین مثل مذہب سنّیان مبنی ہے محض اجتہاد غیر معصوم خطاکار پر اور منتہی ہے طرف اوسکے مظنہ کے جسکی تقلید تمپر اسطرح واجب کیگئی ہے کہ اگر قبول نکروگے تو کافر ہو جاؤگے اور پھر کوئی عمل تمہارا مقبول نہوگا پس تملوگ یا تو دلیل اسکی کتاب وسنّت سے لاؤ یا پھر بتاؤ کہ تملوگ مقلد اپنے شریعت کے ہو یا اپنے مجتہدین کے مظنہ کے یا مقلد ہو اپنے مخالفین سنّیون کے کیونکہ اونہون نے امامت کو فروع دین مین سمجھا لہذا بعد جناب رسول تقلید جائز الخطا کو واجب کیا اور

چونکہ تمنے امامت کو اصول دین مین سمجھا لہذا بعد غیبت اپنے امام کے تقلید جائز الخطا کو واجب کیا پس اس زمانۂ غیبت مین تملوگون مین اور سنّیون مین دربابِ لازم کر لینے تقلید جائز الخطا کے بلا دلیل اپنے نفوس پر کون سا فرق باقی ہے پھر جسطرح سنّیون نے مجتہد خطاکار کو اجتہاد فروع دین مین گنہگار نہ سمجھا اور اسی اعتبار سے معاویہ ویزید وغیرہما کو خطائے اجتہاد مین مغفور وناجی سمجھا اوسیطرح تمنے خطائے اجتہاد فروع دین مین مجتہد کو گنہگار نہ سمجھا پس فروع دین مین دونو نے تقلید مجتہد گنہگار کی بلا دلیل اپنے عوام پر واجب ولازم کی - پھر مثل تقلید امام زمان مدار قبول نجات تقلید مجتہد حی پر قرار دیا اور تقلید میت کو حرام کیا حالانکہ حلال وحرام کسی کی رائے سے قیامت تک بدل نہین سکتا - پھر یہ بتاؤ کہ تمہارے مخالفین کیون شرک فی الطاعۃ کو منسوب ہین وسائل الشیعہ مین ہے ضریس نے جناب صادق علیہ السلام سے تفسیر کو اس آیہ کے پوچھا مایومن اکثرھم باللہ الّا وھم مشرکون

نہین ایمان لائے اکثر اونکے ساتھ خدا کے لیکن درحالیکہ وہ مشرک تھے

فرمایا حضرت نے شرک طاعة۔ ولیس شرک عبادة
یعنی مراد اس سے شرک طاعت ہے نہ شرک عبادت

پھر ضریس نے پوچھا حضرت سے تفسیر کو اس آیہ کی و
من الناس من یعبد اللہ علی حرف ۔۔ فرمایا حضرت
اور لوگون سے وہ ہے جو عبادت کرتا ہے خدا کی حالت شک مین
نے کہ آیہ نازل ہوتا ہے کسی شخص کے باب مین پھر جاری ہوتا ہے
اوسکے پیروان مین پھر مین نے عرض کیا کل من نصب
جو شخص قائم کرے سوا
دونکم شیئًا فہو ممن یعبد اللہ علی حرف فقال نعم
آپ لحضرات کے کسی کو تو وہ اون لوگون سے ہے جو عبادت خدا کرتے مین حالت شک فرمایا ہان
اور تمہارے امام نجم نے جابر سے تفسیر ان اللہ لا یغفر ان
بدرستیکہ خدا نہ بخشیگا اوسکو جو
یشرک بہ مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بولایة
شرک کرے ساتھ اوسکے بدرستیکہ خدا نہ بخشیگا اوسکو جو شرک کرے ولایة
علی بن ابیطالب وطاعتہ ۔۔ اور مثل اسکے بہت سی ایات
علی علیہ السلام اور اون کی اطاعت مین
شرک مین تاویل وارد ہے دیکھو اپنی تفاسیر کو اور تمہارے امام

ہشتم امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبا سے روایت کی ہے
کہ فرمایا تمہارے رسول نے من دان بغیر سماع الزمہ اللہ
جو شخص اطاعت کرے بے سنے ہوئے تو لازم کریگا خدا اوسکے
التیہ الی الفنا ومن دان بسماع من غیر الباب الذی
لئے حیرت دین مین تا فانی ہونے کے اور جو اطاعت کرے سنکر سوا اوس دروازہ سے جسکو کہ خدا
فتحہ اللہ لخلقہ فہو مشرک والباب المامون علی
نے واسطے اپنے خلق کے تو وہ مشرک ہے اور در مامون
وحی اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ۔ اور روایت کی ہے
وحی خدا پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔
اس حدیث کی بادنے اختلاف مفضل بن عمر نے نیز جناب
صادق علیہ السلام سے جیسا کہ وسائل مین کافی سے اور مستدرک
الوسائل مین غیبۃ نعمانی سے منقول ہے اور اسی اعتبار سے
جیسا کہ کافی وغیرہ حدیث مناظرہ شامی مین ہے فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے اوس سے ۔
کلام ملک من کلام رسول اللہ او من عند ک
کلام تیرا کلام رسول خدا سے ہے یا تیری جانب سے

جب اوسنے جواب دیا کہ کلام رسول خدا سے بھی ہے اور
میری طرف سے بھی ہے تو حضرت نے اوس سے فرمایا
فانت اذاً نبی یلث رسول اللہ ۔ اور تمہارے مذہب کے
پھر تو اس حال میں شریک رسول خدا ہے
عالم سید نعمۃ اللہ جزائری انوار نعمانیہ بیان شرک میں لکھتے ہیں
کہ اقسام شرک سے ہے طاعت اسلئے کہ ترجمان ہوچکا کہ جسکی طاعت
واجب ہے وہ خدا ہے یا وہ شخص ہے جسکی طاعت کا وہ حکم دے
مثل ائمہ علیہم السلام کے پس جو شخص اطاعت کرے غیر اوس شخص
کی جسکی اطاعت خدانے فرض کی ہے تو وہ مشرک ہے اسلئے
کہ اوسنے شرک کیا طاعت خدا میں فرمایا جناب صادق علیہ
السّلام نے قول خدا وما یومن اکثرھم باللہ الّا وھم مشرکون میں
اور نہیں ایمان لاتے اکثر اونکے ساتھ خدا کے مگر یہ حال ہیکہ وہ مشرک ہیں
فرمایا کہ اطاعت کرتا ہے شیطان کی اس حیثیت سے کہ نہیں جانتا
اور داخل ہوئے اس فرد میں شرک کے سائر مخالفین ہمارے
عامہ وغیرہم سے اسلئے کہ اونہوں نے لازم کر لی ہے اپنی نفسوں
پر طاعت طواغیت وجوابیت کی یعنی تمامی قریش کی اور اونکے

کہ حکم کیا ہے خدانے جس سے انکار کا بس ہوگئے شرکا خدا کے اس
حیثیت سے کہ واجب کیا اوسے جسکو خدانے واجب نہ کیا اور شریک
کیا خدا کا نیز اس راہ سے کہ جسکی خدانے اطاعت واجب کی تھی
اوسکو واجب نہ سمجھا اور اسی جگہہ سے روایت کی ہے عمیرہ نے
کہ جناب صادق علیہ السّلام فرماتے تھے کہ مامور ہوئے ہیں لوگ کہ ہمکو
پہچانیں اور ردّ کریں ہماری طرف اور تسلیم کریں ہمارے لئے پھر
فرمایا کہ ہرچند روزہ رکھیں اور نماز پڑھیں اور شہادہ دیں کہ نہیں ہے
کوئی خدا سوا خدا کے اور قرار دیں اپنے نفسوں میں کہ نہ ردّ کریں طرف ہمارے
تو ہو جائینگے ساتھ اسکے مشرک تمام ہوا ترجمہ انوار نعمانیہ کا ۔ اور
اسیطرح کتاب مذکور معنی ظالم میں جسکو خدا فرماتا ہے انّ الشّرک لظلم
درستیکہ شرک ظلم
عظیم جو کچھ لکھا ہے وہ مناسب ہے اس مقام کے لیکن میں زیادہ طول
عظیم ہے
دینا نہیں چاہتا ۔ اور ان بیانوں میں شامل ہے ہر غیر معصوم جسکی اطاعت
جانب خدا سے واجب نہوئی ہو ۔
اور کتاب سلیم میں ہے فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ نے ایک حدیث میں وادنی ما یصیر بہ کافراً ان
اور ادنی وہ جس سے مرد کافر ہو جاتا ہے

يدين بشيئ فزعم ان الله امره به مما نهى الله عنه ثم ينصبه

ہے کہ اعتقاد کرے کسی چیز پس گمان کرے کہ خدا نے حکم دیا اوس چیز کا جنہیں خدا نے منع کیا ہو پھر قائم کرے اوسکو

دينا فيتبراء ويتولى ويزعم ان الله الذى امره به

اور اوسی دین کے پس بیزاری کرے اور دوستی کرے اور گمان کرے کہ خدا نے اوسکا حکم دیا ہے

اور اس حدیث کو کتاب مذکور سے باب عدم جواز تقلید غیر المعصوم

اب نہیں جائز ہے تقلید غیر معصوم کی

مستدرک الوسائل میں بھی نقل کیا ہے۔ اور میرے خیال میں

اور وہ کتاب وسنت شرک فی الاطاعت میں کسی سے موافقت

کی اجازت نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ مخالفین جنہوں نے شرک طاعت خدا

کی بنا اسلام میں ہوئی بذریعہ رائے وقیاس کے اور اسی وجہ

سے خدا اور ائمہ ہدیٰ نے احادیث کثیرہ متواترہ میں اونکے

مخالفت کا حکم دیا ہے۔ تفسیر نعمانی میں ہے فرمایا امیر المومنین

صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے۔

لما خالفوا الله تعالى ضلوا فاضلوا فحذر الله تعالى

جب مخالفت کی اونہوں نے خدا کی تو گمراہ ہوئے اور گمراہ کیا پس ڈرایا خدا نے

الامة من اتباعهم وقال سبحانه ولا تتبعوا

امت کو اونکی پیروی سے اور فرمایا خدا نے کہ نہ پیروی کرو

اهواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا كثيرا

خواہشوں کی اوس گروہ کے جو گمراہ ہوئے پہلے اور گمراہ کیا بہتوں کو

وضلوا عن سواء السبيل والسبيل ههنا الوصى

اور گمراہ ہوئے سبیل یعنی راہ راست سے اور سبیل یہاں وصی ہیں

وقال سبحانه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم

اور فرمایا خدا نے کہ نہ پیروی کرو راہوں کی پس پراگندہ کر دیگی تمکو

عن سبيله ذالكم وصيكم به الآية فخالفوا ما وصاهم به

راہ خدا سے یہ ہے جسکی وصیت کی ہے ساتھ اوسکے الآیہ پس مخالفت کی اونہوں نے اوسکی جسکی وصیت

الله تعالى واتبعوا اهواءهم فحرفوا دين الله جلت

کی تھی خدا نے اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی پس تحریف کیا دین خدا سے بزرگ

عظمته وشرائعه وبدلوا فرائضه واحكامه وجميع ما

کو اور اوسکی شریعتوں کو اور بدل دیا اوسکے فرائض واحکام اور تمام اون چیزوں

امروا به كما عدلوا عمن امروا بطاعته واخذ

جنپر مامور تھے جسطرح پھر گئے اوس شخص سے جسکی اطاعت پر مامور تھے اور اونسے عہد لیا

علیهم العهد ہم الا تہم واضطر ہم ذالک الی

گیا تھا اونکے ولایت کا — پس مضطر کیا اونکو اس امر نے طرف

استعمال الرّائ والقیاس فزادهم ذالک حیرة والتباسًا

استعمال رائے و قیاس کے پس زیادہ کردیا اونکو اس امر نے حیرت و اشتباہ دین مین

اور فرمایا خدائے عزّ وجل نے ومن یتّبع غیر سبیل المومنین

اور جو شخص پیروی کرے غیر راہ مومنین کی

نولّه ما تولّی ونصله جهنّم وساءت مصیرًا انّ الله

تو چھوڑ دینگے ہم اوسکو اوسپر جسے دوست رکھتا ہے اور ڈالینگے اوسکو جہنم مین اور بری ہے بازگشت

لا یغفر ان یشرك به و یغفر ما دون ذالك لمن

نہین بخشتا کہ شرک کیا جائے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہے سوا اسکے جسکو

یشاء ومن یشرك بالله فقد ضلّ ضلالًا بعیدًا

چاہتا ہے اور جو شخص شرک کرے ساتھ خدا کے پس بدرستیکہ گمراہ ہوا گمراہی دور

وگذرچکا کہ اس آیت مین شرک سے مراد شرک طاعت سے ہے

جسکی ابتدا اونہین مخالفین سے ہے اور کتاب وسائل مین ہے

فرمایا جناب صادق علیہ السّلام نے ما انتم والله

نہین ہو تم واللہ

مخالفین کی کوئی شے نہیں

علی شیٔ ممّا هم فیه ولا هم علی شیٔ ممّا انتم فیه

کسی چیز پر اون چیزون سے جنمین وہ ہین اور نہ وہ ہین کسی چیز پر اون چیزون سے جنمین تم ہو

فخالفوهم فما هم من الحنیفیّة علی شیٔ ۔

پس مخالفت کرو اونکی پس نہین ہین وہ لوگ دین حنیف کی کسی چیز پر

اور فرمایا اوس حدیث مین جو کتاب الایمان والکفر بحار الانوار مین منقول ہے

لا والله ما هم علی شیٔ ممّا جاء به رسول الله الّا استقبال

نہ واللہ نہین ہین وہ لوگ کسی چیز پر اون چیزون سے جنہین لائے جناب رسول خدا سوا استقبال

الکعبة فقط ۔ اور جلد اوّل بحار مین ہارون بن خارجہ سے

کعبہ کے فقط

منقول ہے کہ مین نے خدمت جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام

مین عرض کیا انّا نأتی هؤلاء المخالفین فنسمع منهم الحدیث

ہم آتے ہین پاس ان مخالفین کے اور اونسے حدیث سنتے ہین تو

یکون حجّة لنا علیهم قال لا تأتهم ولا تسمع منهم

ہوتی ہے حجت ہمارے لئے اون پر فرمایا کہ نہ جا پاس اونکے اور نہ سن اون لوگون سے

لعنهم الله ولعن مللهم المشرکة اور وسائل مین کتاب

لعنت کرے خدا اونپر اور لعنت کرے اونکے ملتہائے مشرکہ پر

رد مخالفین

صفات الشیعہ سے نقل کیا ہے فرمایا جناب امام رضا صلوات
اللہ علیہ نے شیعتنا المسلّمون لامرنا الآخذون بقولنا
شیعہ ہمارے تسلیم کرنے والے ہیں ہمارے حکم کے اخذ کرنیوالے ہیں ہمارے قول کے
المخالفون لاعدائنا فمن لم یکن کذالک فلیس منّا
مخالف ہیں ہمارے دشمنوں سے پس جو ہو ایسا تو نہیں ہے ہم اہلبیت سے
اور احادیث اس باب میں کثیر ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت
نہیں کیونکہ از روئے مذہب اہلبیت علیہم السلام مخالفت کرنا
اعمال مخالفین سے مسلّمات امامیہ سے ہے۔ اور مولانا محمد باقر
مجلسی رحمہ اللہ آخر باب من بلغہ ثواب من اللہ علی عمل
(اس باب میں جس شخص کو پہونچے ثواب جانب خدا سے کسی عمل پر پس بجالاوے اوسکو)
فاتی بہ بحار الانوار میں لکھتے ہیں کہ آگاہ ہو کہ بعض علماء رجوع کرتے
ہیں مستحباب میں طرف اخبار مخالفین اور اونکی روایات کے اور
ذکر کرتے ہیں اونکا اپنی کتابوں میں اور یہ خالی اشکال سے نہیں
ہے اسلئے کہ وارد ہوئی ہے ممانعت بہت سے اخبار میں رجوع
سے طرف اونکے اور عمل سے اونکے اخبار کے خصوصاً جبکہ وارد
ہو اونکے اخبار میں کوئی ہیئتہ مخترعہ اور عبادۃ مبتدعہ جسکا مثل

کونسا اجتہاد و تقلید بہتر ہے

اخبار معتبرہ میں نہو واللہ تعالیٰ یعلم۔

چہارم تقلید اجتہاد بمعنی قبول قول غیر معصوم بدلیل

ثابت ہے و بغیر دلیل خلاف اجماع فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ ہے
اسلئے کہ سارے امامیہ بلکہ سارے اہل اسلام نے حدیث معصوم کے حجت
ہونے میں اجماع کیا ہے پس اسمیں کسی مسلم کو اختلاف نہیں ہے
پس تقلید بمعنی قبول روایت کا جواز یا وجوب ہر زمانہ میں تمام اہل اسلام میں
مسلّم ہے۔ اب اسکے معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ تقلید بمعنی
قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل کس سبب سے اسلام میں جاری
ہوئی اور کب سے سنّیوں اور شیعوں میں اسکی ابتدا ہے
اور اسی سے بطلان اوسکا ظاہر ہوگا اور بہرکیف تقلید مذکور سے
لازم آتا ہے کہ جائز الخطا وجوب اطاعت میں مثل واجب العصمۃ
ہو جائے اور اجتہاد محتمل الخطا اوسکا حجت ہونے میں مثل نص
معصوم ہو جائے اور ہر چند یہ خلاف ہے اصول اسلام سے
کہ انتہا اسکی شرک طاعت پر ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے

جیسا کہ مناقب ابن شہر آشوب میں ہے کہ فرمایا جناب صادق

علیہ السّلام نے ابو حنیفہ سے کہ جب تیرے اجتہاد کا قبول کرنا مسلمانوں

پر مثل کتاب و سنّت واجب ہے تو کیا تو قلت سانزل

پس گویا تو نے کہا میں بھی عنقریب نازل کرونگا

مثل ما انزل اللّٰہ ۔ اور لازم آتا ہے جیسا کہ تفسیر نعمانی میں ہے

مثل اوسکے جسے نازل کیا خدا نے

فرمایا امیر المومنین سلام اللہ علیہ نے رد اجتہاد میں لو جاز ذالک

اگر جائز ہو اجتہاد تو

لا ستغنینا عن ارسال الرّسل الینا بالامر والنّہی منہ تعالی

ہم مستغنی ہو جائیں گے اس سے کہ خدا ہمارے پاس رسولوں کو بھیجے ساتھ امر و نہی کے

مگر ابتدا اسلام ہی سے اجتہاد بالرّائے والے لوگ ، اجماع باطل

و سکے اصول ضروریہ پر قائم رہ سکے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو

باوجود غیر معصوم سمجھنے کی واجب التقلید سمجھا اور ساتھ ہی اسکے

اونکو ایک اصل اپنے اصول اسلام کی بگاڑ کر امامت کو فروع

دین میں قرار دینا پڑا حالانکہ بضرورت اسلام نبی و امام کو واجب الاطاعہ

ایک صفت کا ہونا منجانب اللہ لازم ہے لیکن اون لوگوں کو

بمقابلۂ دنیا دین سے کیا مطلب تھا کیونکہ اگر وہ لوگ اپنے بنائے

ہوئے امام کو مثل سائر ناس سمجھتے اور اوسکو مجتہد مسلم الاجتہاد

یعنی ابو حنیفہ نے اجتہاد کو مثل قول خدا و رسول [illegible] سمجھا [illegible] واجب الاطاعت [illegible]

و واجب الاطاعہ نہ قرار دیتے تو امور دنیا میں جلب منفعت کا

موقع ہاتھ سے جاتا رہتا اور پھر امام کا بنانا بیکار ہو جاتا لہذا ضرور ہوا

کہ اوسکو مثل معصوم سائر امور میں واجب الاطاعہ سمجھیں بلکہ اون

لوگوں نے ایسے اجتہادات کی تقلید جناب رسول کی زندگی ہی

سے شروع کر دی چنانچہ جب حضرت نے مرض الموت میں قلم و دوات

طلب فرمایا اور ہذیان کیطرف منسوب کر کے حسبنا کتاب اللّٰہ

کافی ہے ہمارے لیے کتاب خدا

کہا گیا تو اس اجتہاد کو قبول کرنے والوں نے قبول ہی کر لیا

بلکہ ابتک اوسمیں طرح طرح کی تاویلات کیجاتی ہیں قاضی عیاض مالکی

نے اپنی کتاب شفا میں لکھا ہے جیسا کہ فتن بحار میں ہے ۔

قیل خشی عمران یکتب امورا یعجزون عنہا فیحصلون فی

کہا گیا ہے کہ خائف ہوا عمر کہ لکھیں حضرت وہ امور کہ عاجز آویں لوگ اونکے بجا لانے سے پس حاصل کرینگے تنگی میں

الحرج العصیان بالمخالفۃ ورای ان الاوفق بالامۃ فی

گناہ کو بسبب مخالفت کے پس خیال کیا عمر نے کہ مناسب حال امت ان

تلک الامور سعۃ الاجتہاد و حکم النظر و طلب

امور میں یہ ہے کہ وسعت رہے اجتہاد اور حکم نظر اور طلب

(۲)

الثّواب فیکون المخطی والمصیب ماجوراً ـ

ثواب مین پس ہو خطا کرنے والا اجتہاد کا اور مصیب دونو ماجور

اور فرمایا علاّمہ محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ نے اسکے جواب مین
کہ اگر یہ خیال کیا عمر نے کہ مناسب حال اُمّت باز رکھنا رسول
کا ہے بیان سے تاکہ مجتہد مخطی بھی ماجور ہو تو پھر لوگون کو جائز ہوتا کہ مانع
ہوتے جناب رسولخدا کو تبلیغ احکام سے اور سزاوارتر یہ تھا کہ خدا نہ
مبعوث کرتا رسولون کو طرف خلق کے اور تکلیف دیتا اونکو کہ مشقت
و اذیت اوٹھاوین تبلیغ احکام مین اور چھوڑ دیتا لوگون کو تاکہ اجتہاد کرکے
تحصیل ثواب کرین خواہ اوسمین مصیب ہون یا مخطی اور مخالفت حکم
رسول کو خلاف مصلحت نہ سمجھتا حالانکہ خدا فرماتا ہے فلا وربّك
پس نہین قسم تیرے
لا یومنون حتیٰ یحکّموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم
پروردگار کی کہ ایمان نہ لاوینگے تا اینکہ حکم کرین تجھکو اوسمین کہ اختلاف ہو درمیان اونکے پھر نہ پاوین اپنی نفسون مین ـ
حرجاً مما قضیت ویسلّموا تسلیماً ـ اور فرماتا ہے وما کان
دلتنگی اوسمین جسکا تو نے حکم کیا ہو اور تسلیم کرین رضامندی سے ـ اور نہین ہے
لمومن ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسوله امراً ان
واسطے کسی مومن اور نہ مومنہ کے کہ جب حکم کرین خدا اور رسول اوسکا کسی امر مین کہ ہو

(۲)

یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص اللہ ورسوله فقد
اونکے لیے اختیار اپنے امر مین اور جو نافرمانی کرے خدا اور اوسکے رسول کی تو وہ گمراہ ہوا
ضلّ ضلالاً مبیناً ـ لیکن جو عمر نے خوف کیا کہ اگر حضرت لکھین ایسا امر
گمراہی آشکارا
جسکا بجا لانا دشوار ہو لوگون پر پس اگر اسکا خوف تھا کہ حضرت لوگون کو
تکلیف مالایطاق دیتے تو یہ امر عمر وغیرہ سب پر بدلالت عقل ظاہر
تھا و نیز بقول خدا جو فرماتا ہے لا یکلّف اللہ نفساً الّا وسعها
نہین تکلیف دیتا خدا کسی نفس کو مگر بقدر وسعت اوسکے
و نیز بادلہ نقلیہ دیگر کہ جناب رسول خدا اپنی اُمّت کو تکلیف نہ دیتے
زیادہ اونکی طاقت سے تا آخر کلام متین ـ اور نیز فتن بجا مطاعن
اوّل مین لکھا ہے کہ وہ جاہل تھا بہت سے احکام دین مین کہ کہا ہے
کلالہ مین کہ مین اسمین کہتا ہون اپنی رائے سے پس اگر صواب ہوگا تو جانب
خدا سے ہے اور اگر خطا ہو تو میری جانب سے ہے پھر قول صاحب
مواقف اور اوسکے شارح کا لکھا ہے جو اکابر علمائے سنیان سے ہین
انّ الاصل وهو کون الامام عالماً بجمیع الاحکام
اصل یہ ہے کہ امام کا عالم ہونا تمام احکام سے
ممنوع وانّما الواجب الاجتهاد ولا یقتضی کون
ممنوع ہے اور ضروری نہیں ہے کہ واجب اجتہاد ہے اور یہ مقتضی اسکا نہین ہے

مسئلہ کلالہ برادران و خواہران مادری کا ... مسعود سے منقول ہے ۱۲ منہ

جميع الاحكام حاضرة عنده بحيث لا يحتاج

کہ تمام احکام حاضر ہوں پاس اوسکے اِس حیثیت سے کہ مجتہد کو اوسمین احتیاج

المجتهد فيها الى نظر و تامّل و ابو بكر مجتهد —

نظر و تامّل کی نہو اور ابو بکر مجتہد تھے

اقوال سنّیان اور سیرت سے اوسکے اسلاف کے معلوم ہوا کہ یہ قول

جو اون لوگون نے جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ کی طرف منسوب

کیا ہے من اجتهد فاصاب فله اجران ومن اجتهد فاخطأ فله

جو شخص اجتہاد کرے اور مصیب ہو تو اوسکے لئے دو اجر ہین اور جو شخص اجتہاد کرے اور خطا

اجر واحد — محض افترا ہے جسکو بغرض ترویج ایسے اجتہاد کے اختراع

کے تو اوسکے لئے ایک اجر ہے

کیا ہے اور اونے تعجب نہین ہے بلکہ تعجب و افسوس ہے اپنے اخوان دین پر

جو اپنی غرض سے اوسکی تصدیق کرتے ہین ۔ فرمایا شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ

اللہ نے عدة الاصول بحث اجتہاد مین کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ جناب

رسول خدا نے حکم دیا عمرو بن العاص اور عقبہ بن عامر کو کہ فیصلہ کرین درمیان

دو خصم کے اور فرمایا ان اصبتما فلكما عشر حسنات وان

اگر تم دونو مصیب ہوگے تو تمہارے لیے دس نیکیان ہین اور

اخطاتما فلكما حسنة — وهذا خبر ضعيف من اخبار

اگر خطا کروگے تو تمہارے لیے ایک نیکی ہے اور یہ خبر ضعیف ہے اور اون اخبار

الآحاد التي لا يعتمد في مثل هذه المسئلة

احاد سے ہے جنپر اعتماد نہین کیا جاتا مثل اس مسئلہ مین

اور کراجکی رحمہ اللہ نے جیسا کہ مجھے یاد آتا ہے کتاب التعجب مین اس

حدیث پر منجملہ دیگر روایات مخالفین کے تعجب کیا ہے اور کتاب التعجب

کنز الفوائد کراجکی کے ساتھ طہران مین چھپ چکی ہے جو اسوقت

موجود نہین ہے کہ اصل عبارت نقل کیجائے لیکن آیۂ ربنا لا تؤا

پروردگار ہمارے نہ مواخذہ

خذنا ان نسينا او اخطأنا سے اور اون روایات سے

کر جب اگر ہم بھول جائین یا خطا کرین

جنمین اس امت سے خطا و نسیان کا اوٹھا لیا جانا مذکور ہے اون

سے مقصود یہ ہے کہ خطا اوس امر مین معاف ہے جسکی اصل جائز و مباح

ہو مثل ترجیح بعض الاخبار علی بعض کے یا جب مفہوم احادیث مین بغیر تعمد

خطا واقع ہو تو وہ معاف ہے جیسا خدا فرماتا ہے لیس علیکم جناح

نہین ہے تم پر گناہ اوس

فیما اخطاتم بہ ولکن ما تعمدت قلوبکم ۔ نہ خطا اوس اجتہاد

امر مین جسمین خطا کرو ولیکن جسکا تعمد و قصد کیا تمہارے دلون نے

کی جو شریعت سے ممنوع ہے اور متعمداً ہو مثل رائے و قیاس وغیرہ

کے کیونکہ جس امر کی اصل حرام و ناجائز ہو متعمداً اوسکی تفریع کی خطا مین

مثاب و ماجور نہین ہو سکتا کہ خدا فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین

جز این نیست کہ قبول کرتا ہو خدا پرہیزگارون سے

اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام حدیث مرد سارق عامہ مین ہے

کہ اوسنے ایک نان پز کی دکان سے دو روٹیان اور انار بیچنے والے کے

دو انار چرائے پھر روٹیان اور دونو انار ایک مریض کو دیا جب

جناب صادق علیہ السلام نے اوسپر اعتراض کیا تو کہنے لگا کہ خدا فرماتا

ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ۔ جب مین نے دو

جو شخص لاوے کوئی نیکی تو اوسکے لئے دس مثل اوسکے ہین

روٹیان چرائین تو دو گناہ ہوئے اور جب دو انار چرائے تو دو گناہ

ہوئے اور جب مین نے ہر ایک کو راہ خدا مین تصدق کیا تو چالیس نیکیان

حاصل ہوئین اور چالیس نیکیون سے چار نیکیان کم ہو گئین بسبب چار گناہون

کے اور باقی رہین چھتیس نیکیان پس فرمایا جناب صادق علیہ السلام

نے کہ تیری مان تیرے ماتم مین بیٹھے کیا تو نے نہین سنا ہے کہ خدا

فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین ۔ جب تو نے دو روٹیان

جز این نیست کہ قبول کرتا ہو خدا پرہیزگارون سے

چرائین تو دو گناہ ہوئے اور جب دو انار چرائے تو دو گناہ

ہوئے اور جبکہ تو نے اونکو بغیر اجازت اونکے مالک کی خیر کر دیا تو

چار گناہ اضافہ کئے چار گناہ مین نہ یہ کہ چالیس نیکیون سے چار گناہ

حاصل کئے تا آخر حدیث ۔ اور یہی وجہ ہے جو قد مارا امامیہ نے

حدیث من اجتہد فاخطاء فلہ اجر واحد کو قبول نہین کیا بلکہ

جو شخص اجتہاد کرے اور خطا کرے تو اوسکے لئے ایک اجر ہے

کہ یہ افترا ہے اور عمل اونکا خلاف اس حدیث موضوع کے تھا اور اون

لوگون نے اجماع کیا تھا اسپر کہ مجتہد مخطی فاسق ہے چنانچہ فرمایا ابو جعفر طوسی

رحمہ اللہ نے عدۃ الاصول بحث اجتہاد مین بعد بیان اقوال در باب مجتہد

مخطی کے والذی اذھب الیہ وھو مذھب جمیع شیوخنا المتکلمین

وہ امر جو موافق میرے مذہب کے ہے اور وہی مذہب ہمارے تمام شیوخ متکلمین کا

من المتقدمین والمتاخرین وھو الذی اختارہ سیدنا المرتضی رحمہ اللہ

متقدمین اور متاخرین سے اور اوسکو اختیار کیا ہمارے سید مرتضی رحمہ اللہ نے

والیہ کان یذھب شیخنا ابو عبد اللہ ان الحق فی واحد

اور وہی مذہب تھا ہمارے شیخ ابو عبد اللہ المفید کا کہ حق ایک ہی ہے

وان علیہ دلیلا من خالفہ کان مخطئًا فاسقا ۔

اور اوسپر دلیل ہے جو مخالفت کرے اوسکی وہ خطار کار اور فاسق ہے

پس وہ حضرات بلکہ تمام شیعہ در واقع ارباب نصوص ہین نہ ارباب اجتہاد فرمایا علامہ محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ نے شرح دیباچہ من لایحضر لوامع مین کہ اکثر علمائے سلف قول صدوق کو نص حضرات جانتے ہین چونکہ ارباب نص سے ہین اور اجتہاد غیر نص کو جائز نہین جانتے پھر لکھتے ہین کہ صدوق اپنے پدر کے رسالہ کو بمنزلۂ نص جانتے تھے اسوجہ سے کہ غیر نص سے نہ لکھا تھا انتہی ۔ اور فرمایا بیان وضو مین لوامع کے کہ چونکہ متقدمین علما ہمارے ارباب نصوص تھے عبارات و روایات صحیحہ کو اپنی کتابون مین لائے ہین اور اس اعتبار سے اونکو فقیہ کہتے ہین ۔ تا اینکہ فرمایا بعد چند ورق کے کہ مین نے تتبع کیا ہے کہ جہان فروع مین عقل سے کام لیا ہے بہت بحث اوسمین وارد ہوتی ہے اور اکثر جگہین بدیہی البطلان ہین تا اینکہ فرمایا کہ اس قسم

کے استدلالات طریقۂ شیعہ نہین ہے طریقۂ سنیان ہے اور ہم لوگ ارباب نص ہین تا اینکہ فرمایا کہ غرض اس طول سے یہ ہے کہ ظاہر ہو کہ جو ضرر کہ مذہب شیعہ کو پہونچا ہے وہ متابعت علمائے عامہ سے پہونچا ہے اور ہمیشہ شیعہ ارباب نصوص رہے ہین اور اخبار متواترہ وارد ہین کہ جائز نہین ہے اس قسم علتہائے عقلی کو مسائل مین راہ دینا کہ ایک پارہ قیاس کیطرف اور ایک پارہ استحسان کی طرف پھرتے ہین اور امثال ان مزخرفات کا ہے پھر علما شیعہ کو اونکے طریقہ پر چلنے کی وجہ بیان کی ہے کہ بغرض الزام اونکے ایسا کیا اور ابو حنیفہ وشافعی وغیرہما کے اقوال کو لکھا پھر لکھتے ہین کہ ایسا ہی کتب شیخ و محقق و علامہ سے ظاہر ہوتا ہے انتہی اور آئندہ نیز آتا ہے کہ جناب شیخ مفید و سید مرتضیٰ و شیخ ابو جعفر طوسی رحمہم اللہ بھی منجملۂ قدما منکرین اجتہاد سے ہین اور کیونکر ایسا نہو کہ اونکے امام جناب امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے اوس مفتی کو پہونچا ہو کہ مصیب ہے یا مخطی مذمت کی ہے جیسا کہ نہج البلاغہ مین ہے اور تمام اخبار جواز اجتہاد مطلق کی سخت تکذیب کی ہے ۔ چنانچہ کتاب غیبۂ نعمانی مین ہے ۔ قال امیر المومنین و اصدق الصادقین

فرمایا امیر المومنین اور اصدق الصادقین نے

رد اجتہاد خطبہ امام علیؑ

فی خطبتہ المشہورۃ الّتی رواہا الموافق والمخالف

اپنے اوس خطبۂ مشہورہ میں جسکی روایت کی ہے موافق ومخالف دونونے

اور یہ خطبہ طویل ہے اسی میں فرماتے ہیں ثم اعجب من ھذا ادّعاء

پھر عجب تر ہے اس سے دعوی کرنا

ھولاء القوم العُمی انّہ لیس فی القرآن علم

ان بہرون اور اندھون کا کہ نہیں ہے قرآن میں علم

کل شیٔ من صغیر الفرایض وکبیرھا ودقیق

ہر چیز کا چھوٹے اور بڑے فرایض سے اور حقیر وبزرگ

الاحکام والسّنن وجلیلھا وانّھم لمّا لم

احکام اور سنتون سے اور جبکہ نہ پایا اونہون نے

یجدوہ فیہ احتاجوا الی القیاس والاجتہاد

اوسکو قرآن میں تو احتیاج ہوئی اونکو قیاس اور اجتہاد کی

فی الرّائ والعمل فی الحکومۃ بہما وافتروا علیٰ

رائے اور عمل میں کہ اون دونوں سے حکم لگاویں اور افترا کیا جناب

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ الکذب والزّور بانّہ

رسول خدا پر اور جھوٹ باندھا اور دروغ کہا کہ حضرت نے

حدیث معاذ بن جبل کا رد

اباحہم الاجتہاد واطلق لہم ما ادّعوہ علیہ

مباح کیا اونکے لئے اجتہاد کو اور مطلق العنان کر دیا اونکو اوس دعوی میں جو حضرت پر کرتے ہیں

لقولہ لمعاذ بن جبل واللہ یقول وانزلنا

بسبب قول اوس جناب کے معاذ بن جبل سے حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ نازل کی ہمنے

الیک الکتاب تبیانًا لکلّ شیٔ ویقول ما فرّطنا فی

طرف تیرے کتاب جس میں بیان ہے ہر چیز کا اور فرماتا ہے نہیں چھوڑی ہمنے

الکتاب من شیٔ ویقول کلّ شیٔ احصیناہ فی کتاب مبین ویقول وکلّ شیٔ احصیناہ

کتاب میں کوئی چیز اور فرماتا ہے کہ ہر چیز شمار کی ہمنے کتاب بیان کنندہ میں اور فرماتا ہے کہ ہر چیز شمار کر دی ہمنے

کتابا ویقول قل ان اتبع الّا ما یوحیٰ الیّ ویقول وان احکم بینہم بما انزل اللہ

کتاب میں اور فرماتا ہے کہ کہہ نہیں پیروی کرتا میں مگر اوسکی جسکی وحی آتی ہے مجھپر اور فرماتا ہے کہ حکم کر درمیان اونکے ساتھ اوس چیز کے جو نازل کیا خدانے

فمن انکر انّ شیئًا من امور الدّنیا والآخرۃ واحکام

پس جو شخص انکار کرے اوس سے کہ کوئی چیز امور دنیا وآخرت اور احکام

الدّین وفرائضہ وسننہ وجمیع ما یحتاج الیہ

دین اور اوسکے فرایض وسنتون سے اور تمام وہ جسکی احتیاج ہوتی ہے

اہل الشریعۃ لیس موجودًا فی القرآن الّذی قال اللہ

شریعت والون کو نہیں موجود ہے اوس قرآن میں جسکے باب میں خدانے فرمایا ہے

عزّ وجلّ فیہ تبیانًا لکلّ شیٔ فہو رادّ علی اللہ تعالیٰ

کہ اوسمین بیان ہے ہر چیز کا تو وہ ردّ کرنے والا ہے خدا کے

قولہ ومفترٍ علی اللہ الکذب وغیر مصدّق بکتابہ

قول کا اور مفتری ہے خدا پر اور جھوٹا ہے اور نہین تصدیق کنندہ ہے اوسکی کتاب کا

باانیکہ فرمایا حضرت نے ولو امتثلوا امر اللہ

اور اگر فرمانبرداری کرتے حکم خدا کی

عزّ وجلّ فی قولہ ولو ردّوہ الی الرّسول و الیٰ اولی

اوسکے قول مین جو فرماتا ہے کہ اگر پہیرتے اوسکو طرف رسول اور طرف

الامر منہم لعلمہ الّذین یستنبطونہ منہم

اپنے صاحبان حکم کے تو جانتے اوسکو وہ لوگ جو استنباط کرتے ہین اونہین سے

وفی قولہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

اور جو فرماتا ہے پس سوال کرو اہل ذکر سے اگر نہین جانتے

لاوصلہم اللہ الی نور الہدی وعلّمہم مالم یکونوا

تو پہونچاتا اونکو خدا نور ہدایت تک اور تعلیم کرتا اونکو وہ جسے نہین

یعلمون واغناہم عن القیاس والاجتہاد فی الرّای

جانتے اور غنی کر دیتا اونکو قیاس اور اجتہاد سے رائے مین

وسقط الاختلاف الواقع فی احکام الدّین الذی تدیّن

اور جاتا رہتا وہ اختلاف جو واقع ہے احکام دین مین جسکے مسائل ہین

بہ ائمّۃ الضّلال ویجیز ونہ بینہم ویدّعون علی النبی صلی

اماں ضلالت کہ روا رکھتے ہین اجتہاد کو درمیان اپنے اور جھوٹہ باندھتے ہین جناب

اللہ علیہ وآلہ الکذب انّہ اطلقہ واختارہ والقرآن یحظرہ

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر کہ حضرت نے اجتہاد کو اور جھوٹ باندھا اور اوسکو پسند کیا حالانکہ قرآن حرام کرتا ہو

وینہی عنہ حیث یقول جلّ وعزّ ولو کان من عند

اور منع ہے اوس سے کہ خدا فرماتا ہے کہ اگر ہوتا پاس سے

غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافًا کثیرًا ویقول ولا تکونوا

غیر خدا کے تو پاتے اوسمین بہت اختلاف اور فرماتا ہے کہ نہو مثل اون لوگونکے

کالّذین تفرّقوا واختلفوا من بعد ما جاءہم البیّنات

جو متفرق ہوے اور اختلاف کیا بعد اوسکے کہ آئیں پاس اون کے دلیلین

ویقول واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرّقوا وآیات

اور فرماتا ہے کہ پکڑو رسیمان خدا کو سب اور نہ متفرق ہو اور آیات خدا

اللہ فی ذمّ الاختلاف والفرقۃ اکثر من ان تحصیٰ

مذمت مین اختلاف اور تفرقہ کے زیادہ اوس سے ہین جو شمار ہو سکین

وانّ بالاختلاف والفرقة فی الدّین هو الضلال

اور اختلاف اور تفرقہ دین میں وہی ضلالت ہے

ویجیزونه ویدّعون علی رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وآله

کو روا رکھتے ہیں اجتہاد کو اور مدعی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر کہ

انّه اطلقه واجازه افتراءً علیه وکتاب اللّٰه عزّ وجلّ

حضرت نے چھوڑ دیا اجتہاد واسطے سب کے اور جائز کیا ہے اور یہ افترا ہے اوس جناب پر

یحظره وینهی عنه بقوله ولا تکونوا کالّذین تفرّقوا و

درحالیکہ کتاب خدا حرام کرتی ہے اوسکو اور مانع ہے اوس سے کہ فرماتا خدا کہ نہو مثل اون لوگوں کے

اختلفوا۔ فایّ بیان اوضح من هذا البیان وایّ حجّة

جو متفرق ہوئے اور اختلاف کیا پس کونسا بیان واضح تر ہے اس بیان سے اور کونسی حجت و دلیل ہے

للخلق علی اللّٰه بعد هذا الایضاح والارشاد

خلق کے لئے خدا پر بعد اس ایضاح اور ارشاد کے

نعوذ باللّٰه من الخذلان ومن ان یکلنا الی

پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ خدا کے خذلان سے اور اس سے کہ خدا چھوڑ دے ہمکو

نفوسنا وعقولنا واجتهادنا وآرائنا فی دیننا

ہمارے نفوس اور عقلوں اور ہمارے اجتہاد اور ہماری رائے پر ہمارے دین میں

ونسأله ان یثبّتنا بالقول الثابت علی ما هدانا له

اور سوال کرتے ہیں ہم خدا سے کہ ہمیں ثابت و قائم رکھے اوس قول پر جسپر ہماری ہدایت کی ہے اور

ودلّنا علیه وارشدنا الیه من دینه والموالاة

رہنمائی کی ہے ہماری اوسپر اور جسکی راہ دکھائی ہے ہمکو اپنے دین سے اور محبت ہمارے اپنے

لاولیائه والتمسّك بهم والاخذ عنهم والعمل بما

اولیا کے اور تمسک ساتھ اونکے کریں ہم لیں اونہیں سے اور عمل کریں اوس پر

امروا به والانتهاء عمّا نهوا عنه حتّی نلقاه عزّ وجلّ

جسکا حکم اونحضرات نے دیا ہو اور باز رہیں اوس سے جسکو اونہوں نے منع کیا ہو تا آنکہ

علی ذالك غیر مبدّلین ولا شاکّین ولا متقدّمین

ملاقات کریں ہم خدا سے اسی حال پر نہ بدل جائیں اور نہ شک کریں اور نہ اونحضرات کے آگے بڑھیں

لهم ولا متأخّرین عنهم فانّ من تقدّمهم مرق ومن

اور نہ اون سے پیچھے ہٹیں کیونکہ جو آگے بڑھا اون سے وہ دین سے نکلا اور جو پیچھے ہٹا

تخلّف عنهم غرق ومن خالفهم محق ومن لزمهم لحق

اون سے وہ غرق دریائے ہلاکت ہوا اور جو مخالف ہوا اونکا وہ ہلاک ہوا اور جسنے پکڑا اونکو وہ ملحق ہوا

وکذالك قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله فیهم

اور ایسا ہی فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اونکے باب میں

اور جبکہ اس حدیث طویل سے وجوہ اجتہاد و حالت مجتہدین شریعت معلوم ہوئی کہ بنا اونکے اجتہاد کی اسپر تھی کہ اہلبیت رسول سے استغنا ہو جائے اور پھر کسی مسئلہ شریعت مین اونکی ضرورت ہی باقی نرہے تو اسیطرح تقلید مطلق بھی ایسے اجتہاد کی بضرورت ترویج اجتہاد مذکور ضروری ہوئی ہر چند کوئی اصل اصول دین کی بگڑے یا بنے مگر جن لوگون نے اجتہاد باآرائے اور اوسکی تقلید کو قبول نکیا اور واجب الاطاعہ والتقلید کیلیے واجب العصمہ کا ہونا اہلبیت رسول مین منسوط سمجھا اونون نے کوئی اصل اپنے اصول اسلام کی نہ بگاڑی اور سمجھ لیا کہ اخذ احکام دین آیہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
پس سوال کرو اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو
بعد جناب رسول منحصر اہل ذکر عالم قرآن امیر المومنین اور اونحضرات کے اہلبیت معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر کیونکہ مسلمات فرقہ ناجیہ امامیہ سے ہے کہ عمل برگزیدگان اصحاب نبی و امام کا اونحضرات کی زمان حضور مین تقلید پر محض یعنی قبول روایت تھا کیونکہ اوس زمانہ مین نہ تو اصطلاحات جدیدہ اجتہاد و تقلید کی ضرورت تھی اونہ جاری تھے اور سارے اخبار مین وارد ہیں متقدمین امامیہ اوائل غیبت

کبریٰ کے ارباب نصوص و اہل حدیث تھے اور اجتہاد غیر نص کو جائز نہ جانتے تھے اور مدلول اخبار سے تجاوز نہ کرتے تھے اور اسی وجہ سے نزدیک قدما کے قول علی بن بابویہ اور محمد بن بابویہ صدوق مؤلف کتاب من لایحضرہ الفقیہ رحمہما اللہ جو دو نو بزرگوار اخباری تھے جب حدیث نملتی تھی بمنزلہ حدیث جانا جاتا تھا جیسا کہ بحار مین اسکی تصریح ہے اور وہ حضرات قدما کے اصولیین دو گروہ تھے اور یہ دو باب اجتہاد دونو گروہ اپنے طریق کتابی مین عدم جواز تقلید غیر معصوم پر متفق تھے ایک وہ گروہ اصولیین کا ہے جو تقلید غیر معصوم کو اس راہ سے ناجائز جانتا تھا کہ وہ لوگ اجتہاد کو شریعت مین ہر فرد امامیہ پر جائز نجانتے تھے منجملہ اونکے شیخ اقدم شیخ مفید رحمہ اللہ ہین چونکہ کچھ قبل اونکے طریقہ اجتہاد باطل شیعون مین جاری ہو چلا تھا جیسا کہ کتاب الغیبۃ بحار باب ذکر المذمومین
اب ذکر ان مذموم لوگون
الذین ادعوا النیابۃ والسفارۃ کذبا و افتراء -
کا جنھون نے جھوٹا دعوی نیابت و سفارت امام زمانہ کا کیا از راہ افترا کے
اور جابجا ے دیگر سے ظاہر ہوتا ہے اور منجملہ قائلین رائے وقیاس کے ابن جنید حلیہ مجتہد تھے ہر چند کہا جاتا ہے کہ وہ تائب ہوے عمل رائے

وقیاس سے لہذا امام زمان علیہ السلام نے خبر دی اون لوگون کی
طریقۂ فاسدہ کی باوجود غیبت کبری واقع ہونے کے شیخ مفید علیہ
الرحمہ کو جیسا کہ کتاب احتجاج طبرسی مین ہے اور اوسی سے بحار
ونجم ثاقب فارسی مین مع ترجمہ مذکور ہے اور بعض الفاظ اوس توقیع
شریف کے یہ ہین نحن وان کنّا ثاوین بمکاننا النّائی عن مساکن
ہم اگرچہ ساکن ہین اپنے مکان مین جو دور ہے مساکین
الظّالمین فانّا یحیط علمنا بانبائکم ولا یعزب عنّا
ظالمین سے پس بر ستیکہ علم ہمارا محیط ہے تمہاری خبرون پر اور نہین مخفی رہتی ہم سے
شئ من اخبارکم ومعرفتنا بالزّلل الّذی اصابکم
کوئی چیز تمہاری خبرون سے اور ہم واقف ہین اوس لغزش سے جو تم لوگون کو پہونچی
مذ جنح کثیر منکم الی ما کان السّلف الصّالح
جب سے مائل ہوے بہت لوگ تمہارے طرف اوس روش کے جس سے سلف صالح
عنہ شاسعًا ونبذوا العھد الماخوذ منھم وراء
دور تھے اور ڈال دیا اونہون نے اوس عہد کو جو لیا گیا تھا اون سے پس
ظھورھم کانّھم لا یعلمون وانّا غیر مھملین لمراعاتکم
پشت اپنے گویا کہ وہ لوگ نہ جانتے تھے اور ہم تمہاری مراعات مین اہمال نہین کرتے

ولا ناسین لذکرکم ولولا ذالک لنزل بکم
اور نہ یاد تمہاری ہمنے بھولا دی ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو نازل ہوتی تمپر
اللّاواء واصطلمکم الاعداء فاتّقوا اللہ جلّ جلالہ
بلاے سخت اور بیخ کنی کرتے تمہاری دشمنان پس ڈرو خداے جل جلالہ سے
اور اس توقیع شریف مین جو فرمایا ہے کہ ڈال دیا اونہون نے
اوس عہد کو جو لیا گیا تھا اونسے پس پشت اپنے ظاہر امراد اس سے
اوس رسالۂ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے جنکی طرف
مذہب اہلبیت منسوب ہوا اور شیعہ مسمی بجعفریہ ہوئے جیسا کہ سید
اسماعیل حمیری رحمہ اللہ شاعر نے اپنے قصیدۂ رائیہ مین کہا ہے
تجعفرت بسم اللہ واللہ اکبر اور رسالۂ مذکورہ عہد و وصیت
جعفری ہوگیا مین نام خدا کے خدا بزرگتر ہے
ہے جناب صادق علیہ السلام کی جسکو حضرت نے اپنے بعض شیعہ
کے پاس خود لکھکر بھیجا ہے اور اتبدار روضۂ کافی مین تین سندون
سے نقل کیا ہے اور روضۂ کافی مع بعض شرح کے تحف العقول
کے ساتھ طہران مین چھپ چکی ہے ۔ حفص موذن جو ایک راوی
اس عہدنامہ کا ہے اور موذن علی بن یقطین تھا جیسا کہ رجال

کبیر سیر را مین ہے وہ کہتا ہے کہ لکھا حضرت نے اس رسالہ کو اور
بھیجا پاس اپنے بعض اصحاب کے اور حکم دیا کہ اسکو پڑہا کرین اور
نظر غور دیکھا کرین اور بار بار ملاحظہ کرین اور اوسپر عمل کرین پس اصحاب
حضرت کے اوس عہدنامہ کو گھر مین اپنی جائے نماز مین رکھتے تھے
پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے تو اوسے دیکھا کرتے تھے اور
اس عہدنامہ مین حضرت نے اپنے شیعون کو مخصوص رائے وقیاس
واجتہاد سے سخت ممانعت کی ہے اور عمل احادیث کی تاکید فرمائی
ہے اور سبکا نقل کرنا خالی از طول نہین ہے مگر بقدر ضرورت محض
چند جملون پر قناعت کیجاتی ہے فرمایا اے گروہ ناجیہ اے گروہ مرحوم
وعليكم بآثار رسول الله وسنته وآثار
لازم ہو حدیثون کو رسول خدا کے اور سنت کو حضرت کے اور حدیثون کو
الأئمة الهداة من اهلبيت رسول الله صلى الله عليه
ائمہ ہدیٰ کے اہلبیت رسول سے اور سنتون کو اونحضرات کے بعد جناب رسول
وآله من بعده وسنتهم فانه من اخذ بذالك فقد اهتدى
صلی اللہ علیہ وآلہ کے کہ بدرستیکہ جو اسکو عمل مین لاویگا تو ہدایت پاویگا

ومن ترك ذالك ورغب عنه ضل لانهم هم
اور جو اسکو چھوڑ دیگا اور اوس سے روگردانی کریگا تو گمراہ ہوگا اسلیے کہ وہ حضرات وہ ہین
الذين امر الله بطاعتهم وولايتهم وقد قال
کہ حکم دیا ہے خدا نے اونکی طاعت و ولایت کا اور فرمایا
ابونا رسول الله صلى الله عليه وآله المداومة
ہمارے پدر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مداومت کرنا
على العمل في اتباع الآثار والسنن وان قل
کسی عمل پر پیروی مین حدیثون اور سنتون کے ہر چند کم ہو
ارضى لله في العاقبة من الاجتهاد في البدع
زیادہ راضی رکھنے والا ہے خدا کا عاقبت مین اجتہاد سے نئی باتون مین
واتباع الاهواء الا ان اتباع الاهواء و
اور پیروی سے خواہشہائے نفسانی کے آگاہ ہو کہ پیروی کرنا خواہشہائے نفسانی کی
اتباع البدع بغير هدى من الله ضلال
اور پیروی کرنا نئی باتون کی بغیر ہدایت خدا کی جانب سے گمراہی ہے
وكل ضلالة بدعة وكل بدعة في النار
اور ہر گمراہی نئی بات ہے اور ہر نئی بات جہنم مین ہے

اور اسی وجہ سے شیخ مفید رحمہ اللہ نے ابن جنید سابق الذکر قائل رائے و قیاس پر رد لکھی ہے جیسا کہ مصنّفات مفید رحمہ اللہ مین

کتاب النّقض علی ابن الجنید فی اجتہاد الرّای

کتاب رد ابن جنید پر اجتہاد رائے مین

کو بھی علماء نے ذکر کیا ہے اور منجملہ مصنّفات شیخ مفید رحمہ اللہ کے رجال کبیر میرزا مطبوعہ ایران ۱۳۰۶ ہجری صفحہ (۳۱) مین یہ کتاب بھی نقل کی ہے کتاب مقابس الانوار فی الرّد علی اہل الرّد علی اہل الاخبار

کتاب مقابس الانوار رد مین اون لوگون کے جو رد کرتے ہین اہل اخبار پر

ہر چند نسخہ رجال نجاشی چھاپ بمبئی اور نسخہ لولوہ موجودہ چھاپ ایران مین لفظ علی اہل الرّد کو ساقط کیا ہے جو تحریف اہل مطابع پر محمول ہے اور منتہی المقال و روضات الجنّات مین کتاب مذکور کو نقل ہی نہین کیا کیونکہ جو شخص ردّ اجتہاد کرے اوس سے رد اہل اخبار بعید ہے۔ اور جلد نہم بحار باب علمہ و انّ النّبی صلّی اللہ علیہ و آلہ علّمہ الف باب

باب علم امیر المومنین مین اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے تعلیم کیا اوس جناب کو ہزار باب۔

مین فرماتے ہین قال الشیخ المفید قدّس اللہ روحہ قد تعلّق قوم

فرمایا شیخ مفید رحمہ اللہ نے کہ استدلال کیا ہے ایک گروہ

من ضعفۃ العامّۃ بہذا الخبر علی صحّۃ الاجتہاد و القیاس

ضعفا سنیان نے اس خبر سے صحت اجتہاد اور قیاس پر

فاجاب من ذالک بوجوہ ثم ذکر فی تاویل الخبر وجوھًا

اس جواب دیا شیخ مفید نے اسکا چند وجوہ سے پھر ذکر کیا تاویل خبر مین چند وجوہ کو

پھر نقل کیا علامہ مجلسی نے بعض وجوہ شیخ مفید علیہ الرحمہ کو تاویل خبر مین اور چونکہ ردّ اجتہاد مناسب مجلد مذکور بحار کے نتہا اوسکو ترک کیا پھر فرمایا بعض وجہ تاویل خبر مین کہ موئید ہے اس تاویل کے روایت موسی بن بکر کی جناب صادق علیہ السلام سے فرمایا کلّما غلب اللہ

کل وہ چیز غالب آئی خدا

علیہ من امر فاللہ اعذر بعبدہ ثم قال ہذا من الا

ہر امر سے تو خدا زیادہ معذور رکھنے والا ہے اپنے بندہ کو پھر فرمایا جناب صادق ع نے کہ یہ ام

بواب التی یفتح کلّ باب منہا الف باب —

اون ابواب سے ہے کہ کھلتے ہین ہر باب سے اونکے ہزار باب۔

پھر فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے والظّاہر انّ المراد انّہ

اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ تعلیم کیا جناب رسول

علامہ مجلسی اور ان کا اجتہاد
شیخ مفید اور ان کا اجتہاد

علمہ الف نوع من انواع استنباط العلوم یستنبط من کل منہا

نے امیر المومنین کو ہزار قسم اقسام استنباط علوم مستنبط ہوتے ہیں ہر ایک سے

الف مسئلۃ او الف نوع والاجتہاد انما یمنع لو کان بناء

او سکے ہزار مسئلے یا ہزار قسم اور اجتہاد جو نہیں ہے کہ اوسوجہ سے منع ہے کہ وہ بنا اوسکی

علی الظن فاما اذا علم الرسول کیفیۃ الاستخراج

ظن پر ہوتی ہے لیکن جبکہ تعلیم کیا جناب رسول خدا نے کیفیت استخراج کو

علی وجہ یحصل العلم بحکمہ تعالی فلیس من الاجتہاد

ایسے طریقہ سے کہ حاصل ہو علم حکم خدا میں تو وہ اجتہاد نہیں ہے کسی

فی شیٔ **مؤلف** کہتا ہے کہ مقصود علامہ مجلسی رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ اجتہاد

ظنی جو مبنی اشتال سے ان احادیث کے کسی کیلئے جائز نہیں ہے کہ ائمہ علیہم

السلام کیلئے خدا نے بہت سے طریقے علم حاصل کرنے کے ہیں اسطرح

وہ حدیث ہے جو کافی و تہذیب میں ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے

خدمت جناب صادق علیہ السلام میں عرض کیا کہ مجھے لغزش ہوئی

اور ناخن میرا شکستہ ہو گیا اور میں نے اونگلی پر دوا لگائے ہے۔ تو وضو

کیونکر کروں فرمایا حضرت نے یعرف ہذا واشباہہ من

جانا جاتا ہے یہ اور امثال اسکا

کتاب اللہ عزوجل قال اللہ تعالی ما جعل علیکم فی الدین

کتاب خدا سے فرمایا خدا نے نہیں قرار دی خدا نے تمپر دین میں کوئی تنگی

من حرج امسح علیہ۔ اور اس آیہ و حدیث کے معنی میں غور کرے

مسح کر اوسپر

آیہ افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ

آیا پس تدبر نہیں کرتے قرآن میں اور اگر ہوتا اوس سے غیر خدا کے ہر آئینہ

لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ۔ دو امروں میں تدبر کی ضرورت

پاتے اوس میں اختلاف کثیر

ہے اول آیۂ حرج سے مستنبط ہونا امثال مسئلہ مذکورہ حدیث

کا قرآن سے۔ اور اسمیں مثل دیگر آیات و اخبار کے خبر ہے کہ قرآن

میں ہر امر صغیر و کبیر شریعت اور تمام نے موجود ہے جنکا استنباط

قرآن سے ہو سکتا ہے نہ یہ کہ ہر آیت سے استنباط کا علم دیا گیا ہے جسطرح تفسیر

آیہ لو ان قرآنا سیرت بہ الجبال میں خبر دی ہے ان فی

کتاب اللہ لآیات ما یراد بہا امر الا ان یاذن اللہ بہ

قرآن میں چند آیات ہیں کہ نہیں ارادہ کیا جاتا ہے بذریعہ اونکے کسی امر کا لیکن خدا اوسکی اجازت دے

دوم قرآن سے استنباط میں کسکے استنباط پر عمل جائز ہے اور اوسکا حکم

مذکور میں ذکر نہیں ہے اسوجہ سے کہ وہ آیات و احادیث کثیرہ دیگر میں

مصرح ہے یہاں مخصوص اوسکو بیان کی ضرورت تھی چنانچہ بعد آیہ گذشتہ

افلا یتدبرون سورۂ نسا میں خدا فرماتا ہے واذا جاءہم امر من

اور جبکہ آتا ہے کوئی امر پاس اون کی

الامن اوالخوف اذاعوا به ولوردّوه الی الرّسول والی

امنی یا خوف کا تو فاش کرتے ہین اوسکو اور اگر پھیرتے اوسکو طرف رسول کے اور

اولی الامر منہم لعلمہ الّذین یستنبطونہ منہم۔

اپنے صاحبان حکم کے تو جانتے اوسکو وہ لوگ جو استنباط کرتے ہین اون مین سے۔

اس آیہ کی تفسیر بحوالہ کمال الدّین تفسیر صافی مین امام محمد باقر علیہ السّلام

سے اسطرح منقول ہے فرمایا من وضع ولایۃ اللہ واھل استنباط

جو شخص رکھے ولایت خدا کو اور استنباط

علم اللہ فی غیر اھل الصفوۃ من بیوتات

علم خدا کرنے والون کو غیر اہل پاکیزگی مین خاندانے

الانبیاء فقد خالف امر اللہ عزّوجل وجعل الجہال و

انبیاء سے تو اوسنے مخالفت کی حکم خدا کی اور قرار دیا جاہلوں کو

لاۃ امر اللہ والمتکلّفین بغیر ھدی زعموا انّھم

حاکم امر خدا کا اور بناوٹ کرنے والون کو بغیر ہدایت کے گمان کیا کہ وہ لوگ

اھل استنباط علم اللہ فکذبوا علی اللہ وزاغوا عن

علم خدا کے استنباط کرنے والے ہین پس جھوٹھ باندھا خدا پر اور پھر گئے

وصیّۃ اللہ وطاعتہ فلم یضعوا فضل اللہ

وصیت وطاعت خدا سے کہ نہین رکھا فضل خدا کو

حیث وضعہ اللہ تبارک وتعالی فضلوا واضلّوا اتباعھم

جسجگہ خدا نے رکھا ہے پس گمراہ ہوئے اور گمراہ کیا اپنے پیرو ان کو

فلا تکون لھم یوم القیامۃ حجۃ۔ اور تفسیر برہان مین تفسیر

پس نہ ہوگی اونکے لیے بروز قیامت کوئی حجت۔

عیاشی سے حدیث امام رضا علیہ السلام مین ہے فرمایا بل کان

بلکہ تھا

الفرض علیہم والواجب لہم من ذالک الوقوف عند التحیر

فرض اون پر اور واجب اونکے لئے۔ ایسے امر مین کہ توقف کرین وقت حیرت کے

وردّ ما جھلوہ من ذالک الی عالمہ ومستنبطہ لانّ

اور پھیرین جسکو نہ جانین اوس امر سے طرف اوسکے عالم اور استنباط کرنے والے کے اسلئے کہ

اللہ یقول فی محکم کتابہ ولو ردّوہ الآیہ یعنی آل محمّد وھم

خدا فرماتا ہے اپنے محکم کتاب مین کہ اگر پھیرتے اسکو تا آخر آیہ مراد اس سے آل محمد ہین

الّذین یستنبطون من القرآن ویعرفون الحلال والحرام

اور وہی وہ لوگ ہین جو استنباط کرتے ہین قرآن سے اور جانتے ہین حلال وحرام کو

وھم الحجۃ للہ علی خلقہ۔ اور تفسیر برہان مین قریب مضمون

اور وہی حجت ہین خدا کے اوسکی خلق پر

اسکے ایک حدیث طویل صادق کی کتاب اختصاص مفید سے بھی نقل کی

ہے اور جلد نوزدہم بحار و وسائل مین کتاب محاسن سے حدیث دیگر اس

غیر معصوم استنباط نہیں کر سکتا

معنی مین منقول ہے جسمین بکمال صراحت فرمایا ہے کہ علم قرآن مختص
ہے ائمہ علیہم السّلام سے اور لوگون کو چاہیئے کہ استنباط کرین اوسکے
معنی مین اوسکے مخطرات سے نہ اپنی نفسون سے کہ غیر اوسکے مخطرات کا نہ کبھی
استنباط کر سکتا اور نہ اوسکی تاویل پر قادر ہو سکتا اور کتاب الغیبۂ نعمانی
ادس خطبۂ امیر المومنین مین ہے جسکو موالف ومخالف دونو نے
نقل کیا ہے فرمایا ولو امتثلوا امر اللہ عزّ وجل فی قولہ و
اگر فرمانبرداری کرتے امر خدا کی اوسکے قول مین جو فرماتا ہے
ولو ردّوہ الآیۃ وفی قولہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اگر پھیر دیتے اوسکو آخر آیہ اور جو فرماتا ہے کہ سوال کرو اہل ذکر سے اگر نہین جانتے
لاوصلھم اللہ الی نور الھدیٰ وعلّمھم ما لم یکونوا یعلمون
تو پہنچاتا اونکو خدا تا نور ہدایت اور تعلیم کرتا اونکو اوسے جسکو نہ جانتے تھے
واغناھم عن القیاس والاجتھاد فی الرّائے الحدیث
اور غنی کر دیتا اونکو قیاس اور اجتہاد سے رائے مین اور یہ خطبہ طویل ہے
اور احادیث اس باب مین بہت کثیر ہین جسقدر بیان ہوئین اونمین
کفایت ہے یہ تو جملہ معترضہ تھا کتاب منیۃ المرتاد فی ذکر نفاۃ الاجتہاد

مین بہت سی عبارات شیخ مفید علیہ الرّحمہ ودیگر قدماء کی ردّ اجتہاد
مین مل سکتی ہین اور علماء مخالفین سے بطلان اجتہاد مین اونکے
مناظرات منقول ہین منجملہ اونکے روضات الجنات چاپ ایران حال
جناب مفید مین بھی ایک مناظرہ اونکا بطلان اجتہاد مین لکھا ہے اور
جناب سیّد مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ نے جو اخبار آحاد پر عمل نہین
کرتے اپنے رسالہ محکم ومتشابہ مین حدیث امیر المومنین علیہ السّلام
کی تفسیر نعمانی سے نقل کی ہے جیسا کہ وسائل مین ہے اور اس حدیث
مین مبالغہ فرمایا ہے ردّ اجتہاد مین کہ اوس سے زیادہ کمتر کسی حدیث
مین ہوگا اور تفسیر نعمانی کتاب القرآن بحار کے ایک باب مین داخل ہے
اور کل مجلدات بحار طہران مین چھپ چکی ہین پھر شافی سیّد مرتضیٰ علیہ
الرحمہ بھی طہران مین طبع ہو چکی ہے اور جو اوسمین ردّ اجتہاد کی ہے
وہ مستغنی عن البیان ہے اسیطرح جناب شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ نے
عدّۃ الاصول مین جابجا مذمت اجتہاد کی بیان کی ہے اور کتاب
مذکور چاپ بمبئی صفحہ ۱۰۷ مین ہے فرمایا فصل اس باب مین کہ آیا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ مجتہد تھے کسی حکم مین اور آیا عقلاً اونحضرت پر اجتہاد جائز

تھا یا نہیں اور جو شخص غائب ہو حضرت سے حال زندگی میں حضرت کی
اوسکو اجتہاد جائز ہے یا نہیں اور کیا حال ہے اوسکا جو حضرت کی
خدمت میں حاضر ہو در باب جواز اجتہاد کے فرمایا اعلم ان ھذہ
المسئلۃ تسقط علی اصولنا لانا قد بینا ان القیاس والاجتہاد
مسئلہ ساقط ہے اصول پر ہم امامیہ کے اسلئے کہ ہم بیان کر چکے کہ قیاس و اجتہاد
لا یجوز استعمالھما فی الشرع واذا ثبت ذالک
جائز نہیں ہے استعمال انکا شریعت میں اور جبکہ یہ ثابت ہوا
فلا یجوز للنبی ذالک ولا لاحد من رعیتہ حاضرا
تو نہیں جائز ہے اجتہاد نبی کو اور نہ کسی شخص کو امت سے حضرت کے حاضر ہو
کان او غائبا لا حال حیاتہ ولا بعد وفاتہ استعمال
یا غائب نہ حال حیات میں حضرت کے اور نہ بعد وفات حضرت کے نہیں جائز ہے استعمال
ذالک علی حال تا اینکہ فرمایا والمعتمد ما قلناہ اولا
اجتہاد کا کسی حال میں اور معتمد وہی ہے جو ہم پہلے
من عدم الدلیل علی ورود العبادۃ بالقیاس
کہہ چکے کہ نہیں ہے کوئی دلیل کہ وارد ہوئی ہو عبادت بذریعہ قیاس

والاجتہاد فی جمیع المکلفین وعلی جمیع الاحوال
و اجتہاد کے در باب جمیع مکلفین کے اور تمام حالتوں میں
پھر فرمایا بعد از انکہ باطل کیا اوس خبر سنیان کو جسمیں ہے کہ مجتہد مصیب
کے لئے دس حسنہ ہیں اور مجتہد مخطی کے لئے ایک حسنہ ہے و
المعتمد فی ھذہ المسئلۃ ایضا ما قد منٰاہ من عدم
اور معتمد اس مسئلہ میں نیز وہی ہے جسکو ہم پیشتر بیان کر چکے کہ نہیں ہے کوئی
الدلیل علی ورود العبادۃ بالقیاس والاجتہاد و
دلیل اسپر کہ عبادۃ وارد ہو قیاس اور اجتہاد پر۔ اور
ذالک عام فی جمیع الاحوال ۔ اور فرمایا دیباچہ کتاب
ناجائز ہوا اجتہاد کا عام ہے تمام حالتوں میں
مبسوط میں اور یہ کتاب بھی طہران میں چھپ گئی ہے فرمایا کہ میں برابر
سنتا ہوں اپنے فقہاء مخالفین سے کہ حقیر شمار کرتے ہیں فقہ کو
ہم امامیہ کے اور نسبت دیتے ہیں فقہاء امامیہ کو طرف قلۃ فروع
و قلۃ مسائل کی اور کہتے ہیں کہ وہ لوگ اہل حشو و مناقضہ ہیں (یعنی
اسوجہ سے قابل التفات نہیں ہیں) کیونکہ جو نفی قیاس و اجتہاد
کرے اوسی راہ نہیں ہے طرف کثرت مسائل کے اور نہ راہ

ہے شقوق نکالنے کی اصول سے اسلیئے کہ اکثر علم فروع ماخوذ ہے
انہین دو طریقون سے اور یہ جہالت ہے اون مخالفین کی ہمارے
مذہب سے اور کمی تامل ہے اونکی ہمارے اصول مین اور اگر دیکھین
وہ ہمارے اخبار و فقہ کو تو جانین کہ جتنے مسائل اون لوگون نے ذکر
کئے ہین وہ موجود ہین ہمارے اخبار مین اور منصوص علیہ ہین ہمارے
اون ائمہ سے جنکا قول حجت ہے مثل قول نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کے خصوصاً
یا عموماً یا تصریحاً یا تلویحاً لیکن اونہون نے جن مسائل فروع سے اپنی
کتابون کو پر کیا ہے اونکی کوئی فرع نہین ہے مگر اوسکو مدخل ہے ہمارے
اصول مین اور نکلتی ہے ہمارے مذہب سے نہ از راہ قیاس بلکہ ایسے طریقہ
سے جو موجب علم ہوکر واجب العمل ہوتا ہے تا اینکہ فرمایا کہ مین سابق سے اور
اب بھی شائق تھا کہ ایسی کتاب بناؤن مگر دیگر اشغال مانع ہوتے تھے
اور نیز میری نیت مین ضعف ہوتا تھا اس وجہ سے کہ گروہ امامیہ کو رغبت
و اہتمام نہین ہے ایسی کتاب مین کیونکہ اونہون نے پائے ہین اخبار
جنکی روایت کی ہے صریح الفاظ سے حتیٰ انّ مسئلۃ لو غیّر
یہانتک کہ اگر کوئی مسئلہ بدل دیا جائے
لفظہا و عبّر عن معناہا بغیر اللفظ المعتاد لہم لعجبوا منہا
لفظ مین اور تعبیر کیجائے اوسکے معنی سے بغیر اوس لفظ کے جسکے وہ عادی ہین تو تعجب کرینگے اوس

وقصر فہمہم عنہا — تا اینکہ فرمایا و اذا شبہت شیئاً بشیٔ
فہم اونکا قاصر ہوتا ہے اوسکے سمجھنے مین — اور اگر تشبیہ دی ہے مین نے کسی چیز کو کسی سے
فعلی جہۃ المثال لا علی وجہ حمل احدہما علی
تو وہ بطریق مثال ہے نہ بطریق حمل ایک کے دوسرے پر
الاخریٰ او علی وجہ الحکایۃ عن المخالفین دون
بالطریق حکایت کے ہے جانب مخالفین سے بغیر اسکے کہ
الاعتبار الصحیح — اور اس بیان سے زمانہ قدیم کے
نتیجہ مین جسکو معتبر سمجھون
امامیہ کی حالت بخوبی واضح ہے کہ اگر حدیث کے معنی صحیح بھی بغیر اوس
لفظ کے جسکے وہ عادی تھے بیان کیئے جاتے تھے تو تعجب کرتے تھے
اور اوسکے قبول مین عذر کرتے تھے اور لؤلؤۃ البحرین مین اپنے بعض
مشائخ معاصرین سے نقل کیا ہے فرمایا اونہون نے کہ جناب شیخ طوسی
کے خیالات مختلف تھے اصول مین اپنی کتاب مبسوط و خلاف مین
وہ مجتہد صرف و اصولی بحت ہین بلکہ کبھی اختیار کیا ہے طریقہ عمل کو
قیاس و استحسان سے تو آپ اون مین جو اونکے ناظر مخفی نہین رہ سکتا
اور کتاب نہایہ مین اختیار کیا ہے مسلک اخباریین صرف اونکو ... جنید ...

انہین تجاوز کیا مضامین اخبار اور مناطیق آثار سے اور یہی طریقہ محمود
اور غایہ مقصود وہ ہے اور عذر کیا ہے اونکی طرف سے بعض علمار نے
ہمارے کہ اختیار کیا کتاب مبسوط و کتاب خلاف مین مسلک عامّہ کو
ازراہ تقیہ و مدارات اونکے جبکہ تشنیع کی اونہون نے فضلاء شیعہ پر
کہ وہ لوگ نہین ہین اہل اجتہاد و استنباط سے اور نہین ہے اونکو قدرت
تفریع و استدلال کی انتہی اور اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایراد مولانا محمد امین
استرابادی رحمہ اللہ کا فوائد مدنیہ مین جناب شیخ طوسی رحمہ اللہ پر بے محل
و محض اشتباہ ہے جو قابل قبول نہین ہے کہ وہ بزرگوار اون اجلّۂ قدماء اصولیین
سے ہین جو پیروی اخبار مین تالئی جناب شیخ صدوق رحمہ اللہ تھے جنکا محض
قول وقت حدیث نہ ملنے کے مثل حدیث سمجھا جاتا تھا۔ اور ہمارے مجتہدین
متاخرین رحمہم اللہ نے نقل اجماع کو حضرات قدماء کے اس بنا پر حجت مانا
ہے کہ وہ قریب العہد تھے اون اصحاب اجماع کے ضمن داخل ہونا معصوم
کا ممکن تھا اور طریقہ اونکا مستلزم تھا کہ قول بلا دلیل کو کسی امر مین قبول
نکرین باوجود اسکے اونکے ادعائے اجماع مین جو علامہ محمد باقر مجلسی رحمہ
اللہ نے قدح کی ہے وہ آیندہ مذکور ہوگی انشاء اللہ۔

دوسرا وہ گروہ اصولیین کا ہے جو تقلید غیر معصوم کو اس
راہ سے ناجائز جانتا تھا کہ وہ لوگ اجتہاد کو یعنی کوشش بہ دریافت احکام
ہر فرد امامیہ پر واجب عینی جانتے تھے جیسا کہ روضات الجنات سے
ترجمہ عبارۃ عربی کا دلیل اول مین گذرا و عین عبارت رسالہ تقیدین
بھی ہے اور یہان پھر لکھی جاتی ہے و من جملۃ فقہائہم المعروفین
اور جملہ اون فقہائے جنکی طرف
المنسوب الیہم القول بعینیۃ وجوب الاجتہاد و عدم
منسوب ہے قول واجب عینی ہونے کا اجتہاد کے اور نہ جائز
جواز التقلید لاحد من النّاس فی فروع الشریعۃ
ہونا تقلید کا کسی کیلئے لوگون سے فروع شریعت مین
مثل اصولہا ھو فلان و فلان — پھر نام اونکے لکھے ہین اور
مثل اصول شریعت کے وہ فلان و فلان ہین
لکھا ہے کہ وہ لوگ بہت کثیر تھے۔ اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ مثل
اصحاب معصوم سائر قدماء اصولیین و اخباریین کا مجرد عمل حدیث پر انطباق
تھا اور یہی طریقہ زمان علامہ حلی علیہ الرحمہ [illegible] تک جاری رہا اور ہم
جبکہ اساس اجتہاد علامہ ہی نے قائم کیا مگر اون جنابنے اجتہاد کو مقلد
کیلیے حجت مین بمنزلہ حدیث معصوم نہین سمجھا کیونکہ نہ تقلید اجتہاد کو ہم

عامی پر واجب قرار دیا اور نہ مدار نجات مقلد محض اوسی پر سمجھا چنانچہ جو عبارت اونکی درباب تقلید نہایہ سے منقول ہے وہ یہ ہے

اتّفق المحقّقون علی انّہ یجوز للعامی تقلید المجتہدین

اتفاق کیا ہے محققین نے اسپر کہ جائز ہے عامی کیلئے تقلید مجتہدین کی

فی فروع الشّرع وکذا یجوز لمن لم یبلغ درجۃ

فروع شرع میں اور اسیطرح جائز ہے تقلید اوسکے لئے جو نہ پہونچے درجۂ

الاجتہاد وان کان محصّلا لبعض العلوم المعتبرۃ -

اجتہاد کو ہر چند حاصل کر چکا ہو بعض علوم معتبرہ کو

یہ کلام علامہ اعلی اللہ مقامہ کا موافق ہو درباب تقلید کلام شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ سے عدۃ الاصول مین جو مثل اعتقاد سائر قدما ر اجتہاد کو شریعت مین کسی فرد کسی حال مین جائز نہ سمجھتے تھے جیسا کہ عین عبارت اونکی عدم جواز اجتہاد مین عدۃ الاصول سے گذر چکی اور یہ امر ظاہر ہے کہ جو اجتہاد کو شریعت مین جائز نہ سمجھتا ہو وہ تقلید اوسکی جائز نہین سمجھ سکتا پھر اسکی دو دلیلین ہمارے پاس ہین کہ اون لوگون کے نزدیک تقلید واجب محض وہی تھی جو بمعنی قبول روایت ہے -

اوّل قدمار اصولیین بغیر علم کسی حکم شریعت کو واجب العمل نہ سمجھتے تھے اور تقلید بمعنی مشہور مین قطعاً علم حاصل نہین ہوتا اور اسی وجہ سے قبول خبر واحد مین اون لوگون نے اختلاف کیا ہے - فرمایا عدۃ الاصول ذکر قبول خبر واحد مین انّ لاصحابنا فی ہذہ المسئلۃ مذہبین احد

یعنی ہمارے علماء امامیہ کے اس مسئلہ مین دو مذہب ہین ایک یہ کہ

ہما انّہ لا یجوز للمستفتی القبول من المفتی بل یلزمہ طلب

نہین جائز ہے مستفتی کیلئے قبول کرنا مفتی سے بلکہ لازم ہے اوسکو طلب

الدّلیل کما لزم المفتی والمذہب الآخر انّہ یجوز ذالک -

دلیل جسطرح لازم ہے مفتی کو اور مذہب دیگر یہ ہے کہ جائز ہے قبول کر لینا خبر واحد کا

پس جو لوگ مفتی سے خبر واحد کو سنکر بغیر طلب دلیل اوسکو جائز القبول نہ سمجھتے ہون اونسے ممکن نہین ہے کہ مجرد اوس قول مفتی کو جو بلا دلیل ہو واجب العمل سمجھین اور جو لوگ مفتی سے خبر واحد کو سنکر بغیر طلب دلیل اوسکو جائز القبول سمجھتے تھے وہ قبول روایت کرتے تھے پس کوئی اونمین تقلید بمعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل نکرتا تھا

دوم قدمار اصولیین اون امارات کو جو مقتضی غلبۂ

[illegible]

ظن کی اجتہاد میں ہوں ادلہ شرع سے نہیں سمجھتے بخلاف متاخرین کے

چنانچہ فرمایا کتاب عدۃ الاصول صفات مفتی میں وقد عدّ من

(اور شمار کیا ہے)

خالفنا فی ھذہ الاقسام انہ لا بدّ ان یکون عالماً بالقیاس

ہمارے مخالفین نے ان اقسام میں یہ بھی کہ ضرور ہے کہ ہو مفتی عالم قیاس

والاجتہاد واخبار الاحاد ووجوہ العلل والمقائیس و

اور اجتہاد سے اور اخبار احاد اور وجوہ علل و اقسام قیاس سے اور

اثبات الامارات المقتضیۃ لغلبۃ الظن واثبات الاحکام

اثبات سے اون امارات کے جو مقتضی ہوں غلبہ ظن اور اثبات احکام کی۔

[illegible]

وقد بینا نحن فساد ذالک وانھا لیست من ادلۃ الشرع

اور ہم بیان کر چکے فساد اوس کا کہ سب نہیں ہیں دلیلوں سے شرع کے تمام ہوا

انتہی کلامہ — اور یہ اول دلیل ہے مع اوس تصریح کے جو آتی ہے

(اوپر شیخ ابو جعفر طوسی رضی اللہ عنہ)

آخر رسالہ میں کلام شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ سے کہ اتفاق قدما محققین کا

جواز تقلید مجتہدین پر جیسا علامہ نے نہایہ میں فرمایا ہے مجرد بمعنی قبول روایت

تھا کیونکہ قبول روایت منحصر نہیں ہے تقلید مجتہدین پر بلکہ رجوع کتب احادیث

سے بھی ممکن ہے اور یہی وجہ ہے تقلید مجتہدین کو جائز سمجھنے کی اور اگر تقلید

مجتہدین کو عوام پر منحصر سمجھتے بمعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل تو تقلید مجتہدین

کو عوام پر محض جائز نہ سمجھتے بلکہ واجب سمجھتے جیسا کہ فی زماننا مشہور ہے کہ نجات

عوام بیچارہ اور قبول عمل اونکا منحصر سمجھا جاتا ہے محض تقلید مجتہد پر۔

اور جبکہ بآیات واحادیث کثیرہ ومتواترہ تقلید غیر معصوم جائز نہیں ہو سکتی

مگر بمعنی قبول روایت تو اگر قدما محققین بھی برخلاف اوسکے ہوتے تو وہ

از روے مذہب امامیہ محجوب تھا چہ جائیکہ جب طریقہ مستمرہ سائر امامیہ

سے بھی ہو کہ ہمیشہ جواب استفتا مجرد حدیث معصوم اور اوسی کے مدلول

سے ہوا کرتا ہو تو پھر ایسے فتاوی کی جواز تقلید میں کون شخص امامیہ کا کلام

کرسکتا ہے کیونکہ معلوم ہے کہ از زمان ائمہ علیہم السلام تا زمان علامہ حلّی
علیہ الرحمہ مستفتی مفتی سے طالب دلیل نہین ہوا کرتا تھا اور نہ اوسوقت
کی قبل یہ اصطلاح جاری تھی کہ مفتی خطا اجتہادیہ میں جو کرتا قبول قول مفتی بلا دلیل مستفتی پر واجب التقلید ہے
اسطرح کہ عدم تقلید مین اوسکے کافر ہو جائے گا نہج البلاغہ مین ہے فرمایا
امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے اذا استولی الصلاح علی
(جبکہ غالب ہو صلاحیت)
الزمان واھلہ ثم اساء الرجل الظن برجل لم تظھر منہ خزیۃ
زمانہ اور اہل زمانہ پر پھر بدظنی کرے کوئی کسی سے درحالیکہ نہ ظاہر ہوا اوس سے کوئی فضیحت
فقد ظلم و اذا استولی الفساد علی الزمان واھلہ فاحسن
تو اوسنے ظلم کیا اور جبکہ غالب ہو فساد زمانہ اور اہل زمانہ پر پھر حسن ظن
الرجل الظن برجل فقد غرر اور مستدرک الوسائل مین جناب
کرے کوئی کسی سے تو دھوکا کھایا
امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا اذا کان زمان العدل
(جبکہ ہو زمانہ عدل و انصاف کا)
فیہ اغلب من الفجور فحرام ان تظن باحد سوء حتی تعلم
کہ غالب تر ہو اوسمین انصاف بے انصافی سے تو حرام ہے کہ تو بدظنی کرے کسی سے تا اینکہ
ذالک منہ و اذا کان زمان الجور فیہ اغلب من العدل
معلوم ہو اوس سے بے انصافی اور جبکہ ہو زمانہ بے انصافی کا کہ غالب تر ہو اوسمین بے انصافی عدل و انصاف سے

فلیس لاحد ان یظن باحد خیرا حتی یبدو ذالک منہ
تو نہین سزاوار ہے کسی کیلئے کہ حسن ظن کرے کسی سے تا اینکہ ظاہر ہو عدل و انصاف اوس سے
اور بعد علامہ اعلی اللہ مقامہ کے زمانہ اونکے شاگرد شہید اول علامہ
فہامہ رئیس المجتہدین مولانا محمد بن مکی رحمہ اللہ کا آیا اور اوسی وقت سے
خلاف طریقہ قدمائے اصولیین و سائر اخباریین اجتہاد و تقلید مین بغرض
لازم کرنے تقلید اجتہاد کے نیا طریقہ جاری ہوا اور اجتہاد مثل نص معصوم
حجت قرار دیا گیا اور عامی پر قبول قول جائز الخطا بغیر دلیل ایسا واجب
قرار دیا گیا کہ بغیر اوسکی تقلید کے عمل عامی کا نامقبول ٹھہرایا گیا۔
اور اس اصل تنزل کے قائم کرنے سے کلام معصوم و قول جائز الخطا
اور نص و اجتہاد مین کوئی فرق باقی نہ رہا اور واجب التقلید ہونے مین امام
معصوم اور مجتہد جائز الخطا ہر چند اجتہاد مین خطا کرے برابر ہو گئے اور
مدار عمل عوام و متوسطین محض تقلید پر رہا اور تفتیش احادیث ائمہ معصومین
سے کسی کو کوئی مطلب نہ رہا اور ساری کتب احادیث جنبیاں سمجھکر مخصوص
مجتہد سمجھی جانے لگین پھر طرح طرح کی شرائط و قواعد و قیود تقلید جائز الخطا
مین روز بروز اضافہ ہوتے رہے تا اینکہ بیچارے نادان عوام امامیہ اوسکے

بجا لانے سے عاجز اگر اپنی گروہ کے اکثر زن و مرد کی نجات مین متحیر ہو گئے
اور نہ جانا کہ مدار نجات محض قبول قول معصوم ہے جسطرح واقع ہو جائے
بذریعہ مجتہدحی اعلم ہو یا دیگر ذرایع معتبرہ سے اور اسی وجہ سے علامہ محمد باقر
مجلسی رحمہ اللہ نے کتاب الصلوۃ بحار مین جو چھاپ طہران صفحہ ۳۴۷ مین واقع
ہے فرمایا ہے ۔ وابتداء الفحص والتدقیق وترك التقلید للسّلف
ابتدا تفحص و دقت نظر کی اور ترک تقلید سلف کی
نشأ من زمان الشهید الاوّل قدّس الله لطیفه و
پیدا ہوئی زمان شہید اول رحمہ اللہ سے ۔
ان احدث المحقق والعلّامة شیئا من ذالك ۔
ہر چند حادث کیا محقق و علامہ علیہما الرحمہ نے کچھ اسکو ۔
اور تصدیق کلام علامہ مجلسی رحمہ اللہ کی اس سے بھی ہوتی ہے کہ وجوب
تقلید اجتہاد و بلا دلیل اور بغیر اسی تقلید کے عمل عامی کا نامقبول ہونا شہید
اول رحمہ اللہ کے پہلے کسی عالم اصولی کی کتاب مین نہین ہے اور مابعد
کے علما اس مسئلہ مین سب مقلد شہید رضی اللہ عنہ ہین اور اتفاق متاخرین
جو مجرد تقلید تنتباً شہید ہوا اجماع نہین ہے اور اگر ہو بھی تو قاعدہ اصولیّین سے

بھی قابل قبول نہین کیونکہ داخل ہونا امام معصوم کا اونکے اِس اجماع مین
بسبب زمان غیبت محال ہے اور اگر ایسا ہی اجماع حجت ہے تو کیون مخالفین
پر اجماع خلافت اول مین الزام دیا جاتا ہے حالانکہ نہ اوس اجماع سے وہ خلافت
باطلہ قابل قبول ہے اور نہ اِس اجماع سے وجوب اطاعت قول جائز الخطا بلا دلیل کہ عدم
دلیل مین دونون کی ایک حالت ہے ۔ اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ تقلید
ایسی اجماع و اتفاق کی ماخوذ ہے محض مخالفین سے کتاب خصال مین ہے
فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے النّاس ثلثة عالم ربّانی
لوگ تین قسم کے ہین عالم خدا ترس
و متعلّم علی سبیل نجاة و همج رعاع اتباع كلّ ناعق
اور سیکھنے والا راہ نجات پر اور رذال و عوام مردم پیرو ہر آواز دہندہ کے
یمیلون مع كلّ ریح لم یستضیئوا بنور العلم ولم یلجئوا
پھرنے مین ساتھ ہر ہوا کے نہین روشنی حاصل کی ہے نور علم سے اور نہین پناہ لی ہے
الی رکن وثیق ۔ گویا شاعر اسی کا ترجمہ کرتا ہے ۔
طرف رکن مضبوط کے
پھرے او سطرف اہل دنیا کا رخ ✢ جدھر چار دن کی ہوا ہو گئی
کتاب معانی الاخبار مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السّلام نے اپنے
بعض اصحاب سے لا تكوننّ امعة تقول انا مع النّاس وانا
مت ہو تو امعہ کہ کہے تو کہ مین ساتھ لوگون کے ہون اور

کواحد من النّاس - اور مقصود یہ ہے کہ لوگون کی اوس رائے کی
مین ایک ہون لوگون کا
پیروی نہ کرے جو بغیر کتاب وسنّت ہو اور مثل اس حدیث کے سنیون
نے بھی نقل کیا ہے - نہایۂ ابن اثیر مین ہے کہ اِمّعہ وہ ہے جسکی کوئی
رائے نہو اور وہ ہر ایک کی رائے کی پیروی کرتا ہو - اور حدیث ابن مسعود
مین ہے کہ نہو تم مین سے کوئی اِمّعہ کسی نے کہا کہ اِمّعہ کیا ہے کہا کہ جو کہو
کہ مین ساتھ لوگون کے ہون انتہی - اور اگر مجرّد اجماع واتّفاق وکثرت
کسی گروہ کی دلیل ہو صحت معتقد پر اونکے تو اکثر اصحاب رسول نے
اتّفاق کیا خلافت ابو فلان پر اور اکثر مدّعین اسلام نے اتّفاق کیا خلافت
یزید پر - اور مناقب ابن شہر آشوب مین ہے کہ ابو عبیدہ معتزلی نے ہشام
بن حکم رضی اللہ عنہ سے جو اکابر اصحاب جناب صادق علیہ السّلام سے
تھے کہا کہ دلیل صحت معتقد پر ہمارے اور بطلان معتقد پر تمہاری ہماری
کثرت اور تمہاری قلّت ہے ہشام نے جواب دیا کہ تو نے ہملوگون پر
ایراد نہین کیا بلکہ جناب نوح علیہ السّلام پر طعن کیا کہ اپنی قوم مین ہزار سال
الا پچاس سال رہکر اونکو طلب کرتے رہے طرف نجات کے شب وروز
مگر ایمان نہ لائے اوس جناب پر مگر قلیل اور جلد ہجدہم بحار کتاب الصّلوۃ

ذکر نماز جمعہ مین کلام طویل علّامہ مجلسی رحمہ اللہ کا مناسب مقام ہے جو بقدر ضرورت
لکھا جاتا ہے - والاجماع عندنا علی ما حقّقہ علمائنا رضوان
اور اجماع ہمارے نزدیک موافق اوس تحقیق ہمارے علما رضی اللہ عنہم
الله عليهم في الاصول هو قول جماعة من الامّة
وہ قول ایک گروہ امت کا ہے
کے جو کتب اصول مین ہے
يعلم دخول قول المعصوم في اقوالهم وحجيّته انّما
کہ معلوم ہو داخل ہونا قول معصوم کا اونکے اقوال مین اور حجت ہونا اوسکا فقط
هو باعتبار دخول قوله فهو كاشف عن الحجّة
کہ باعتبار داخل ہونے قول معصوم کے ہے کہ وہ کھولدیتا ہے حجت کو
والحجّة انّما هي قوله تا اینکہ فرمایا بعد قول محقق کے معتبر سے
اور حجت جز این نیست کہ قول معصوم ہے
ثمّ انّهم قدّس الله ارواحهم لمّا رجعوا الى الفروع
پھر علما رضوان اللہ علیہم نے جبکہ رجوع کیا طرف فروع فقہ کے
كانّهم نسوا ما اسّسوه في الاصول فادّعوا الاجماع
تو گویا بھول گئے اوسکو جسکی بنیاد کتب اصول مین ڈالی تھی پس ادّعا کیا اجماع کا

نقل در نقل کی شہرت اجماع ہے

فی اکثر المسائل سواء ظهر الاختلاف فیها ام لا

اکثر مسائل مین خواہ ظاہر ہوا اختلاف اون مسئلون مین یا نہو

وافق الروایات المنقولة فیها ام لا حتی ان

موافق روایات منقولہ ہوا اون مین یا نہو تا اینکہ

السید واضرابه کثیرا ما یدعون الاجماع فیما

سید مرتضیٰ اور امثال اونکے بہت دعوی کرتے ہین اجماع کا ایسے امر مین

یتفردون فی القول به او یوافقهم علیه قلیل من

جسکے قول مین منفرد ہین یا موافق اونکے ہوتے ہین تھوڑے ہی

اتباعهم وقد یختار المدعی للاجماع قولا آخر

اونکے ہین اور کبھی اختیار کرتا ہے مدعی ایسی اجماع کا قول دیگر کو

فی کتابه الآخر وکثیرا ما یدعی احدهم الاجماع

اپنی دوسری کتاب مین اور بہت دعوی کرتا ہے کوئی اونکا اجماع کا

علی مسئلة ویدعی غیره الاجماع علی خلافه فیغلب

کسی مسئلہ مین حالانکہ غیر اسکا دعوی کرتا ہے اجماع کا خلاف پر اوسکی پس ظن غالب مین

الظن علی ان مصطلحهم فی الفروع غیر ما جروا علیه

پڑتا ہے کہ اصطلاح اونکی فروع مین غیر اوس طریقہ کی ہے جسپر کتب اصول مین

دعوی اجماع کب ہوا

فی الاصول بان سموا الشهرة عند جماعة من

چلے ہین کہ نام رکھ دیا محض شہرت کا جو نزدیک ایک گروہ

الاصحاب اجماعا کما نبه علیه الشهید فی الذکری

علماء کے ہو اجماع جیسا کہ متنبہ کیا ہے اسپر شہید رحمہ اللہ نے کتاب ذکری مین

وهذا معزل عن الحجة ۔۔۔ تا اینکہ فرمایا

اور یہ دور ہے حجت ہونے سے

وایضا دعوی الاجماع انما نشاء فی زمن السید

اور نیز دعوی اجماع کا جز این نیست کہ پیدا ہوا زمان سید مرتضیٰ

والشیخ ومن عاصرهما ثم تابعهما القوم ومعلوم

اور شیخ طوسی اور اونکے معاصرین سے پھر پیروی کی دو بزرگوار کی علمائے حالانکہ معلوم ہے کہ

عدم تحقق الاجماع فی زمانهم فهم ناقلون عمن

اجماع ثابت نہ تھا اونکی زمانہ مین بلکہ وہ نقل کرتے ہین اپنے متقدمین

تقدمهم فعلی تقدیر کون مراد بالاجماع هذا

متقدمین سے پس در صورتیکہ مراد اجماع سے یہی

المعنی المعروف لکان فی قوة خبر مرسل فکیف

معنی معروف ہی تو ہوگا ایسا اجماع مثل قوت خبر مرسل وضعیف کے پس کیونکر

يردّ به الاخبار الصّحيحة المستفيضة و مثل هذا

رد کئے جا سکتے ہیں ایسی اجماع سے اخبار صحیحہ و مشہورہ اور مثل اس اجماع کا

يمكن ان يركن اليه عند الضرورة و فقد دليل

ممکن ہے کہ رجوع کیجائے طرف اوسکے وقت ضرورت اور نہ ہوتے کسی دلیل

آخر اصلا و ما قيل من انّ مثل هذا التّناقض

دیگر کے اصلا اور جو یہ کہا گیا ہے کہ مثل اس تناقض

والتّنافى الّذى يوجد فى الاجماعات يكون فى

اور تنافی کا جو پایا جاتا ہے اجماعات میں نیز ہوتا ہے

الرّوايات ايضًا قلنا حجّية الاخبار و وجوب

روایات میں تو ہم کہتے ہیں کہ حجیت اخبار و احادیث کی اور واجب

العمل بها ممّا تواترت به الاخبار و استقرّ

العمل ہونا اونکا ایسا ہی کہ متواتر ہیں اسمیں اخبار اور مستقر ہے اوسپر

عليه عمل الشّيعة بل جميع المسلمين فى جميع الاعصار

عمل شیعہ بلکہ تمام مسلمانوں کا تمام زمانوں میں

بخلاف الاجماع الّذى لا يعلم حجّيته و لا تحقّقه

برخلاف اوس اجماع کے جسکی نہ حجیت معلوم ہوتی اور نہ تحقق اوس کا

و لا ماخذه و لا مراد القوم منه و بالجملة من تتبّع

اور نہ ماخذ اوسکا اور نہ مراد علما کی اوس سے اور بالجملہ جو پیروی کرے

موارد الاجماعات و خصوصيّاتها اتّضح عليه حقيقة

موارد اجماعات اور اوسکے خصوصیات کی تو واضح ہو جائیگی اوپر حقیقت

الامر فيها۔ اور فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے ملاذ الاخیار فی شرح تہذیب الاخبار میں جال اوس علی مانقل عنہ۔

الاجماع عندنا هو اطباق جماعة من علمائنا

اجماع ہمارے نزدیک یہ ہے کہ متفق ہوں ایک گروہ ہمارے علما کے

يعلم دخول المعصوم فيهم و لا يعلم بعينه

کہ جانیں ہم داخل ہونا معصوم کا اون لوگوں میں اور نہ معلوم ہوں معصوم بعینہ

و هذا على تقدير تحقّقه لا ريب فى حجّيّته

اور یہ در صورتیکہ ثابت ہو جائے تو کوئی شک نہیں ہے اسکے حجت ہونے میں

لكن الكلام فى تحقّقه والحقّ انّه فرض نادر

لیکن کلام اسکے ثابت ہی ہونے میں ہے اور حق تو یہ ہے کہ یہ فرض نادر ہے

بل مستحيل عادةً لا سيّما فى تلك المسائل الكثيرة

بلکہ محال ہی از روئے عادت کے خصوصًا اون مسائل کثیرہ میں جنمیں

التی ادّعوا الاجماع فیہا ولعلّ غرضہم من

دعوی کیا ہے علمائنے اجماع کا اور شاید کہ غرض اون کی

الاجماع لیس الّا الشہرۃ بین الاصحاب

اس اجماع سے نہین ہے مگر شہرت درمیان علماء کے

کما ذکرہ بعض محقّقیہم وھی بِما سِہا لیست

جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکا بعض محققین نے اونکے اور یہ کلیۃً حجت

بحجۃ بل یمکن تائید الخبر بہا والترجیح بہا

نہین ہے بلکہ ممکن ہے تائید خبر کی اوس سے یا ترجیح بسبب اوسکے

مع التعارض ۔ انتہی کلامہ رحمہ اللہ

وقت تعارض اخبار کے تمام ہوا کلام علامہ مجلسی رحمہ اللہ کا

اور یہ کلام علامہ مجلسی رحمہ اللہ کا تمام مسائل مشہورہ متداولہ

کثیرہ تقلید اصطلاحی کی بنیاد بگاڑنے والا ہے لیکن چونکہ اجتہاد

وتقلید بہت سے منافع دنیا پر مشتمل ہے لہذا ہم اس سے زیادہ تصریح

کو خلاف مصلحت سمجھتے ہین مگر عوم امامیہ کے ناجی سمجھنے مین ہمکو کسی کا

خوف نہین ہے کیونکہ اصول فقہ مین ہمارے مجتہدین متاخرین رحمہم اللہ

کے کوئی مسئلہ نہین ہے مگر اوسمین منجملہ چار دلیلون عقل وکتاب وسنت

واجماع کی کوئی نہ کوئی دلیل قابل قبول مذکور ہو ۔ الا تقلید مین بمعنی قبول

قول غیر معصوم بغیر دلیل کہ اسمین منجملہ چارون دلیلون کے کوئی بھی

قابل قبول نہین ہے جیسا بیان ہوا ومن ادّعی فعلیہ البیان

اور جو شخص دعوی کرے کہ کوئی دلیل قابل قبول ہو تو لازم

اوسپر کہ بیان کرے ۔

اور حق یہ ہے کہ کوئی اصولی کل اخبار سے اور کوئی اخباری کل اصول

سے انکار نہین کرسکتا مگر عمل کرنا اوس قاعدۂ اصول پر جو مخالف قرآن

وحدیث ہو یا اوس خبر پر جو مخالف اصول ائمہ ہو دونو گروہ سے ہر ایک

کیلئے خلاف تدیّن ہے اور ان دونو گروہ سے جس امر پر دونو کا اتفاق

ہے اوسکے حق ہونے مین کوئی شک وشبہہ نہین ہے اور وہ تقلید بمعنی

قبول روایت ہے جو عقل وکتاب وسنت واجماع امامیہ وعمل اصحاب ائمہ

وقدماء امامیہ سے ثابت ہے اور متاخرین بھی اوسکی حجت ہونے سے

انکار نہین کرسکتے والحقّ یعلو ولا یُعلی وان کان مرّا ولقد جئنا

حق بلند رہتا ہے اور پست نہین ہوتا ہر چند تلخ ہو اور ہر آئینہ لائے ہم تمہارے

کم بالحق ولکنّ اکثرکم للحق کارھون روضۂ کافی حدیث فضل

پاس حق کو لیکن اکثر تمہارے حق مین کارہ ہین

شیعہ مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جز این نیست شیعہ ہمارے
چار آنکھہ والے ہین دو آنکھین اونکی سر مین اور دو اونکے قلب مین
ہین اور کل خلائق اسیطرح ہین لیکن خدا نے تملوگون کی بینائی کو کھولدیا
ہے اور اونلوگون کو اندھا کر دیا ہے ۔ اور کتاب المواعظ بحار مین ہے
فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے علی العاقل ان یحصی
عاقل پر ہے کہ شمار کرے اپنے عیب
علی نفسہ مساویہا فی الدین والرای والاخلاق والادب
نفس پر برائیون کو اوس کے دین مین اور رائے مین اور اخلاق و ادب
فیجمع ذالک فی صدرہ او فی کتاب ویعمل فی ازالتہا
مین پس جمع کرے اسکو اپنے سینہ مین یا کسی کتاب مین پھر زائل کرتا رہے اونکو
نہ یہ کہ اپنے تئین مصداق بناوے اوس حدیث کا جو روضۂ کافی مین
بروایت جناب صادق علیہ السلام اور وسائل الشیعہ مین نہج البلاغۃ
سے منقول ہے فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے ایک
خطبہ مین فیا عجبا ومالی لا اعجب من خطاء ہذہ
بڑا تعجب ہے اور کیونکر مین تعجب نکرون خطا سے ان
الفرق علی اختلاف حججہا فی دینہا لا یقتفون
فرقون کے اختلاف پر دلیلون مین آپس کے دین مین کہ نہین پیروی کرتے

اثر نبیؐ ولا یقتدون بعمل وصیؐ یعملون فی الشبہات
نشانی کی کسی نبی کے اور نہ اقتدا کرتے عمل کی کسی وصی کے عمل کرتے ہین شبہون مین
ویسیرون فی الشہوات ولا یومنون بغیب ولا یعفون
اور چلتے ہین خواہشہاے نفسانی مین اور نہ ایمان لاتے کسی غیب پر اور نہین چھپاتے
عن عیب المعروف فیہم ما عرفوا والمنکر عندہم ما انکروا
کسی عیب کو نیکی اونکی نزدیک وہ ہے جسکو پہچانین اور بدی اونکے نزدیک وہ ہے جسکا انکار کرین
مفزعہم فی المعضلات الی انفسہم وتعویلہم فی المبہمات
پناہ اونکی مشکلون مین اپنی نفسون کی طرف ہے اور اعتماد اونکا شبہون مین
علی آرائہم وکل امرء منہم امام نفسہ اخذ منہا
اپنی رایون پر ہے اور ہر مرد اونکا امام ہے اپنی نفس کا کہ لیا اون شبہون سے
فیما یری بعری وثیقات واسباب محکمات ۔
جو اوسکی رائے مین آیا ساتھہ رسیہاے مضبوط اور سبب ہاے محکم کے۔
یعنی جس امر کو بغیر ذریعہ نبی و وصی کے لیا ہے اوسکو سمجھ لیا ہے کہ اسمین دلائل بہت استوار ہین
اور ہمارے لیے نجات عوام امامیہ مین یعنی مشہور
مقلد ہون یا نہون ایک دوسری دلیل بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ غیر مقلد
ہمارے مذہب کا نزدیک ہمارے مجتہدین رحمہم اللہ کے جو منکر کسی اصول

دین کا نہین ہے بالضرور باعتبار عدل لہذا زیادہ مستحق نجات ہے بہ نسبت اون
عوام مخالفین کے جو منکر بعض اصول دین ہین حالانکہ عوام مخالفین جو ناصب
عداوۃ اہلبیت طاہرین ہین اونھون مطابق قرآن وحدیث کے یقیناً جہنمی ہین
ہین بلکہ اونکی بخشش مین یا تو خدا کو مشیت ہے کہ چاہے بخشے یا نہ بخشے یا مثل
عوام امامیہ ناجی ہین اور اسکو محقق محدث شیخ یوسف بحرانی رحمہ اللہ نے مقدمہ
خامسہ کتاب حدائق مین بہت بسط وتحقیق سے لکھا ہے لیکن اگر اوسکا لفظی
ترجمہ کیا جائے تو وہ عام فہم نہو گا لہذا مقصود ومفہوم اوسکا باعتبار عام فہم
ہونے کے بیان کیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ اختلاف کیا ہے ہمارے علماء اعلام
رحمہم اللہ نے حکم جاہل باحکام مین پس مشہور علماء مین یہ ہے کہ جاہل معذور
نہین ہے لیکن تھوڑی احکام مین مثل حکم جہر واخفات وقصر واتمام نماز
مین اور تفریع کیا ہے اسپر کہ عبادت جاہل کی باطل ہے پس اونکے نزدیک
جو نہو مجتہد اور نہ مقلد تو عبادۃ اوسکی باطل ہے ہرچند مطابق واقع ہو اس حیثیت
سے کہ واجب کیا اونھون نے معرفت واجبات ومستحبات عبادت کا اور
اور واقع کرنے ہر ایک کو مطابق واقع کے اور یہ معرفت ضرور ہے کہ ہو
از روئے اجتہاد کے یا تقلید کے پس نماز مکلف کی بغیر ایک کے ان

دو وجہون سے باطل ہے نزدیک اونکے ہرچند مطابق واقع ہو اور
مطابق اعتقاد اوسکے اور واقع کرنے اوسکے واجبات ومستحبات
کو جو مطلوب شرع ہو اور ایک گروہ متاخرین نے سمجھا ہے کہ جاہل معذور ہے
مطلقاً لیکن مواضع قلیلہ مین تا اینکہ حکم کیا بعض متاخر متاخرین نے کہ نماز عوام کی صحیح
ہے جسطرح واقع ہو جائے اور اقتصار کیا ہے بعض علماء نے اسپر کہ وہ نماز
عوام کی صحیح ہے جو مطابق ہو نہ جو مطابق واقع نہو اور ظاہر اخبار اس مسئلہ مین خالی تناقض
سے نہین ہین جنکے مزید کشف وبیان کی احتیاج ہے تاکہ شک وشبہہ ذہنون سے
جاتا رہے تا اینکہ فرمایا بعد بیان اخبار مختلفہ کے کہ ممکن ہے جمع کرنا درمیان
ان اخبار کے بہت سی وجہون سے جنکی ظاہر تر یہ ہے کہ جاہل جسطرح بولا
جاتا ہے اوسپر جو حکم سے کلیۃً غافل ہو نیز بولا جاتا ہے غیر عالم حکم پر ہرچند حکم مین
شک اور ظن رکھتا ہو اور مفہوم اخبار سے یہ ہے کہ جاہل حکم شرعی کا بمعنی ثانی
غیر معذور ہے بلکہ واجب ہے اوسپر تفحص وتفتیش دلیلون سے یا سوال
عالم دین سے اور جبکہ معذور نہو وقوف حکم پر تو فرض اوسکا یہ ہے کہ
توقف کرے حکم وفتوے سے اور ٹھہرا رہے جادۂ احتیاط پر عمل مین اسلئے
کہ حکم بہ نسبت ایسے شخص کے اون شبہات سے ہے جنمین ائمہ علیہم السلام

نے فرمایا ہے حلال بیّن وحرام بیّن وشبہات بین ذالک

حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور شبہے درمیان اسکے ہین پس جو شخص

فمن ترك الشّبهات نجی من المحرّمات ومن اخذ

ترک کرے شبہون کو تو نجات پاوے گا محرّمات سے اور جو شخص عمل کرے

بالشّبهات ارتكب المحرّمات وهلك من حيث لا

شبہون پر وہ مرتکب ہو جائے گا محرّمات کا اور ہلاک ہوگا اس حیثیت سے کہ جانے

يعلم فانّ الوقوف عند الشّبهات خير من الاقتحام فی

کا پس بدرستیکہ توقف کرنا وقت شبہون کے بہتر ہے ڈال دینے سے

الهلكات ۔ اور اسی فرد پر محمول ہین وہ اخبار جو دلالت کرتے
مہلکون مین۔
ہین عدم معذوریۃ جاہل پر اور وجوب پر تفقہ اور علم حاصل کرنے اور

سوال واستفتا پر۔ لیکن جاہل بمعنی اوّل پس کوئی شک نہین کہ وہ معذور

ہے اسلیے کہ تکلیف غافل وذاہل کی ادلۂ عقلیّہ ونقلیّہ دونو سے ساقط

ہے ۔ لیکن یہ جو بعض علمأ نے فرمایا ہے جیسا کہ گذرا کہ نماز عوام کی

صحیح ہے جسطرح واقع ہو جائے ہرچند مشتمل ہو خلل پر واجبات مین تو

میری ظن مین مطلقاً نماز عوام کا صحیح ہونا درست نہین ہے کیونکہ اگر جاہل

مجرد جہل کے سبب سے معذور سمجھا جائے اور نماز اوسکی شل نماز نقیہ کے تمام

شرائط واجبات ومستحبات سے صحیح سمجھی جائے اور اوسکو وسعت دیجائے

کہ اپنی جہالت پر باقی رہے تو اس سے لازم آتا ہے سقوط عموماً تکالیف
کا پھر کیا غرض تھی امر شارع علیہ السلام کی ان احکام سے اور تفصیل سے ورود یا

حلال وحرام کے اور کسکی طرف متوجہ ہون گے یہ اوامر اور کسکی طرف

بھیجے گئے ہین انبیا اور نازل کیگئی ہین کتابین جبکہ جاہل کو وسعت دیجائے

اسکی کہ وہ اپنے جہل پر باقی رہے اور بعد تتبع افعال واعمال اوسکے صحیح ہون

اور اسمین جو شناعت ہے وہ کسی پر مخفی نہین رہ سکتی اور اخبار مین وارد

ہوا ہے کہ لوگون کو وسعت نہین ہے کہ جہالت پر باقی رہین اور جو کچھ کہ

تفسیر قول خدا فللّه الحجّة البالغة مین وارد ہے اور جو مروی ہے

حسنۂ زرارہ مین کہ جب دیکھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے

اوس شخص کو کہ نماز پڑھتا ہے اور رکوع وسجود درست ادا نہین کرتا تو فرمایا

کہ ٹھونگ مارتا ہے مثل ٹھونگ مارنے کوّے کے اگر یہ شخص مرگیا درحالیکہ نماز اوسکی

ایسی ہی رہی تو مری کا غیر دین پر میری اور جو متعدد طریقہ سے وارد ہوئی ہے

ہے ہم سے وہ شخص جو سبک کرے اپنی نماز کو اور بجملہ اخبار ہے کہ نہ پہونچے گی شفاعت

ہماری اوس شخص کو جو استخفاف کرے اپنی نماز مین اور یہ احادیث شامل
ہین مطلقاً ہر عالم و جاہل کو جس قول اون عالم کا باطل ہوتا ہی اور قول فیصل اس
بابین یہ ہی کہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی کہ حکم جہالت کا مختلف ہی بسبب اختلاف مردم کے
مانوس ہونے مین احکام کی اور تمیز و عدم تمیز مین درمیان حلال و حرام کی اور قوۃ و عدم قوۃ عقول
و افہام مین اور ہر ایک کیلئے تکلیف مناسب اوسکے حال کے ہے
اور راجع ہوتا ہے حکم آخرت کا طرف جاہل کے اونہین دو نو معنی کی
سے جو گذر چکے کیونکہ معلوم ہے کہ صحرا نشین اور دیہات کے رہنے والے
نہین ہین مانوس ہونے مین احکام و شرایع کے مثل باشندون اون شہرون
کے جو مشتمل ہون علما و حفاظ و جمعہ و جماعات و امر بالمعروف و نہی عن
المنکر پر اور مثل انکے اور اسی وجہ سے شارع نے ممانعت کی ہے ایسے
مقامات پر رہنے کی اور حکم دیا ہے کہ لوگ شہرون مین رہا کرین کیونکہ مجرد
شہرون مین رہنے سے حاصل ہوتا ہے تادب آداب شرعیہ کا اور تخلق
اخلاق مرضیہ کا اور اطلاع احکام نبویہ پر معاشرت سے اپنے ہمجنسون کی
بلکہ مجرد اونکے دیکھنے سے جیسا کہ مخفی نہین ہے ہر متامل پر اور اس حال
مین پس وہ عامی جو صحرا نشین ہے مثلاً جبکہ عبادت کو اپنے آباؤ اسلاف

سے حاصل کر چکا ہے جس طریقہ سے ہو معتقد تھا اسکا کہ یہی ہے عبادت
ہے جسکا شارع نے حکم دیا ہے اور نہ جانے زیادہ اس سے پس ظاہر
عبادت اوسکی صحیح ہے اولاً اس وجہ سے کہ وہ جاہل ہے زیادہ سے
اوس عبادت معلومہ کے و ثانیاً اسوجہ سے کہ وارد ہے اخبار مین ایسی
لوگون کیلئے جو جاہل ہین امامت مین مخالفین سے کہ وہ اون لوگون سے ہین
جنکے لئے امید فوز و نجات ہے آخرت مین پس جبکہ ہو یہ حال مخالفین
امامۃ کا جو اصول دین سے ہے پس کیونکر عوام ہمارے مذہب کے بخشے
نہ جائین گے خلل فروع مین اور اسمین بھی قوۃ و ضعف عقل و فہم کا اعتبار
کیونکہ خطاب کامل العقول سے نہین ہے مثل خطاب ابلہ و صبیان و
نسوان کے کہ وارد ہے حضرات ائمہ علیہم السلام سے کہ جزین نیست کہ دقت
کریگا خدا بندون پر اوسیقدر جتنی عقلین اونکو دی ہین اور وارد ہے کہ
خدا محبت لاوے گا بندون پر بقدر اوسکے جو اونکو دیا اور پہنچوایا ہے
اور وارد ہے کہ ایمان کے درجات ہین پس نہین سزاوار ہے صاحب
درجۂ عالیہ کو کہ بیزاری کرے پست درجہ والے سے اور نہ سرزنش
کرے اوسکی پس اس حال مین تکلیف ضعفا عقول کی نہین ہے مثل

جاہل یا کافر ضعیف العقل کو امید نجات ہے

تکلیف کامل العقول کے اور جو تائید اور تاکید اسکی کرتا ہے یہ ہے
کہ ہم امامیہ کے اخبار مین وارد ہے کہ مستضعفین مخالفین کے اون لوگون
سے ہین جنکے لیئے امید ہے کہ فائز بجنت ہون کے ہر چند دلالت کرتا ہی
ظاہر آیہ شریفہ کہ وہ لوگ اون مرجین سے ہین جنکے باب مین خدا کو مشیت ہی
کہ چاہے عذاب کرے اور چاہے بخشدے لیکن ایک جملہ ظاہر اخبار
کے دلالت کرتے ہین کہ عاقبت ضعفا مخالفین کی جنت ہے بلکہ فرمایا
ہمارے شیخ مجلسی عطر اللہ مرقدہ نے جیسا نقل کیا ہے اونسے سید نعمۃ اللہ
جزائری رحمہ اللہ نے اپنے بعض فوائد مین کہ وہ ضعفا کفار جنپر حجت
قائم نہین ہو چکی ہے اونکے عوام سے اور جو دور ہو بلاد اسلام سے وہ
اون لوگون سے ہین جنکے لئے امید نجات ہے فرمایا سید نے بعد نقل اس
مضمون کے علامہ مجلسی سے کہ اِس قول مین ہر چند موافقت اونکی اکثر
نے نہین کی ہے لیکن غیر بعید ہے تتبع موارد اخبار سے انتہی پس اس
حال مین اگر واقع کرے کوئی ضعیف العقل اوس عبادت کو جسکو اخذ
کیا ہے اپنے آبا و اسلاف سے اِس اعتقاد کہ اوسکی یہی انتہائے
تکلیف ہے تو ظاہر یہ ہے کہ عبادت اوسکی صحیح و مقرب [illegible]

۱۶۴

۱۶۵

لیکن بہ نسبت غیر ضعفا عقول کے پس ظاہر یہ ہے کہ اونکا جہل مثل ضعفا
عقول کے نہین ہے کہ جو اونکے لئے موجب عذر ہو کر سبب ہو اونکی صحت
عبادت کا بس وہ لا اقل ہم صحبت رہتے ہین اون نماز گذارون کے جو
مطابق واقع نماز ادا کرتے ہین اور مشاہدہ کرتے ہین اون لوگون کا جو پابندی
کرتے ہین اوسکی جمیع اوقات و حالات مین خصوصًا مساجد و جماعات مین
جس سے اونکو ظن غالب حاصل ہوتا ہے درصورتیکہ ہم اونکے باب مین
دعوائے علم و یقین سے متنزل ہون کہ یہی وہ نماز ہے جسکے بجا لانے
پر شرعًا مامور ہین بسبب امکان تفحص اور سوال اور سیکھنے کے اور سمجھ
سکتے ہین کہ مستحق عقوبت ہون گے درصورتیکہ اون آداب کو ترک کرینگے
اور خلل ڈالنے سے عمل باطل ہو جائے گا تمام ہوا ماحصل کلام محدث بحرانی
رحمہ اللہ کا خدا اونکو جزائے خیر دے عوام و خواص امامیہ سکی طرف سے
اور مین نے قبل اسکے کہ کتاب حدائق مین یہ مقام دیکھون چاہا تھا کہ دلیل
مین اس دعوے کے احادیث جلد سوم بحار کتاب العدل والمعاد سے
اور جلد پانزدہم بحار کتاب الایمان والکفر سے مع اقوال علما نقل کرون
مگر بعد اس بیان واضح و متین کی ضرورت اونکی باقی نہ رہی اور یہ جو

محدث بحرانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ظاہر ایک جملہ اخبار کا یہ ہے
کہ عاقبت ضعفا مخالفین کی جنت ہے بہت سی احادیث مذکورہ ہر دو جلد
مذکورہ بحار و کافی و تفسیر برہان وغیرہا میں منقول ہیں واضح تر اونکی
وہ ہے جو کتاب خصال سے منقول ہے جسکی روایت کی ہے جناب
صادق علیہ السلام نے اپنے طاہرین سے فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ و علیہم نے کہ جنت کے آٹھہ دروازے ہیں ایک دروازہ سے انبیاء
و صدیقون داخل ہون گے اور ایک دروازہ سے شہداء و صالحین
اور پانچ دروازون سے ہمارے شعیان و دوستان و باب یدخل
اور ایک دروازہ سے
منه سائر المسلمین ممن یشهد ان لا اله الا الله ولم یکن
داخل جنت ہون گے تمام مسلمین اون لوگون سے جو گواہی دیتے ہیں اسکی کہ کوئی خدا نہیں ہے سوا خدا
فی قلبه مقدار ذرة من بغضنا اهل البیت —
کہ درحالیکہ نہو اونکے دل میں بقدر ایک ذرہ عداوت ہم اہلبیت کی
اور وہ ہی جو روضہ کافی میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے یہ تحقیق
احبکم علی ما انتم علیه دخل الجنة وان لم یقل کما تقولون —
دوست رکھے تمکو اوس امر پر جسپر تم ہو داخل جنت ہوگا ہر چند نہ قائل ہو جسکے تم لوگ قائل ہو

اور وہ ہے جو کتاب معانی الاخبار سے منقول ہے فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے ان الرجل لیحبکم وما یدری ما تقولون فیدخله
بدرستیکہ کوئی شخص دوست رکھتا ہے تم شیعہ کو حالانکہ نہیں جانتا تمہارے مذہب کو
الله الجنة وان الرجل لیبغضکم وما یدری ما تقولون فیدخله
پس داخل کرتا ہے خدا اسکو جنت میں اور بدرستیکہ کوئی شخص دشمن رکھتا ہے تمکو حالانکہ نہیں جانتا تمہارے مذہب کو
الله النار اور وہ ہے جو نیز معانی الاخبار سے منقول ہے فرمایا جناب
پس داخل کرتا ہے خدا اسکو جہنم میں
صادق علیہ السلام نے تفسیر قول خدا میں الا المستضعفین من الرجال
کہ ضعفاء مردون اور عورتون
والنساء والولدان لا یستطیعون حیلة ولا یهتدون سبیلا میں
اور اطفال سے جو استطاعت نہیں رکھتے کسی حیلہ کی اور نہ ہدایت پاسکتے کسی راہ کی
فرمایا کہ نہیں استطاعت ہے اونکو کہ ناصبی ہو کر نصب عداوت کریں اور
نہ راہ حق میں ہدایت پاسکیں کہ منجملہ اہل حق ہو جائیں — وهم لا یدخلون
یہ لوگ داخل
الجنة باعمال حسنة و باجتناب المحارم التی نهی الله عز وجل
جنت ہون گے بسبب اعمال حسنہ کے اور بسبب اجتناب اون محرمات کے کہ منع کیا ہے خدا نے ان سے
عنها ولا ینالون منازل الابرار — اور اس حدیث کو تفسیر برہان
اور نہ پہنچیں گے منزلون تک ابرار کے
و بحار میں تفسیر عیاشی سے بھی نقل کیا ہے اور وہ ہی جو کتاب معانی الاخبار

سے حدیث زرارہ مین منقول ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے خدمت جناب
صادق علیہ السّلام مین عرض کیا کہ کیا آپکی رائے ہے اوس شخص کی بابت
جو نماز گذار و روزہ دار ہو اور اجتناب کرے محارم سے اور ورع و تقوی
اوسکا خوب ہو اون لوگون سے جو عارف ولایت کے نہین ہین اور
نہ ناصبی ہین فرمایا حضرت نے جواب مین انّ اللہ یدخل اولئك
بیشک خدا داخل کریگا ایسے لوگون کو جنت
الجنة برحمته اور وہ ہے جو غیبۃ شیخ سے بروایت کامل بن ابراہیم
مین اپنی رحمت سے
مدنی منقول ہے کہتے ہین کہ مین آیا خدمت امام حسن عسکری علیہ السّلام
مین اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین حضرت سے پوچھون گا کہ داخل جنت
نہ ہوگا مگر وہ جو مثل میرے معرفت رکھتا ہو اور مثل میرے اعتقاد کے قائل
ہو کہ اتنے مین پردہ سے ایک لڑکا مثل چاند کے ٹکڑے کے چار سال کا
نمایان ہوا اور وہ امام زمان صلی اللہ علیہ و آبائہ تھے پس فرمایا مجھسے کہ تو
ولی و حجت خدا کے پاس اسلئے آیا ہے کہ پوچھے کہ داخل جنت نہ ہوگا
مگر وہ جو عارف ہو مثل تیری معرفت کے اور معتقد ہو مثل تیرے اعتقاد
کے مین نے عرض کیا کہ ہان واللہ پس فرمایا امام زمان صلوات اللہ و
سلامہ علیہ نے اذن واللہ یقلّ داخلہا واللہ انّہ لیکثر داخلہا قوم
اوسوقت واللہ کمتر لوگ داخل جنت ہون گے واللہ داخل جنت ہون گے وہ گروہ

یقال لہم الحقّیة و ہم قوم من حبّہم لعلی یحلفون بحقّہ
کہتے ہین اور وہ لوگ وہ گروہ ہین کہ اونکی دوستی سے جو علی علیہ السلام کے ساتھ ہے قسم کھاتے ہین اونکے حق کی
وما یدرون ما حقّہ و فضلہ الخبر۔
حالانکہ نہین جانتے کہ کیا حق اور فضیلت ہے اوس جناب کی
اور وہ ہے جو کافی مین بروایت اسماعیل جعفی منقول ہے کہتے ہین کہ
مین نے خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین عرض کیا کہ کوئی ایسا ہے
جو عارف مذہب اثنا عشریہ ہو فرمایا نہین مگر مستضعفین مین نے عرض کیا
کہ وہ کون ہین فرمایا نساءکم و اولادکم ثم قال ارأیت امّ ایمن فانی
عورتین تمہاری اور اولاد تمہارے پھر فرمایا کہ آیا کیا رائے ہے تیری درباب ام ایمن کے پس تحقیق مین
اشہد انّہا من اہل الجنّۃ وما کانت تعرف ما انتم علیہ
گواہی دیتا ہون اسکی کہ وہ اہل جنت سے ہین حالانکہ عارف نتھین اوس مذہب کی جسپر تملوگ ہو
اور اس حدیث سے ظاہر ہے کہ ضعفاء عقول ہر دو مذہب کے یکسان ہین
بسبب ضعف عقل کے اسلئے کہ مثل امّ ایمن کنیز جناب رسولخدا
اور دیگر اون زنان و اطفال مین جنکا امامیہ مین یقینًا ہونا معتبر تھا کوئی
فرق نہین فرمایا درباب داخل ہونے جنت کے۔ بلکہ تمام احادیث گذشتہ

مذکورہ وغیر مذکورہ سے ظاہر ہے کہ عدم نجات ضعفا عقول مخالفین

یقینی نہیں ہے پس کیونکر ہمارے مذہب کے ضعفا و بلہ و اطفال و زنان

جو زمرہ امامیہ میں اپنی تئین داخل سمجھتے ہین اور تولا و تبرا مین شریک اونکے

ہین مجرد عدم تقلید مجتہد سے یعنی قبول قول غیر معصوم بغیر دلیل عدم قبول اعمال کیطرف

منسوب ہوکر کافر و جہنمی قرار پا سکتے ہین درحالیکہ امیر المومنین شہادت

دیتے ہین اونکے قبول اعمال و نجات آخرت کی چنانچہ تفسیر نعمانی مین

ہے فرمایا حضرت نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

نے یا ابا الحسن حقیق علی اللہ ان یدخل اہل الضلال الجنۃ

اے ابو الحسن حق ہے خدا پر کہ داخل کرے اہل ضلال کو جنت مین

تا آخر اوس حدیث کے جو گذر چکی دلیل اول صفحہ (۳۵) مین

اور جلد پانزدہم بحار کتاب الایمان والکفر مین کتاب سلیم و کافی سے

منقول ہے کہ ایک شخص خدمت امیر المومنین صلوات اللہ و سلامہ

علیہ میں آیا اور عرض کیا کہ یا امیر المومنین کیا ہے ادنیٰ وہ امر جس سے

مرد مومن ہوتا ہے اور ادنیٰ وہ جس سے کافر ہو جاتا ہے فرمایا حضرت

نے کہ جب تو نے سوال کیا تو سن جواب کو کہ ادنیٰ وہ جس سے مرد مومن

ہوتا ہے یہ ہے کہ پہچنوائے خدا اوسکو اپنی تئین پس اقرار کرے وہ

اوسکی ربوبیت اور وحدانیت کا اور پہچنوائے اوسکو اپنے نبی کو تو

اقرار کرے وہ حضرت کی نبوت کا اور تبلیغ رسالت کا اور پہچنوائے

اوسے اپنی اوس حجت کو جو اوسکی زمین میں ہے اور شاہد اوسکا ہے اوسکے

خلق پر پس اقرار کرے وہ اوسکی اطاعت کا اوس شخص نے عرض کیا

کہ یا امیر المومنین وان جہل جمیع الاشیاء غیر ما وصفت قال نعم

ہر چند جاہل ہو تمام اون چیزون سے جنکو آپ نے نہین بیان کیا فرمایا ہاں

اذا امر اطاع و اذا نہی انتہی — اور ادنیٰ وہ امر جس سے

جبکہ حکم دیا جائے تو اطاعت کرے اور جب منع کیا جائے تو باز رہے

کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ اعتقاد کرے کسی چیز پر پس گمان کرے کہ خدا نے

حکم دیا ہے اوسکا اوسے حالانکہ خدا نے منع کیا ہو اوس سے پھر نصب

عداوت کرے اوسپر اور بیزاری اور دوستی کرے اور گمان کرے

کہ وہ عبادت کرتا ہے خدا کی موافق اوسکے حکم کی۔ اور نجات

عوام امامیہ کو کافی ہونا اوس ایمان کا جو ہر دو حدیث مذکورہ میں منقول ہے

احادیث کثیرہ کافی و بحار و سائر کتب احادیث مین منقول ہے جنسے

کوئی شخص انکار نہین کر سکتا چونکہ ہر دو حدیث مذکورہ واضح ہین اونکی

لہذا محض اختصاراً اونھین پر قناعت کیگئی - اور اس حدیث کے دو ٹکڑے ہین ایک متعلق باور ناے ایمان دوسرا متعلق باور ناے کفر - میری زبان لال ہو جو مین اپنے اخوان دین کے نسبت کوئی کلام خلاف رضائے خدا کہون مگر آپ خود بنظر انصاف ملاحظہ کرلین کہ مقلد یعنی قبول کنندہ قول غیر معصوم بغیر دلیل کس ٹکڑے سے متعلق ہوتا ہے درحالیکہ تقلید مذکور نہ عقل سے ثابت ہے نہ قرآن سے اور نہ حدیث سے اور نہ اجماع امامیہ سے اور مطابق مذہب اہلبیت طاہرین نہ اصول دین سے ہے نہ فروع دین سے اور نہ واجب ہے اور نہ جائز اسطرح کہ اگر کسی واقفکار غیر اہل اسلام پر مسئلہ تقلید یعنی مذکور چھوڑ دیا جاے تو کبھی احادیث ائمہ علیہم السلام سے مطابق اونحضرات کے مذہب کے نہ سمجھیگا نعوذ باللہ من الضلالۃ بعد الھدایہ -

پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ خدا کے ضلالت سے بعد ہدایت کے -

اور عوام کیلیے تقلید مثل مسئلہ جبر و تفویض کے ہے زمان غیبت مین اور حق دو نو مین حالت درمیانی مین ہے اور یہی منشا اوس فتوے علامہ مجلسی رحمہ اللہ کا ہے جو تنقید التقلید مین مذکور ہے - پس جسطرح

مسئلہ جبر و تفویض مین یہ اعتقاد لازم ہے کہ خدا نے بندون کو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ چھوڑ دیا ہے کہ جو گناہ چاہین کرین بلکہ ان دو نو حالتون مین حالت درمیانی کے اعتقاد کا پابند کیا ہے - اوسیطرح خلیفۃ الرحمان امام زمانؑ نے اپنے عوام کو حالت غیبت مین نہ تو مجبور کیا ہے کہ علما کو مثل امام معصوم سمجھین کہ جو کچھ وہ بلا دلیل روایت کہین اوسکی تعمیل کرتے رہین اور نہ اونکو چھوڑ دیا ہے کہ جو چاہین اپنی راے سے امور دین مین کرتے رہین بلکہ اپنے عوام کو حالت درمیانی مین رکھا جاے کہ جو بذریعہ علما روایت سے پاوین اوسکو قبول کرین اور اوسپر عمل کرین اور جو بذریعہ علما محض اونکی راے سے پاوین اوسکو ترک کرین جیسا کہ ارشاد امام حسن عسکری علیہ السلام مین ہے۔ خذ وا بما رو وا و ذر وا ما را وا

لو اوسکو جسکی اونھون نے روایت کی ہو اور ترک کرو اوسکو جسمین اونھون نے رائے دی ہو

کہ صورت اوّل مین اگر قبول نکرینگے تو کوئی عمل اونکا ہر چند مطابق واقع ہو مقبول نہوگا بلکہ انکار سے اوسکے کافر ہو جاینگے اور صورت دوم مین اگر قبول نکرینگے تو کچھ گنہگار نہونگے - اور یہ بیان اسطرح قرآن و حدیث سے مطابق ہر عقل سلیم مومن ہے کہ اسمین زیادہ توضیح کی ضرورت نہین

مگر اتماماً للحجّہ مین یہان اور توضیح کیے دیتا ہون ہرچند طول ہو۔

پس واضح ہو کہ علم نجوم پر عمل ہمارے لیے اوسی وجہ سے ممنوع ہے جو رائے واجتہاد مین ہے کہ اوسکا جاننے والا بالتحقیق کما حقہٗ سوا نبی وامام معصوم کے کوئی دوسرا نہین ہے اور اسی وجہ سے ہر حکم اوسکا یقینی نہین ہوتا کیونکہ اثر ستارون کا ایک دوسرے سے مخلوط ہے مثل معجون مرکب کے اور ہر ستارہ کا اثر مثل ہر دوا کے جداگانہ ہوتا ہے اور مزاج معجون کا کوئی طبیب بتا نہین سکتا جب تک کہ اوسکے کل اجزا سے واقف نہو اسیطرح نجوم کا اثر واقعی پورا کوئی بتا نہین سکتا جب تک کہ کل نجوم کے خواص سے واقف نہو۔ اور یہی حال احکام شریعت کا ہے کہ ہر ایک حکم مین اوس کے اثر رضائے الٰہی وعدم رضا مخفی ہے اور رضائے الٰہی ہر حکم مشتبہ مین وہی بتا سکتا ہے جو تمام جزئیات احکام کو بوحی والہام بطور یقین خدا سے معلوم کر چکا ہو اور ہر مجتہد ہر مسئلہ مشتبہ مین رضائے الٰہی سے اوسیطرح غیر متیقن ہے جسطرح ہر مقلد پس مشتبہات شریعت مین بغیر ہدایت معصوم کے عقلاً وشرعاً عمل درست نہین ہے اور دو وقت بسبب

وقوع اشتباہات مومنین پر بہت سخت گذرے اوّل وفات جناب رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دوم غیبت امام زمان صلّی اللہ علیہ وآبائہ وعجّل ظہورہ۔ اور ہرچند جناب رسول قریب وفات غدیر خم مین من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ۔ اور وقت وفات انّی
جسکا مولا مین ہون اوسکے مولا علی ہین۔ مین
تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی ما ان
چھوڑے جاتا ہون تم مین دو گران بہا چیز کتاب خدا اور اپنی عترت واہلبیت کو جبتک
تمسکتم بھما لن تضلّوا۔ فرما گئے مگر ایسا اختلاف شدید ہوا
تمسک کرو گے دونوں سے کبھی گمراہ نہوگے
کہ اکثر وبیشتر لوگون نے امیرالمومنین کو قطعاً ترک کر دیا جو تھوڑے لوگ تابع فرمان اوس جناب کے تھے یا جو تائب ہوئے وہی شیعہ علی سے ملقّب ہوئے ہرچند جو روش امیرالمومنین کی اپنے شیعون سے تھی وہی بعد حضرت کے اوس جناب کے اوصیا کی تھی باوجود اسکے تا زمان امام رضا علیہ السلام تیرہ فرقے شیعون کے قرار پا گئے اور از زمان امام جعفر صادق علیہ السلام شیعون کو جعفریہ بھی کہنے لگے۔ پھر از زمان امام محمد تقی علیہ السلام جو تھوڑے شیعہ جعفریہ راہ مستقیم پر تھے تا امام حسن عسکری علیہ السلام ہرچند اونمین بھی اختلافات ہوئے مگر چونکہ

کوئی خاص مذہب مستقلاً قرار نہیں پایا گیا۔ اور ہر امام تک شیعہ جعفریہ
کو امامیہ بھی کہنے لگے تا اینکہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے بھی انتقال فرمایا
اور زمانہ امام دوازدہم امام زمانؑ کا آیا اوس وقت سے فرقہ شیعہ جعفریہ
امامیہ کو اثنا عشریہ بھی کہنے لگے پس فرقہ اثنا عشریہ وہی شیعہ ہین جنھون نے
از زمان امیر المومنینؑ تا امام رضا علیہ السلام اہلبیت رسول کا ساتھ دیا اور
وہی امامیہ جعفریہ ہین جو تا زمان امامت و غیبت صغرا کے امام زمان
ان دوازدہ امام سے کسی امر مین بال کے برابر بھی منحرف نہوئے اور
اصول و فروع سب اونکے از زمان امیر المومنینؑ تا ابتدائے غیبت
کبرائے امام زمان برابر اونہین حضرات کے اقوال و افعال و احکام
و آداب اور سنت و طریقہ پر جاری رہے تا اینکہ غیبت کبری واقع ہوئی
اور یہ وقت شیعہ جعفریہ امامیہ اثنا عشریہ پر سخت تر واقع ہوا وفات
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے اسلیے کہ بعد اوس جناب کی
حجت خدا امیر المومنین درمیان اونکے حاضر و موجود تھے مگر غیبت
امام زمان سے اثنا عشریہ کی یہ حالت ہو گئی کہ مثل گوسفندان بلا راعی
کے بے پناہ ہو گئے جدہر چاہین جائین اور جو چاہین کرین کوئی پوچھنے

والا نرہا مگر اونکے راعی یعنی امام زمان نے اونکو حیران و پریشان بیابان
ضلالت مین ٹھوکرین کھاتے رہنے نہ دیا اور وقت غیبت اوسیطرح اونکی
ہدایت کر گئے جسطرح وقت وفات جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے
ہدایت امت کی تھی۔ اگر جناب رسول نے وقت وفات مین من
کنت مولاہ فعلی مولاہ اور انی تارک فیکم الثقلین کتاب
مین مولا ہون علی اوسکے مولا ہین — مین چھوڑے جاتا ہون تم مین دو گران بہا چیز
اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا —
کتاب خدا اور اپنی عترت واہلبیت کو جب تک تمسک کروگے دونو سے گمراہ نہوگے ۔
فرمایا تو امام زمان صلی اللہ علیہ وآبائہ نے وقت غیبت فرمایا
اما الحوادث الواقعۃ فارجعوا فیہا الی رواۃ حدیثنا
جو نئی باتین پیش آوین اونمین رجوع کرو طرف ہمارے راویان حدیث کے
فانہم حجتی علیکم وانا حجۃ اللہ — اور چونکہ امام زمان
کہ وہ میری حجت ہین تمپر اور مین حجت خدا ہون
کا کوئی مثل عصمت و امامت مین تھا لہذا غیبت کبری کیلیے کسی خاص شخص کو
اپنا قائم مقام معین نہین فرمایا اور سمجہا دیا کہ دیکھو اس زمانہ غیبت مین

کوئی حجت خدا سوا میرے دوسرا نہین ہے مگر بسبب روایت کرنے
کے میری حجت وہی جائز الخطا لوگ ہین جو وقت رجوع ہماری حدیث
تملوگون تک پہونچا دیا کرین۔ پس جسطرح شیعون کیلئے بعد وفات
جناب رسول امیر المومنین صلی اللہ علیہما و آلہما حجت تھے اوسیطرح
اثنا عشریہ کیلئے بعد غیبت امام زمان عجل اللہ ظہورہ حدیث حجت ہے
اور شرح اس کلام امام علیہ السلام کی یہ ہے کہ ہر اوس امر مین جسکا
حکم تمکو نہ معلوم ہوا اوسمین رجوع کرو اون لوگون کی طرف جو ہماری حدیث
کی روایت کرتے ہین کہ بحیثیت مسئلہ گوئی کو وہ ہماری روایت تملوگون
تک پہونچا دینگے اور اس راہ سے وہ لوگ ہماری حجت ہین اور ہم بوجہ
عصمت حجت خدا ہین پس بسبب اسکے کہ ہمارے قول کو تملوگون تک
پہونچاتے ہین اور قول اونکا ہمارے قول سے ہوتا ہے قول اونکا تمہیں
مثل ہمارے قول اور قول خدا کی حجت ہے پس قبول کرنا اوس کا محض
اسی وجہ سے لازم ہے پس اگر قبول نکروگے تو کوئی عمل تمہارا مقبول نہوگا
اور بمنزلہ کافر و مشرک کے ہو جاؤ گے کہ در اصل ہمارے قول کو تمنے قبول
نکیا۔ اور تائید اس شرح کی مقبولہ عمر بن حنظلہ سے مثل آفتاب واضح ہے

فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اون دو شخصون کے باہمین جو کسی امر مین
باخود باہم نزاع کرین فرمایا ینظران الی من کان منکم قد روی حدیثنا
دیکھین وہ دونو اوس شخص کو تم شیعون سے جو روایت کرے ہماری حدیث کی
ونظر فی حلالنا وحرامنا وعرف احکامنا فلیرضوا
اور نظر کرے ہمارے حلال اور حرام مین اور جانے ہمارے احکام کو تو راضی ہو جاؤ تملوگ
به حکما فانی قد جعلته علیکم حاکما فاذا حکم بحکمنا
اوسکے حکم ہونے پر کہ مین نے قرار دیا اوسکو تملوگون پر حاکم پس جبکہ وہ حکم کرے ساتھ ہمارے حکم کو
فلم یقبله منه فانما استخف بحکم الله و علینا
پھر نہ قبول کرے اوسکے جانب سے تو خبر نیست کہ سبک سمجھا حکم خدا کو اور ہمپر
ردّ والرّاد علینا الرّادّ علی الله وهو علی حدّ الشّرک بالله
رد کیا اور رد کرنے والا ہمپر رد کرنے والا ہے خدا پر اور وہ حد شرک خدا مین ہے
یہی حدیث ہے جس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ بغیر تقلید مجتہد حی
اعلم عامی کا کوئی عمل مقبول نہین ہے حالانکہ اسمین حکم فرمایا ہے وقت
نزاع مرافعہ کا طرف اوس شخص کی جو روایت کرے حدیث کی اور عارف
ہو اختلافات احکام سے جو ایک کو دوسرے پر ترجیح دے سکے

اور اسمین دلالت ہے کہ ہر واقف کار راوی جو جمع بین الاخبار کرسکے
اور عادل ہو فیصلہ کرسکتا ہے جانب امام معصوم سے ہر چند
مجتہد نہو پھر چونکہ مرافعہ مین اقرار و انکار مدعی و مدعا علیہ کی سننے کی ضرورت
ہوتی ہے اسلئے مخصوص اوسی مین حاکم حق کی ضرورت ہے اور تقلید
مستلزم مرافعہ نہین ہے کہ اوسمین ضرورت دعوی و بیان متخاصمین کے سننے
کی نہین ہوتی پس اس حدیث سے ہر عبادت مین مقلد کا حق ہونا مشروط
ہے نہ اعلم ہونا کیونکہ ہر عمل مین شرائط مرافعہ کا قیاس نہین ہوسکتا حالانکہ
درباب مرافعہ بھی خبر ابی خدیجہ مین ہے انظروا الی رجل منکم یعلم
شیئا من قضایانا فاجعلوہ بینکم فانی قد جعلتہ قاضیا فتحاکموا
الیہ - پھر اسمین قطعاً دلالت نہین ہے وجوب تقلید پر یعنی قبول قول
غیر معصوم بغیر دلیل بلکہ اسمین صراحت ہے کہ قول اوسکا اوسوقت لازم
القبول ہوگا جب وہ حدیث کی روایت کرتا ہو اور عارف ہو حکمہائے
منصوصہ امام معصوم سے پس جب حکم کرے اون حضرات کے حکم سے
تو قول اوسکا لازم القبول ہوجائے گا اور بلاشک ہو اسکو قبول نکرے

اوسکا کوئی عمل مقبول نہین اور وہ بمنزلہ مشرک ہے جیسا کہ اس حدیث
مین ہے - اور تقلید اصطلاحی مین بوجہ عدم علم دلیل پیش خدا مجرد قول بلا
دلیل مجتہد سے حجت تمام نہین ہوسکتی جو راہ خدا ہو کر مشرک ہوجائے گا
اور جتنی احادیث اس قسم کی وارد ہین وہ سب محض رد حدیث ماثورہ مین نہ رد
اجتہاد مجتہدین - علاوہ اسکے حکم امام زمان کہ رجوع کرو طرف راویان حدیث
کے عام ہے پس جب مجتہد اپنے رجوع کو طرف حدیث کے بتاوے گا اوسوقت
مقلد پر قول اوسکا حجت ہوگا اسلئے کہ حضرت نے جو اپنے پیروان کو حکم دیا
رجوع کا طرف راویان حدیث کے تو مقصود اوسکا یہ ہے کہ عمل کرین حدیث
پر نہ رائے مجتہد پر ورنہ اسطرح فرماتے کہ جب تمکو نئی باتین پیش آوین تو رجوع
کرو اونہین طرف رائے مجتہد کی اور نہ فرماتے کہ رجوع کرو طرف راویان حدیث
کے علاوہ اسکے خود اجتہاد و تقلید اصطلاحی اونہین نئی باتون سے ہین
کہ جنہین زمانہ معصوم مین اور مخصوص ایسے ہی امور کیلئے امام زمان علیہ
السلام نے فرمایا ہے کہ جب نئی باتین پیش آوین تو رجوع کرو اونہین
طرف ہمارے راویان حدیث کے اور حدیث پر عمل کرو تاکہ شبہہ مین
نہ پڑو - اور اسی وجہ سے طبرسی رحمہ اللہ نے اس توقیع امام زمان صلوات

اللہ علیہ کو جلد اوّل بحار مخصوص باب مذمت تقلید غیر معصوم مین لکھا ہے

علاوہ اسکے جب خود امام معصوم سے کسی مسئلہ مین راوی نے کہا کہ آپکی
اسمین کیا رائے ہے تو اوس سے سخت انکار فرمایا پس رائے جائز الخطا
پر عمل کرنے کی کب اجازت دے سکتے ہین چنانچہ کتاب کافی باب
البدع والآراء مین ہے قتیبہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے جناب صادق
علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے جواب دیا پس اوسنے
کہا ارایت ان کان کذا وکذا ما یکون القول فیہا فقال
کہا آپ کی اگر ہوتا ایسا اور ایسا تو اوسوقت کیا کہا جاتا فرمایا چپ رہ
مہ ما اجبتک فیہ من شیٔ فہو عن رسول اللہ لسنا
کہ مینے جو جواب تجھے دیا کسی چیز سے تو وہ جانب رسول خدا سے ہے ہم اون لوگون
من ارأیتک فی شیٔ ـــ فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ شارح کافی نے
مین نہین ہین جو کسی چیز مین رائے دیا کرتے ہین
یعنی ہم اہلبیت نہین کہتے رائے سے کسی امر مین احکام سے بلکہ کل جو ہم کہتے
ہین اوسکو اخذ کیا ہے رسول خدا سے اور اوس جناب نے اخذ کیا ہے
جبرئیل سے اور جبرئیل نے اخذ کیا ہے خدائے عزوجل سے اور اسمین
بلیغ مبالغہ ہے برائت مین رائے اور اہل رائے سے اور بطلان قیاس

مین اسلئے کہ جب وہ حضرات نہین کہتے شریعت مین رائے و قیاس سے
باوجود علم اونکے علل و اسباب و مصالح احکام سے تو غیر معصوم اولیٰ ہے
اس باب مین اور جلد اوّل بحار مین بصائر سے مثل حدیث کافی نقل کیا ہے
اور اوسمین ہے ـ لسنا نقول برأینا من شیٔ ـ اور نیز جلد اوّل بحار
ہم نہین کہتے اپنی رائے سے کوئی چیز
مین بصائر و اختصاص سے نقل کیا ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
یا جابر انا لو کنا نحدثکم برأینا وھوانا لکنا من الھالکین ولکنا
اے جابر اگر ہم کہتے تملوگون سے اپنی رائے اور خواہش سے تو ہوتے ہلاک ہونے والون سے لیکن
نحدثکم باحادیث نکنزھا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
ہم کہتے ہین اون احادیث سے جنکو جمع رکھتے ہین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے
الحدیث ـ اور محاسن و بصائر سے بروایت فضیل نقل کیا ہے فرمایا حضرت نے
لو انا حدثنا برأینا ضللنا کما ضل من کان قبلنا ولکنا
اگر ہم کہین اپنی رائے سے تو گمراہ ہوجاینگے جسطرح گمراہ ہوجائین گے جسطرح گمراہ ہوے وہ جو ہم سے آگے
حدثنا ببینۃ من ربنا بینھا لنبیہ فبینہ لنا ـــ
تھے لیکن ہمنے کہا بحجت جانب خدا سے جسکو بیان کیا اوسنے اپنے نبی سے اور اونحضرت نے بیان کیا ہمسے
اور بصائر سے نقل کیا ہے فرمایا حضرت نے یا جابر لو کنا نفتی
اے جابر اگر ہم فتوے دیتے

النّاس بِآرائنا وھوانا لکنّا من الھالکین ولکنّا نفتیھم باٰثار
لوگون کو اپنی رائے اور خواہش سے تو ہوتے ہلاک ہونے والون سے لیکن ہم فتوی دیتے ہین انکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصول علم عندنا الحدیث
احادیث رسول خداؐ سے اور اون اصول علم سے جو ہمارے پاس ہین
اور اس حدیث کو بحوالۂ بصائر جناب صادق علیہ السلام سے بھی نقل
کیا ہے اور نیز بحوالہ بصائر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے فرمایا
یا جابر لو کنّا نحدّث النّاس او حدّثناھم برائنا لکنّا من
اے جابر اگر ہم کہتے لوگون سے یا کہین اپنی رائے سے تو ہوتے ہلاک ہونے والون سے
الھالکین ولکنّا نحدّثھم باٰثار من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ولیکن کہتے ہین اونسے باحادیث جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ اور نیز بحوالہ بصائر نقل کیا ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
واللہ ما نقول باھوائنا ولا نقول برائنا ولا نقول الا ما قال
واللہ نہین کہتے ہم اپنی خواہشون سے اور نہ کہتے اپنی رائے سے اور نہین کہتے مگر وہی جو کہا ہمارے
ربّنا ۔۔۔ اور بھی مجالس مفید و دو سند دیگر بصائر سے اسکو نقل کیا ہے
پروردگار نے
اور نیز بصائر سے نقل کیا ہے فرمایا حضرت نے کہ ہم بہ توفیق و تسدید معلوم

کرتے ہین ۔ فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے یعنی بالہام جانب خدا سے
یا القاء روح القدس سے نہ جیسا تو خیال کرتا ہے اجتہاد و رائے سے
اور وسائل مین احتجاج سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے ابو حنیفہ سے زعمت انّک صاحب رائی وکان الرّائی
گمان کیا تو نے کہ تو صاحب رائے ہے حالانکہ رائے
من الرّسول صوابا ومن غیرہ خطاء لانّ اللہ تعالٰی
جناب رسول خدا کی صواب تھی اور غیر کی اونحضرت کے خطا ہے اسلئے کہ خدا نے فرمایا ہے
قال فاحکم بینھم بما اراک اللہ ولم یقل ذالک لغیرہ
کہ حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ اوس امر کے جسکو دکھایا تجھ کو خدا نے اور نہین فرمایا ایسا حضرت کے غیر کیلئے
اور نیز نقل کیا ہے اس حدیث کو تفسیر صافی مین و نیز اوسمین جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت جاری ہے اوصیا مین
اور موئدات اسکے ابواب بصائر و کافی مین بہت کثیر ہین اور باوجود
اسکے کہ رائے و قول معصوم کی حجت ہونے مین کسی دلیل دیگر کی ضرورت
نہین بلکہ وہ حضرات نص امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کلام ناطق خدا
ہین مگر جناب امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے تھے جیسا کہ جلد یازدہم

فسئلونی کافی

بحار مین کافی سے نقل کیا ہے اذا حدثتکم بشیئ فاسئلونی عن
جب مین بیان کرون تملوگون سے کوئی حدیث تو مجھ
کتاب اللہ — اور کبھی حضرت حدیث مرسل بیان کیا
دلیل اوسکی مجھسے کتاب خدا سے
کرتے تھے اور راوی طلب سند کیا کرتا تھا چنانچہ کتاب مذکور مین
ہے کہ ایک شخص نے خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین عرض کیا کہ آپ
حدیث مرسل بیان کیا کرتے ہین اور سند اوسکی بیان نہین فرماتے پس فرمایا
اذا حدثت الحدیث ولم اسندہ فسندی فیہ
جب مین حدیث بیان کرون اور سند اوسکی نہ بیان کرون تو سند میری اوسمین
ابی عن جدی عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلے
میرے پدر ہین میرے جد سے اپنے پدر سے اپنے جد سے جناب رسول خدا
اللہ علیہ وآلہ عن جبرئیل عن اللہ عز وجل
صلی اللہ علیہ وآلہ سے جبرئیل سے خدائے عز وجل سے
اور وسائل الشیعہ واول بحار مین مجالس مفید سے نقل کیا ہے جابر
کہتے ہین کہ مین نے خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین عرض کیا کہ جب
آپ مجھسے کوئی حدیث بیان کیا کرین تو اوسکی سند بھی بیان کیا کرین
فرمایا حضرت نے حدثنی ابی عن جدی عن رسول
حدیث بیان کی مجھسے میرے پدر نے میرے جد سے جناب رسول

اللہ عن جبرئیل عن اللہ تبارک وتعالی وکلما احدثک
خدا سے جبرئیل سے خدائے بزرگ سے اور جو کچھ مین تجھسے بیان کیا کرتا ہون
بہذا الاسناد — اور منہاج الکرامہ علامہ حلی علیہ الرحمہ مین ہے
اسکی سند یہی ہے
کہ کیا خوب کہا ہے بعض لوگون نے —
اذا شئت ان ترضی لنفسک مذہبا ✤ وتعلم ان الناس فی نقل اخبار
جب چاہے تو کہ اختیار کرے کوئی مذہب اور جانے کہ لوگ نقل اخبار مین ہین
ندع عنک قول الشافعی ومالک ✤ واحمد والمروی عن کعب احبار
تو ترک کر قول شافعی و مالک اور احمد بن حنبل کو اور جو مروی ہے کعب احبار سے
ووال اناسا قولہم وحدیثہم ✤ روی جدنا عن جبرئیل عن الباری
اور والی قرار دے ان لوگون کو جنکا قول وحدیث یہ ہے کہ روایت کی ہے ہمارے جد نے جبرئیل سے اور اوسنے باری سے
اور کافی مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ حدیث میری حدیث
میرے پدر کی ہے اور حدیث میرے پدر کی حدیث میرے جد کی ہے اور
حدیث میرے جد کی حدیث حسین ہے اور حدیث حسین حدیث حسن ہے
اور حدیث حسن حدیث امیر المومنین ہے اور حدیث امیر المومنین حدیث
رسول خدا ہے و حدیث رسول خدا قول خدا ہے اور جلد اول بحار مین منیۃ المرید سے

نقل سکے منقول ہے اور بصائر الدرجات مین ایک باب قائم کیا ہے
کہ علوم ائمہ بوراثت رسولخدا و امیر المومنین صلی اللہ علیہما و آلہما سے پہونچے
ہین پھر اونکو الہام ہوتا ہے۔ پس قول اونحضرات کا عین قول خدا ہے
اور کافی مین ہے اور جلد یازدہم بحار مین خرائج و کتاب اختصاص سے
نقل کیا ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ امام
محمد باقر علیہ السلام لوگون سے حدیث بیان کرنے لگے جانب خدا سے پس
اہل مدینہ نے کہا کہ نہین دیکھا ہمنے کسی کو جو جری تر ہو اس شخص سے پس
جب یہ دیکھا حضرت نے تو حدیث بیان کرنے لگے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ سے تو اہل مدینہ نے کہا کہ نہین دیکھا ہمنے کاذب تر اس
شخص سے کہ حدیث بیان کرتا ہے اوس سے جسکو نہین دیکھا ہے
پس جب یہ دیکھا حضرت نے تو بیان کرنے لگے اوسنے کہ سنا مین نے
جابر بن عبد اللہ انصاری سے پس اون لوگون نے تصدیق کی
حالانکہ واللہ جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور سیکھتے تھے (یعنی
حدیث کو) اور چونکہ اہل مدینہ حضرت کی عصمت کے قائل نتھے اور اون
جنابکو امام مفترض الطاعہ نجانتے تھے لہذا مجرد قول کو حضرت کے

بغیر سلسلہ تصدیق نکرتے تھے۔ اسیطرح کوئی شخص مانیہ کا مجتہد کو معصوم
نہین سمجھتا مگر ہر قول بلا دلیل اوسکا حجت سمجھا جاتا ہے اس حسن ظن پر کہ
بلا حدیث کوئی اجتہاد نہین ہوتا حالانکہ خدا فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی
مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔ کیونکہ حکم قرآن و حدیث بغیر علم واجب العمل نہین ہے
تو اجتہاد محتمل الخطا بغیر علم و دلیل کیونکر واجب العمل ہو سکتا ہے اور درصورتیکہ
اجتہاد عین قرآن و حدیث ہے تو وہی حسن ظن بعد موت مجتہد کیون باقی نہین رہتا
کیونکہ حکم خدا کسی کی موت سے بدل نہین سکتا اور اوسکا ناسخ سوا خدا کے کوئی
معصوم بھی نہین ہے باوجود اسکے حسن ظن طرف برگزیدگان اصحاب نبی
و امام کے بوجوہ کثیرہ بہتر ہے بہ نسبت انکی طرف حسن ظن کے حالانکہ وہ لوگ
بھی چونکہ معصوم نتھے کبھی رائے و قیاس کے مرتکب ہو جاتی تھی جیسا
کہ آتا ہے فانتظر۔ بلکہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کا ارتداد دلیل ہے کہ قول
بلا دلیل کسی کا قابل قبول نہین ہے کہ شان غیر معصوم سے انقلاب ہے جیسا
خدا نے خبر دی ہے اور جلد یازدہم بحار مین قرب الاسناد سے نقل کیا ہے
کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انتقال فرمایا تو سالم بن ابی حفصہ
جو زیدی المذہب تھا خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین آیا الغرض

تعزیت وہ خود ناقل ہے کہ مین نے کہا انّا للہ وانّا الیہ راجعون چلا
گیا واللہ وہ شخص جو کہا کرتا تھا قال رسول اللہ (فرمایا جناب رسول خدا نے) پس نہ پوچھتا تھا اون
لوگون سے جو درمیان اوسکے اور درمیان رسولخدا کے تھے واللہ نہ دیکھا
جائے گا مثل اوسکا کبھی پس جناب صادق علیہ السلام نے کچھ سکوت
کیا پھر فرمایا قال اللہ تعالیٰ (فرمایا خدائے تعالیٰ نے) پھر حدیث بیان کی پس مین اپنے
اصحاب کے پاس آیا اور کہا کہ اس سے عجیب ترین سنے کوئی امر نہ
دیکھا ہم عظیم سمجھتے تھے قول ابو جعفر باقر ع کو جو کہتے تھے کہ فرمایا جناب
رسول خدا نے بلا واسطہ پس کہا جعفر صادق نے فرمایا خدا نے بلا واسطہ
اور یہ روایت رجال کبیر میرزا مین رجال کشی سے نقل کی ہے کچھ اختصار
الفاظ سے پس جب امام زمان معصوم سے مومنین ومنافقین طالب
دلیل ہوئے تو زمان غیبت مین ہر قول بلا دلیل جائز الخطا کا واجب التقلید
سمجھنا عجائب امور سے ہے اور کس عقل مین سما سکتا ہے کہ جائز الخطا
کا ہر قول بلا دلیل تو ایسا لازم القبول ہو جائے کہ اوسکی عدم تعمیل مین
ہر عمل مقلد ہر چند مطابق واقع ہو قابل قبول نہ رہے - اور خود جائز الخطا
کا ہر اجتہاد ہر چند خلاف واقع ہو قابل قبول وعمل باقی رہے حالانکہ عقل

تا بہ کتاب وسنت حاکم ہے کہ اجتہاد ہو یا تقلید جب دلیل سے خالی
ہو تو بلا فرق باطل ہے کیونکہ اکابر اصحاب معصوم کبھی ایک دوسرے
کو خلاف اوسکے مورد کے فتوے دیتے تھے چنانچہ جناب صادق علیہ
السلام نے زرارہ کے پاس بذریعہ اونکے فرزند کے کہلوا بھیجا جیسا کہ
بحار حدیث طویل رجال کشی مین ہے - واتاك ابو بصیر بخلاف (لائے تیرے پاس ابو بصیر خلاف اوسکے)
الذی امرتك بہ (جسکا مین نے تجھے حکم دیا تھا) - علاوہ اسکے مستدرک الوسائل احکام و بحیہ
مین ہے کہ ابو بصیر مصر تھے خلاف پر اوس حدیث کے جسکو راوی نے
مگر جناب صادق علیہ السلام سے سنا تھا اور ہر چند قول ابو بصیر باعتبار
روایت دیگر تھا مگر راوی کیلئے قابل قبول تھا اور کبھی جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ جبرئیل سے کسی حکم کو سنکر فرماتے تھے کہ یہ تمہاری طرف
سے ہے یا خدا کیطرف سے چنانچہ جلد سوم مستدرک الوسائل مین جناب
امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس سات کفار اسیر ہو کر آئے حضرت نے فرمایا
کہ اے علی اوٹھو اور گردنین انکی مارو پس جبرئیل مثل چشم زدن نازل
ہوئے اور کہا کہ ان چھ کی گردنین مارو مگر ایک کو چھوڑ دو اسلئے کہ یہ

(۶۱)

کا نخی ہے اور کھانا کھلانے مین سخی ہے حضرت نے فرمایا اعنك

آیا یہ علم تمہارے

او عن ربی قال بل عن ربك ——

جانب سے ہے یا جانب پروردگار سے جبرئیل نے کہا بلکہ تمہارے پروردگار کی جانب سے

اور کبھی بعض حکم کو سنکر حضرت کی امت کے لوگ کہتے تھے کہ یہ آپکی جانب

سے ہے یا جانب خدا سے ۔ چنانچہ جب امیر المومنین صلوات اللہ و

سلامہ علیہ غدیر مین جانب خدا سے خلیفہ مقرر ہوے تو حارث بن نعمان

فہری لعین نے آکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے کہا ہے کہ یہ آپکی

طرف سے ہے یا خدا کیطرف سے ۔ اور چونکہ کلام اوسکا بارادہ تکذیب

جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ تھا لہذا معذب ہوا و الا معصوم سے

طلب دلیل کفر نہین ہے ہر چند غیر ضروری ہے ۔ اور مدینۃ المعاجز

و جلد ہفتم و نہم بحار مین چند کتب سے نقل کیا ہے بروایت جناب سلیمان

کہ ایک اعرابی خدمت جناب رسول مین آیا اور درباب موالاۃ امیر المومنین

صلوات اللہ علیہ کہا انت فرضتہ ام اللہ فرضہ من السماء

آپنے فرض کیا ہے اسکو یا خدا نے فرض کیا ہے آسمان سے

اور آخر مجلد فتن بحار مین جہان تحقیق کیا ہے کہ اجتہاد جناب رسول خدا صلی

اللہ علیہ و آلہ پر جائز تھا وجہ اول مین لکھتے ہین کہ مروی ہے کہ ایک بار

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ایک منزل پر وارد ہوے اور کچھ

فرمایا پس کہا گیا حضرت سے ان کان ذالك عن وحی فالسمع

اگر یہ وحی سے ہے تو سننا اور

والطاعۃ وان کان عن رائے فلیس ——

اطاعت کرنا ہو سکتا ہے اور اگر رائے سے ہے تو قابل سننے اور اطاعت کی نہین ہے

یہ حال لوگون کا تھا ساتھ نبی و امام کے جو مفترض الطاعہ و معصوم تھے

پس اولاد و اصحاب نبی و امام جو غیر معصوم تھے کب اس قابل ہین کہ اونکا

قول بلا دلیل مثل قول معصوم سمجھا جاے درحالیکہ ہمکو انحضرات نے

صدہا طریقون سے قول بلا دلیل غیر معصوم کے قبول کو منع بھی کر دیا ہے

اور سابقین و لاحقین نے کتب احادیث مین ابواب متعددہ عدم جواز

تقلید غیر معصوم منعقد کرکے صدہا حدیثین نقل کی ہون اور کوئی معارض

بھی اونکا کتاب و سنت مین نہو سوا عمل مخالفین کے جنکی مخالفت پر بھی

ہم مامور ہون ۔ اور اولاد و اصحاب برگزیدۂ نبی و امام بھی اسوجہ سے قابل

تقلید نہتھے کہ وہ بھی مثل ہمارے جائز الخطا و صاحب زلات تھے اور زلات

اونکے کتب رجال و احادیث مین بیشمار ہین اور اونکو تھوڑا ابھی نقل کرکے ایک

قسم کی لوگوں میں ہے مگر واسطے احقاق حق کے کہ وہ بوجہ عدم عصمت
بلا دلیل واجب التقلید نہ تھے اونکے بعض زلّات کیطرف اشارہ کیا جاتا
ہے اور اونہیں سے عموماً اون جائز الخطا لوگون کی حالت تقلید سمجھ
مین آسکتی ہے جو سدہا برس بعد ائمہ علیہم السلام کے پیدا ہوے ہین
پس بصائر و کافی وغیرہما سے ظاہر ہے کہ جناب صادق علیہ السلام اپنے
فرزند اسماعیل سے ایسی محبت رکھتے تھے کہ اگر امامت اونحضرات
کے اختیار مین ہوتی تو بعد اپنے اونہیں کو امام کرتے بلکہ باب بعض
عسکری علیہ السلام بحار مین بعض راویون کا بیان ہے، بلکہ غلط فہمی ہوئی کہ حضرت
نے اسماعیل رضی اللہ عنہ کو امام کر دیا تھا اور باوجود ایسی جلالت
اسماعیل کی اونکے حق مین جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
جیسا کہ جلد یازدہم بحار وغیرہ مین ہے عاصٍ عاصٍ لا یشبہنی
یعنی اسماعیل گنہگار ہے گنہگار ہے نہیں
ولا یشبہ احداً من آبائی — اور یہی ایک حدیث کافی ہے
مشابہ ہے مجھسے اور نہ مشابہ ہے کسی میرے آبا کے
کہ کوئی غیر معصوم اولاد ائمہ سے ہر باب مین بلا دلیل قابل تقلید نہین
ہے اور اسی وجہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت زید شہیدؓ سے فرمایا
جیسا کہ کافی مین ہے الطّاعة لواحد منّا والمودّة للجمیع
طاعت ایک کی واجب ہے ہم اہلبیت سے اور محبت سبکی

اب حالات اصحاب برگزیدہ معصومین نظر کیجیے علاوہ اون برگزیدگان
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کے جو بعد حضرت کے سوا تین کے سب
گمراہ ہو گئے اور پھر کچھ تائب ہوئے اور گذر چکا حاشیہ اوائل رسالہ مین
کہ ابان بن تغلب ایسے جلیل القدر علماء اصحاب جناب صادق علیہ السلام
سے تھے جنکو حضرت نے مفتی قرار دیا تھا۔ اور مزار بحار ایک حدیث
مین ہے کہ فرمایا حضرت نے اونسے انت من رؤساء الشیعة
تو رؤسائے شیعہ سے ہوکر
تترك الحسین لا تزوره — باوجود اسکے جلد یازدہم بحار مین
ترک کرتا ہے زیارت امام حسین علیہ السلام کو
بحوالہ رجال کشی بروایت ہشام بن سالم ہے کہ جب ابان مذکور رضی
اللہ عنہ نے مطابق ارشاد حضرت کے شامی سے مناظرہ کیا تو حضرت
نے شامی سے فرمایا امّا ابان بن تغلب فمغث حقّاً بباطل فغلبك
لیکن ابان بن تغلب نے خلط کیا حق کو باطل سے پس غالب آگئے تجھپر
وامّا زرارة فقاسك فغلب قیاسه قیاسك —
لیکن زرارہ نے قیاس کیا تجھسے پس غالب آیا قیاس اوسکا تیرے قیاس پر
اور زرارہ بھی اکابر اصحاب سے حضرت کے تھے۔ اور یہ روایت
گذر چکی حوالہ رجال کبیر میرزا رحمہ اللہ سے دلیل سوم صفحہ ۳۰ مین اس

رسالہ کے اور اسمین ہے کہ حق کو باطل سے جدا کرنے والے محض انبیا و اوصیا رہین والا حق باطل سے جدا نہو سکتا اور یہ مضمون احادیث کثیرہ کا بصائر باب فی الائمۃ یعرفون الزیادۃ والنقصان

باب ائمہ علیہم السلام جانتے ہین زیادتی و کمی کو

فی الارض من الحق والباطل - اور کافی باب ان الارض

زمین مین حق و باطل سے — باب نہین خالی

لا تخلو من حجۃ - اور بحار باب الاضطرار الی الحجۃ

ہوتی زمین حجت خدا سے — باب اضطرار طرف حجت خدا کی

مین بھی مذکور ہے - پس جبکہ مقتسیان و علمار اصحاب معصوم بھی کبھی قیاس و خلاف حق کے سامنے امام معصوم کے حامل ہو چکے ہون تو غیبت امام معصوم مین کوئی غیر معصوم سوا ترجیح بعض الاخبار علی بعض کے مجرد اپنے اجتہاد سے حق کو باطل سے جدا نہین کر سکتا اور نہ اجتہاد بلا دلیل اوسکا ہر حال مین حجت و واجب العمل ہو سکتا کیونکہ مطلق اجتہاد مخالف شریعت ہے اور کتاب کافی مین ہے اور جلد ہفتم بحار مین کتاب احتجاج سے اور جلد یازدہم بحار مین اعلام الوریٰ و ارشاد مفید سے بروایت

یونس بن یعقوب منقول ہے کہ ایک مرد شامی خدمت جناب صادق علیہ السلام مین آیا اور کہا کہ مین صاحب کلام و فقہ و فرائض ہون اور آپکے اصحاب سے مناظرہ کو آیا ہون حضرت نے فرمایا کہ کلام تیرا کلام رسول خدا سے ہے یا اپنی طرف سے اوس نے جواب دیا کہ کلام رسول خدا سے اور نیز میرے جانب سے حضرت نے فرمایا فانت

پس تو

اذاً شریک رسول اللہ کہنے لگا نہین حضرت نے فرمایا فسمعت

پھر شریک رسول خدا ہے — پس سنی

الوحی من اللہ عزّ وجلّ یخبرک - کہنے لگا نہین حضرت نے

تو نے وحی خدا جو خبر دیتا ہے تجھکو

فرمایا فتجب طاعتک کما تجب طاعۃ رسول اللہ

پس واجب ہے طاعت تیری جسطرح واجب ہے طاعت رسول خدا کی

کہنے لگا نہین پس حضرت متوجہ ہوے طرف میرے اور فرمایا اے

یونس بن یعقوب ھذا قد خصم نفسہ قبل ان یتکلم -

یہ شخص خصومت اپنے نفس کی کرتا ہے قبل اسکے کہ کلام کرے

پھر فرمایا اے یونس اگر تو کلام کر سکتا ہو تو کر مین نے عرض کیا کہ افسوس ہے یعنی مین قادر نہین ہون پھر مین نے عرض کیا کہ مین نے سنا آپکو منع کرتے ہوئے کلام سے اور فرماتے ہوے کہ واے ہو اصحاب کلام

کیلیے پس فرمایا انما قلت فویل لهم ان ترکوا اما اقول و ذهبوا الی
جز بن نہیں کہا مین نے واے ہے اونکو اگر ترک کرین میرے قول کو اور جاوین طرف اوس
یریدون ۔۔ فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ شارح کافی نے کہ اسمین دلالت
جو چاہتے ہین۔
ہے کہ علم کلام حق ہے ولکن ضرور ہے کہ معصوم سے لیکے سنکر ہو اور کہا
احمد بن سنان نے کہ ولید ابن ابان میرا ماموں تھا جب مرنے لگا تو اپنے
اولاد سے کہا کہ تم جانتے ہو کسی کو عالمتر مجھسے اونہون نے کہا نہین کہنے لگا
کہ پھر مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ اوسی امر پر رہنا جسپر اہل حدیث ہین کہ
مین نے حق اونہین مین دیکھا پھر فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ نے بعد
مذمت و مدح کلام کے کہ بالجملہ اہل کلام ضرور ہے کہ معصوم ہو یا وہ شخص
ہو جو سنے معصوم سے اور قول جناب صادق علیہ السلام صریح ہے
اس باب مین ۔ پھر فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے یونس سے
کہ دروازہ پر جا اور متکلمین سے جسکو پا اوسکو لا پس لایا مین حمران
بن اعین کو اور یہ کلام سے خوب ماہر تھے اور لایا احول یعنی مومن
الطاق کو اور ہشام بن سالم کو اور یہ دونو کلام سے خوب ماہر تھے
اور لایا قیس بن ماصر کو او ۔ یہ میری نزدیک سب سے زیادہ کلام مین ماہر

در رسائل الشیعه مین ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین انما علینا ان نلقی الیکم الاصول و علیکم ان تفرعوا [illegible]

تھے اور علم کلام امام زین العابدین علیہ السلام سے سیکھ چکے تھے ۔ پھر
ہشام بن الحکم آئے اور نو عمر تھے اور پہلو گون مین کوئی نتھا مگر جو اونسے
بڑا ہو پس حضرت نے اونکے لیے جگہہ خالی کی اور فرمایا ناصرنا
مددگار
بقلبه و لسانه و یده ۔ پھر فرمایا اے حمران کلام کر اس شامی
ہمارا قلب و زبان اور ہاتھ سے
سے پس کلام کیا اور غالب آئے پھر فرمایا اے طاقی کلام کر شامی سے
پس کلام کیا پھر فرمایا حضرت نے قیس ماصر سے کہ کلام کر شامی سے پس
کلام کیا اور جناب صادق علیہ السلام ہنسنے لگے کلام سے دونو کے بسبب
مغلوب ہونے شامی کے پس فرمایا شامی سے کہ کلام کر اس جوان سے
یعنی ہشام بن حکم سے پس مناظرہ کیا اونسے تا اینکہ شامی ایمان لایا اور
حضرت کی امامت کا اقرار کیا ۔ پس ملتفت ہوے جناب صادق علیہ السلام
طرف حمران کے اور فرمایا تجری الکلام علی الاثر فتصیب
جاری کرتا ہے کلام کو موافق حدیث کے پس موافق حق ہو جاتا ہے
اور ملتفت ہوے طرف ہشام بن سالم کے اور فرمایا ترید الاثر
ارادہ کرتا ہے تو حدیث کا
و لا تعرفه ۔ فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ نے کہ اسمین دلالت
مگر جانتا نہین اوسکو
ہے کہ وہ اثر یعنی حدیث مین ماہر تھے بسبب اسکے کہ خصم پر پورے

طور سے غالب نہ آسکے اسلئے کہ عارف اتر کما ہو حقہ غالب آتا ہے

خصم منکر حق پر قطعاً ولن الك توى العالم الماهر فى الحديث

اور اسی وجہ سے دیکھتا ہو تو عالم ماہر کو حدیث میں کہ کبھی

لا يصير مغلوبا ابدا ۔ پھر حضرت ملتفت ہوئے طرف احول

مغلوب نہیں ہوتا۔

یعنی مومن الطاق کے اور فرمایا قیاس روّاغ تکسر باطلاً

قیاس کنندہ مکار ہے توڑتا ہے تو باطل

بباطل الّا ان باطلك اظهر ۔ پھر متوجہ ہوئے طرف قیس ماصر

کو باطل سے لیکن باطل تیرا غالب ہوتا ہے

کے اور فرمایا ۔ تتكلم واقرب ما تكون من الخبر عن رسول

کلام کرتا ہو تو اور قریب تر ہو جاتا ہو حدیث جناب رسول سے

الله ابعد ما تكون منه تمزج الحقّ مع الباطل وقليل

پھر بعید تر ہو جاتا ہو اوس سے ملا دیتا ہو تو حق کو باطل سے حالانکہ

الحق يكفى عن كثير الباطل انت والاحول قفّاذان حاذقان

تھوڑا حق کفایت کرتا ہے بہت باطل سے تو اور احول یعنی مومن الطاق دو نوں جست کرنے والے مشاق

پھر فرمایا ہشام بن سالم سے یا هشام لا تكاد تقع تلوى رجليك

اے ہشام جب تو چاہتا ہو کہ پاؤں سمیٹ کر گرے زمین

اذا هممت بالارض طرت یعنی اپنے خصم سے مغلوب

قریب زمین کے پہونچے تو اوڑ جاتا ہو مثل طائر کے

نہیں ہوتا مثلك فليكلم الناس فاتق الزلة والشفاعة من ورائها

مثل تیرا چاہیے کہ مناظرہ کرے لوگوں سے پس پرہیز کر لغزش اور شفاعت پیچھے اوسکے ہے

ان شاء الله ۔ فرمایا مولانا صالح رحمہ اللہ نے کہ اسمیں دلالت ہے

اگر خدا نے چاہا

کہ انسان ہر چند حدّ کمال کو پہونچے مگر ضرور ہے کہ اپنی نفس کی محافظت

کرے ہر حال میں ۔ وفيه دلالة انّ المخطى مع اتصافه بالعلم

اور اسمیں دلالت ہو کہ خاطی باوجود متصف ہونے علم

وبذل الجهد آثم يدركه الشفاعة ان شاء الله تعالى

اور عمل میں لانے اجتہاد کی گنہگار ہے پہونچے گی اوسکو شفاعت اگر خدا چاہے گا

اور اس روایت سے بکمال وضوح ظاہر ہے کہ حمران بن اعین اور احول

مومن الطاق اور ہشام بن سالم اور قیس بن ماصر اور ہشام بن الحکم ثقات

علماء و اتقیاء متکلمین اصحاب جناب صادق علیہ السلام سے تھے مگر کلام

سبکا مطابق حق کے نتھا جیسا کہ خود جناب صادق علیہ السلام نے بیان

فرمایا پس یہ لوگ ہر قول میں بلا دلیل ہرگز قابل تقلید نہیں ہوسکتے ۔ اور اسمیں

نیز دلالت ہے جیسا مولانا صالح رحمہ اللہ نے لکھا کہ مجتہد خطائے اجتہاد میں

گنہگار ہے اور اگر نہ بھی ہو تو وہ اجتہاد اوسی کیلیے مخصوص ہوگا دوسروں

پر تقلید خطا جائز یا واجب نہیں ہے جسطرح کسی کی گناہ کا مواخذہ دوسرے سے نہ کیا جاے گا۔ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ لغزش عالم کی پیروی نکرو جیسا کہ اصل حدیث دلیل دوم مین گذر چکی۔ اور جلد یازدہم کتاب الایمان والکفر بحار مین ہے جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے اپنے آباے طاہرین سے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان ابغض الناس الی اللہ من یقتدی بسیئة المومن ولا

بدترین دشمن تر لوگون کا نزدیک خدا کے وہ ہے جو اقتدا کرے بدی مومن کے اور نہ

یقتدی بحسنته ۔ اور عالم دین مثل کنوئین کے ہے اور اوسکے پیروان

اقتدا کرے نیکی اوسکی۔

اوس سے آب علم لیتے ہین مگر جب میٹھا کنوان کھاری ہو جاے گا تو اثر اوسکا تمام اون لوگون پر پہونچے گا جو اوس سے پانی لیتے ہین اور کھارے پانی کبھی پیا نہین جاتا اور رجال کبیر میرزا حالات حمران بن اعین مذکور مین صفوان سے منقول ہے کان یجلس حمران مع اصحابه فلا یزال معهم فی

بیٹھتے تھے حمران ساتھ اپنے اصحاب شیعہ کے پس برابر اونسے احادیث اہلبیت رسول

الروایة عن آل محمد علیہم السلام فان خلطوا بغیرهم ردهم

صلی اللہ علیہم کی گفتگو کرتے تھے پس اگر وہ لوگ غیر اہلبیت کا کلام مخلوط کرتے تھے تو حمران پھیر تے تھے اونکو

الیه فان ضیعوا ذالك عدل ثلث مرات ثم قام عنهم وترکهم

طرف حدیث معصوم کے پس اگر وہ لوگ نہ مانتے تھے تو حمران تین بار اون لوگون کی مخالفت کرتے تھے پھر اونکو چھوڑ کر اوٹھکر چلے جاتے تھے

اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ما وجدت احدا اخذ بقولی

نہیں پایا مین نے کسی کو جسنے اخذ کیا ہو میرے قول کو

واطاع امری وحذا حذو اصحابی غیر رجلین رحمهما

اور اطاعت کی ہو میرے حکم کی اور چلا ہو چال میرے اصحاب کی سوا دو شخصون کے خدا رحم

اللہ تعالی عبد اللہ بن ابی یعفور وحمران بن اعین

کرے دونو پر اور وہ عبد اللہ بن ابی یعفور اور حمران بن اعین ہین

آگاہ ہو کہ دونو خالص ہین ہمارے شیعون سے اور نام اون کے ہمارے پاس ہین اوس کتاب اصحاب یمین ہین جسکو عطا کیا خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو دیکھیے حمران بن اعین رضی اللہ عنہ ایسے پابند تھے کلام معصوم کی کہ بغیر حدیث اونکو کوئی کلام اچھا ہی نہ معلوم ہوتا تھا مگر چونکہ خطا اونکی شان سے بھی ہے بلا دلیل اونکا قول بھی شرعاً واجب التقلید نہین ہے ہر چند دل یہی کہتا ہے کہ ایسے شخص کا قول بلا دلیل بھی حدیث محض ہوگا۔ بلکہ اوس روایت مین ہے جو یازدہم بحار مناظرۂ شامی مین رجال کشی سے منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے شامی سے ان غلبت

اگر تو غالب آوے

حمران نقل غلبتنی ـــ اور حالات قیس ماصر مین ابو علی علیہ الرحمہ
حمران نے بڑا تو مجھ پر غالب آیا
منتہی المقال مین لکھتے ہین کہ روایت مشہورہ مین یونس سے منقول ہے
کہ قیس ماصر خوب تر تھے کلام مین ہشام بن الحکم و حمران و احول یعنی مومن الطاق
سے اور اونہون نے علم کلام سیکھا تھا علی بن الحسین یعنی امام زین العابدین
علیہ السلام سے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اونکے بابمین کہ تو
اور احول دونو بڑے مشاق حجت کرنے والے ہین انتہی حالانکہ
جو مقام مدح مین لکھا ہے وہ قیس ماصر اور احول مومن الطاق دونو کی
مذمت ہے کیونکہ روایت مذکورہ مین اسطرح فرمایا ہے تمزج الحق مع
اے قیس ماصر تو ملا
الباطل وقلیل الحق یکفی عن کثیر الباطل انت والاحول
دیتا ہے حق کو باطل سے اور تھوڑا حق کافی ہوتا ہے بہت باطل سے تو اور احول
قفازان حاذقان ـــــ اور مومن الطاق مذکور بھی اکابر علماء متکلمین
مومن الطاق دونو بڑے مشاق حجت کرنیوالے ہین
ثقات اصحاب جناب صادق علیہ السلام سے تھے باوجود اسکے اکثر
قیاس کے عامل ہوگئے جیسا کہ روایت سابقہ مناظرہ شامی مین حضرت
نے اونسے فرمایا قیاس روّاغ تکسر باطلا بباطل ـــ
بڑا قیاس کنندہ سکتا ہی توڑتا ہے تو باطل کو باطل سے

۲۰۴

اور وسائل الشیعہ مین ہے کہ مومن الطاق ایک شخص سے جو منجملہ خوارج
تھا کلام کرنے لگے اور اوسکو لاجواب کر دیا اور جناب صادق
علیہ السلام سن رہے تھے پس فرمایا حضرت نے واللہ ما قلت من الحق
واللہ نہین کہا تونے حق کا ایک حرف
حرفا مومن الطاق نے عرض کیا کہ کیون فرمایا لانک تکلمت علی القیاس
اسلئے کہ تونے کلام کیا قیاس سے
والقیاس لیس من دینی ـ اور رجال کبیر میرزا رحمہ اللہ مین ہے کہ
اور قیاس نہین ہی میرے دین سے
ایک خارجی ہر سال مدینہ مین آیا کرتا تھا اور خدمت جناب صادق علیہ السلام مین
بھی حاضر ہوتا تھا پس ایک سال وہ آیا درحالیکہ بہت سے لوگ حضرت کی
خدمت مین حاضر تھے اور کہنے لگا کہ مین چاہتا ہون کہ آپکے کسی اصحاب سے
مناظرہ کرون حضرت نے مومن الطاق سے فرمایا کہ کلام کر خارجی سے پس
کلام کیا اور اوسکو ہر طرح مغلوب کیا پس خارجی نے حضرت سے کہا کہ میرے
گمان مین آپکے اصحاب مین کوئی ایسا نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ میرے
اصحاب مین اس سے بھی بزرگتر ہین مومن الطاق نے عرض کیا کہ اے
سید آقا مین نے آپکو مسرور کیا فرمایا حضرت نے واللہ لقد سررتنی
واللہ کہ تونے مجھکو مسرور کیا
لقد قطعتہ واللہ لقد حصرتہ ما قلت من الحق حرفا واحدا
کہ خارجی کو مغلوب کیا واللہ کہ تونے اوسکو گھیر لیا حالانکہ نہین کہا تونے حق کا ایک حرف بھی

۲۰۵

قال وكيف قال لانك تكلم على القياس والقياس ليس من

عرض کیا کہ کیوں فرمایا اسلئے کہ تو کلام کرتا ہے قیاس اور قیاس نہیں ہے میرے

دینی - اور جلد اوّل بحار میں ہے عبداللہ بن سنان کہتا ہے کہ میں

نے خدمت جناب صادقؑ میں آنا چاہا تو مومن الطاق نے کہا کہ میرے

لیے بھی اجازت حاضری لینا پس جب میں حضرت کی خدمت میں آیا تو

اونکے لیے بھی اجازت چاہی فرمایا کہ اوسکو اجازت نہیں ہے میں نے

عرض کیا کہ وہ آپ حضرات کے باہمیں مناظرہ کرتے ہیں اور خلق خدا سے

کوئی قادر نہیں ہے کہ اونکو مغلوب کرے فرمایا کہ اوسکو ایک طفل مکتب

مغلوب کرسکتا ہے میں نے عرض کیا کہ اونہوں نے مناظرہ کیا تمام اہل

ادیان سے اور سبکو مغلوب کیا پس کیونکر ایک طفل مکتب اونکو مغلوب کرسکتا ہے

فرمایا يقول له الصبي اخبرني عن امامك امرك ان تخاصم

کہ کہے اوس سے طفل کہ مجھے بتا کہ تیرے امام نے حکم دیا ہے تجھے کہ تو مناظرہ کر

الناس فلا يقدر ان يكذب عليّ فيقول لا فيقول له فانت

لوگوں سے تو مومن الطاق قادر نہوں گے کہ جھوٹ باندھیں مجھ پر پس کہیں گے کہ نہیں پس کہے وہ

تخاصم الناس من غير ان يامرك امامك فانت عاص له

طفل اوسکو کہ پھر تو مناظرہ کرتا ہے لوگوں سے بغیر اسکے کہ حکم دیں تجھکو امام تیرے پس تو نافرمان ہے اوسکا

له فيخصمه يا ابن سنان لا تاذن له عليّ الخبر

کا پس وہ طفل غالب آوے گا اے ابن سنان نہ اجازت دے مومن الطاق کو میرے پاس آنیکی آخر خبر

اور ہر چند شرعاً مناظرہ اظہار حق و رفع باطل و دفع شبہات و ہدایت گمراہان

کیلیے ممدوح ہے لیکن تمیز حق و باطل میں حد سے زیادہ مشکل ہے اور اکثر

بادی النظر میں ایک دوسرے سے مشابہ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے حضرت

نے مومن الطاق کو باوجودیکہ ثقہ و عالم و عادل تھے عموماً مناظرہ کی اجازت

نہ دی تھی کہ اثناء مناظرہ میں کلام سے حضرت کے خارج ہو جایا کرتے تھے

اور یہی حال اجتہاد کا ہے پس واجب العمل ہونا اوسکا کلام معصوم

سے معلوم ہوتا ہے نہ بلا دلیل قبول کرلینے سے اور رجال کبیر میں آیا

ہے فضیل بن عثمان کہتے ہیں کہ میں ایک گروہ شیعہ کے ساتھ خدمت جناب

صادق علیہ السلام میں گیا پس جب بیٹھا تو فرمایا حضرت نے کہ صاحب

طاق کیا ہوئے میں نے عرض کیا کہ صحیح ہیں فرمایا حضرت نے کہ میں نے

سنا ہے کہ بڑے مناظر و متکلم ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت نے

فرمایا کہ ایک امر لطیف ہے کہ جو چاہے اونکو مغلوب کردے میں نے

عرض کیا کیونکر فرمایا کہے اون سے اخبرني عن كلامك هذا

مجھے بتاؤ کہ یہ کلام تمہارا

٢٠٨

سن کلام امامک فان قال نعم کذب علینا وان قال
کلام سے تمہارے امام کے ہیں پس اگر کہیں کہ ہاں تو جھوٹھ باندھا ہم پر اور اگر کہیں
لا قال له کیف تتکلم بکلام لا یتکلم به امامک ثم
کہ نہیں تو کہو اوس سے کہ کیونکر کلام کرتے ہو ایسے کلام سے کہ نہیں کلام کرتے اوس سے تمہارا امام
قال انهم یتکلمون بکلام ان انا اقررت به و
فرمایا کہ یہ لوگ کلام کرتے ہیں ایسے کلام سے کہ اگر میں اوسکا اقرار کروں اور
رضیت به اقمت علی الضلالة وان برئت منهم
اوس پر راضی رہوں تو قائم کر دیا میں نے گمراہی پر اور اگر بیزاری کروں ان لوگوں
شق علی نحن قلیل وعدونا کثیر ——
سے تو شاق ہو مجھ پر ہم لوگ کم ہیں اور دشمن ہمارے زیادہ ہیں۔

اب یہ مقام قابل انصاف ہے کہ کوئی مجتہد ہمارے مذہب کا متاخرین
سے مثل مومن الطاق رضی اللہ عنہ صحبت امام معصوم سے مشرف ہو کر
سند پا چکا ہے کہ مثل اونکے کسی اجتہاد میں کبھی سہواً بھی مخالف کلام معصوم
فتوے نہ دیگا اور کس امر میں مومن الطاق سے افضل ہے جو مثل اونکے از
راہ خطا کبھی عامل رائے و قیاس نہو گا جو ہر قول میں بلا دلیل واجب التقلید ہے

٢٠٩

مثل امام معصوم کے۔ باوجود اسکے اونہیں مومن الطاق کیلیے حضرت نے
مناظرہ گذشتہ خارجی میں فرمایا کہ واللہ تو نے مجھے مسرور کیا مگر حق کا ایک حرف
بھی نہ کہا پس مسرت حضرت کی خارجی کے مغلوب ہونے پر تھی نہ کلام مخالف
حق پر اور اونہیں مومن الطاق کے باب میں رجال کبیر میرزا میں مذکور ہے
کہ فرمایا حضرت نے کہ محبوب ترین مردم میرے نزدیک چار شخص ہیں زندگی
اور موت میں منجملہ اونکے مومن الطاق کو بھی فرمایا۔ اور یہ دلیل ہے کہ جو
متقی و پرہیزگار مذہب امامیہ کا شریعت میں رائے قیاس وغیرہ کو جائز نہ جانتا
ہو مگر احیاناً کبھی بسبب کسی اشتباہ کے کلام و فروع فقہ میں عامل قیاس و
رائے کا ہو جایا کرے تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ مغفور ہے مگر عمل اشتباہی
اوسکا قابل تقلید نہیں ہے اسیطرح جو اکابر اصحاب معصوم میں مشاجرات
و اختلافات فروع دین میں واقع ہوئے اور ایک نے دوسرے کی تفسیق
و تضلیل کی بغیر دلیل قابل تقلید نہیں ہے۔ اور اسیطرح اختلافات
اخباریین و اصولیین ہیں کہ ایک نے دوسرے گروہ پر مبالغہ کیا طعن
و تشنیع میں حالانکہ آغاز و انجام دونو کا ایک ہے اور نسبت تفسیق ایک کی
دوسرے کیطرف بغیر دلیل قابل تقلید نہیں ہے بلکہ توہین مذہب و موجب

مضحکہ مخالفین اور محض اشتباہ ہے کیونکہ اشتباہات فروع کے مثل اشتباہ
اصول کے نہین ہین خصوصًا جبکہ اشتباہ از راہ تقلید ہو نہ از راہ تحقیق جسطرح
نسبت کفر یا عدم قبول عمل مین طرف عوام امامیہ کے بسبب عدم تقلید اصطلاحی
فتدبر جیدا پس حق یہ ہے کہ امر غیر واقع مین کوئی اون دو گروہ سے قائل تقلید
نہین ہے اور جلد اول بحار باب مذمت تقلید غیر معصوم مین ہے کہ فرمایا جناب
مسیح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام نے خذ والحق من اھل الباطل ولا
تاخذ والباطل من اھل الحق کونوا نقاد الکلام ——

اور امر اتفاقی دونو کا بلا اشتباہ حجت و واجب القبول ہے اور وہ
تقلید بمعنی قبول روایت ہے جسطرح ایک گروہ کی نجات پر دوسرا گروہ
متفق ہے - اور وقت انصاف دونو گروہ کے علمائے مشہورین ثقات
وعدول سے ہین سائر امور شرع مین اور قابل تقلید شرعی ہین جیسا کہ امل
الآمل محدث جلیل شیخ حر عاملی رحمہ اللہ سے ظاہر ہے خصوصًا فائدہ ثالثہ
اثنا عشر کتاب سے - اور قول مجتہد عظیم الشان میرزا ابو القاسم قمی رحمہ اللہ
صاحب قوانین سے اور اگر خوف طول ہوتا تو سبکی عین عبارات

لکھی جاتین - المختصر افراط و تفریط کسی باب مین خوب نہین ہے اور طریقہ
وسطی علامہ محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ کا بہت ہی استوار و صحیح ہے جیسا کہ فرمایا
اوس جواب استفسار مین جو رسالہ تنقید التقلید مین مذکور ہے (بندہ مسلک
اور طریقہ کو اوس گروہ کے جو بدگمانی فقہائے امامیہ سے کرتے ہین اور اونکو
کئی امرون سے تہمت دیتے ہین خطا جانتا ہون اور وہ لوگ بزرگان دین ہین
اونکی کوششون کو مقبول اور اونکی خطاؤن کو قابل بخشش سمجھتا ہون -
اور اسیطرح مسلک و طریقہ کو اوس گروہ کے جو اون لوگون کو پیشوا قرار دیتے
ہین اور اونکی مخالفت کو کسی امر مین جائز نہین جانتے اور مقلد اونکے ہو جاتے
ہین درست نہین جانتا اور حل اون اصول عقلیہ پر کہ جو کتاب و سنت سے
نہ نکالے گئے ہون درست نہین جانتا لیکن وہ اصول و قواعد کلیہ کہ جو عمومًا
قرآن و حدیث سے معلوم ہون اور اونسے کوئی خاص حدیث صریح مخالف
ہو مخصوص انہین کو لائق عمل سمجھتا ہون اور تفصیل ان امور کی مجلد آخر بحار الانوار
مین (جو مجلسون مین جلد اوسکی ہے) مذکور ہے - اور مزید توضیح اسکی ملاذ الاخیار
شرح تہذیب الاخبار مین فرمائی جیسا کہ اوس سے منقول ہے -
فظہر ان جمیع ھذہ الاخبار کانت معتبرۃ عندھم

وماذكروه فی کتب الرّجال من التّوثیق والتضعیف

اور جو ذکر کیا ہے کتب رجال میں توثیق اور تضعیف راویوں کی

فانّما یعملون بہ عند التّعارض اذا العمل بالاقوی

نہ جزیں نیست کہ عمل کرتے تھے اسپر وقت تعارض کے اسلئے کہ عمل اقوی پر اولی

اولی والّذی یقوّی عندی واوردت دلائلہ فی

وافضل ہے اور جو کچھ میرے نزدیک قوی ہے اور دلائل اوسکی میں کتاب کبیر یعنی بحار الانوار

الکتاب الکبیر هو انّ جمیع هذه الاخبار الواردة

میں بیان کر چکا وہ یہ ہے کہ تمام یہ اخبار جو وارد ہیں ان کتب اربعۂ امامیّہ

فی تلک الاصول الاربعة وغیرها من تالیفات

کافی ومن لایحضرہ و تہذیب و استبصار اور دیگر کتب میں تالیفات

الصّدوق والبرقی والصفّار والحمیری والشیخ والمفید

صدوق اور برقی اور صفّار اور حمیری اور شیخ طوسی اور مفید کے

وما تیسّر لنا بحمد اللّٰه من الاصول المعتبرة المذکورة

اور جو کچھ کہ میسر آیا ہمکو بحمد اللہ اون اصول معتبرہ سے جو مذکور ہیں۔

فی کتب الرّجال وقلما دخلت اخبارها فی کتاب

کتب رجال میں اور داخل کئے ہیں میں نے اخبار اونکو کتاب

(١٩)

٢١۴

بحار الانوار کلّها مورد العمل واقوی من

بحار الانوار میں وہ سب مورد عمل اور اقوی ہیں اون

الاصول العقلیّة والاستحسانات والقیاسات

اصول عقلیہ اور استحسانات اور قیاسات سے

المتداولة بین المتاخّرین من الاصحاب لٰکن

جو متداول ہو رہے ہیں درمیان متاخرین مجتہدین امامیّہ کے لیکن

لابدّ من رعایة احوال الرّجال عند الجمع بین الاخبار

ضرور ہے رعایت احوال رجال کی وقت جمع کرنے درمیان اخبار کے

والتّعارض بینها وتفصیل القول فی امثال ذالک

اور وقت تعارض اخبار کے درمیان اونکے اور تفصیل اس قسم کے امور کی

موکول الی الکتاب الکبیر

محوّل ہے کتاب بزرگ یعنی بحار الانوار پر

اور اس بیان علامہ مجلسی رحمہ اللہ میں پورے تصدیق ہے اس رسالہ

کی اور رسالہ تنقید التقلید کے مورد عمل محض حدیث معصوم ہے اور اقوی

ہے اوس اجتہاد متاخرین سے جو محض اصول عقلیہ وغیرہا متداولہ

٢١٣

سے مستنبط ہو۔ اور اس سے تفسیق اونکی لازم نہین آتی کیونکہ

اوسکو جائز سمجھکر قصداً انہین کرتے مثل اکابر اصحاب معصوم کے جیسا کہ

حال مومن الطاق وغیرہ مین بیان ہوا پس متورعین اون حضرات کی

قابل اقتدا ہین جمعہ وجماعات مین اور عادل ہین سائر امور شرع مین

کیونکہ اکثر آپس کے اختلافات فروع مین منتہی ہین طرف تقلید کے اور وہ

تقلید ہی مانع تحقیق ہے جسکی تصدیق وقت انصاف احادیث واضحۃ

الدلالہ سے ہوتی ہے فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے بحار الانوار جلد ہجدہم

کتاب الصّلوۃ ذکر اختلافات نماز جمعہ مین اذا عرفت ھذہ

جبکہ جانا تو نے ان

الاختلافات فالّذی یترجّح عندی منہا الوجوب المضیّق

اختلافات کو پس وہ امر جسین ترجیح ہو میرے نزدیک آیات واخبار سے یہ کہ نماز جمعہ واجب عینی ہے

اور وقت اوسکا تنگ ہے

العینی فی جمیع الازمان وعدم اشتراط الامام او نائبہ

تمام زمانون مین اور نہین شرط ہے اوسمین ہونا امام معصوم یا اوسکے نائب

الخاص والعام بل یکفی العدالۃ المعتبرۃ فی الجماعۃ

خاص یا عام کا بلکہ کافی ہے امام جمعہ مین وہ عدالت جو معتبر ہے نماز جماعت

والعلم بمسائل الصّلوۃ امّا اجتہاداً او تقلیداً اعمّ

مین اور علم مسائل نماز کا خواہ از روئے اجتہاد ہو یا از روئے تقلید ہو عام

من الاجتہاد والتّقلید المصطلح بین الفقہاء او العالم

اون اجتہاد وتقلید کے جو مصطلح ہے درمیان فقہا مجتہدین کے یا عالم

والمتعلّم علیٰ اصطلاح المحدّثین نعم یظہر من الاخبار

ومتعلم کے اصطلاح محدثین واخباریین پر ہان ظاہر ہوتا ہے اخبار اہلبیت سے

زائدا علیٰ امام الجماعۃ القدرۃ علیٰ ایراد الخطبۃ

زیادہ امام جماعت پر کہ قادر ہو تالیف خطبہ بلیغہ پر جو مناسب

البلیغۃ المناسبۃ للمقام بحسب احوال النّاس والامکنۃ

مقام ہو بر حسب حالات مردم اور مکانون

والازمنۃ والاعوام والشّہور والایّام والعلم باداٰ

اور زمانون اور سالون اور مہینون اور دنون کا اور علم رکھتا ہو اوسکے

وشرائطہا — اور اگر تقلید یعنی قبول روایت قبول کرلی جائے

آداب وشرائط کا

تو کسی حدیث تقلید مین گنجائش اختلاف کے باقی نہین رہتی اور جواز

تقلید غیر معصوم وعدم جواز دونو جمع ہو جاتے ہین اور کوئی فرد امامیہ

کا عدم قبول عمل کیطرف منسوب ہوکر جہنمی قرار نہین دیا جا سکتا کیونکہ

تمام عوام امامیہ بہ نیت استعلام حکم امام معصوم مجتہدین سے یا غیر

مجتہد اصطلاحی سے استفسار کر سکتے ہیں اور اسی ارادہ سے ہر

اوس کتاب فقہ و حدیث معتبر پر جسکو بقول اہل خبرہ قابل عمل سمجھتے

ہوں عمل کر سکتے ہیں کیونکہ شریعت سہلہ ہے جیسا کہ تنگ نہیں ہے - اور جس

امر کے بجا لانے کی طاقت نہیں رکھتے وہ اون سے اوٹھا لیا گیا ہے جیسا

کہ مفاد آیات و احادیث کثیرہ ہے - فرمایا فخر المحققین پسر علامہ رحمہما اللہ

نے کتاب ارشاد المسترشدین میں جیسا کہ اوس سے منقول ہے -

انّما اقتصرت علی ہذہ الاصول ولم اذکر العبادات

فقرین نیست کہ اقتصار کیا میں نے ان اصول پر اور نہیں ذکر کیا میں نے عبادات

السّمعیۃ لانّ والدی جمال الدین الحسن بن یوسف قدّس

سمعیہ کو اسلئے کہ میرے والد جمال الدین حسن بن یوسف رحمہ اللہ

سرّہ ذکر ما اجمع علیہ اھل البیت و ھم الائمّۃ

نے ذکر کیا اوسکو جسپر اجماع کیا اہلبیت نے اور وہ ائمہ

المعصومون علیہم السّلام و ما صحّ عنہم بالطّریق

معصومین علیہم السلام ہیں اور جو کچھ کہ صحیح ہوا اون حضرات کی جانب سے ساتھ

الّذی لہ الی الشیخ الطّوسی و من الشیخ الی الائمۃ علیہم

ایسے طریقہ کی کہ اوسکو طرف شیخ طوسی کے اور شیخ سے ائمہ علیہم السلام تک

السّلام بالطّرق الصحیحۃ الّتی لا شکّ فیہا ولا ریب

ہیں ساتھ طریقہ ایسے صحیح ہیں جنمیں کوئی شک اور شبہہ نہیں ہے

لانّ والدی لمّا ذکرنا لہ انّ المیّت لا قول لہ قال

اسلئے کہ جب میں نے اپنے والد سے ذکر کیا کہ میّت کا کوئی قول نہیں ہے تو فرمایا

انّی اثبت لکم ما اتّفقت علیہ الائمّۃ علیہم السّلام

کہ میں ثابت کئے دیتا ہوں تمہارے لئے وہ جسپر اتفاق کیا ہے ائمہ علیہم السلام نے

فلا یحتاج الی تقلید احد بعد معرفۃ واجب

پس نہ احتیاج ہوگی کسی کی تقلید کی بعد معرفت واجب

الاعتقاد فمن عدل عنہ الی غیرہ فقد عدل عن

اعتقاد کے پس جو شخص کہ عدول کرے اوس سے طرف اوسکے غیر کے تو عدول کیا اوس نے

یقین الی ظنّ و عن قول معصوم الی قول مجتہد

یقین سے طرف ظن کے اور قول معصوم سے طرف قول مجتہد کے

فایّہا المسلمون تمسّکوا بہ و اعتمدوا علیہ انتہی کلامہ

پس اے مسلمانو تمسک کرو ساتھ اسکے اور اعتماد کرو اسپر تمام ہوا کلام فخر المحققین

رفع اللہ مقامہ اور مراد اوس سے جسپر اجماع و اتفاق

پسر علامہ کا خداوند اونکے درجہ کو بلند فرمائے -

اخبار آحاد پر عمل اصول مذہب ہے۔ طوسی

کیا ہے ائمہ علیہم السلام نے اور واجب العمل سمجھا ہے اوسکو فخر المحققین
نے بذریعہ شیخ طوسی رحمہ اللہ او نحضرات کی احادیث سے ہے
فرمایا شیخ الطائفہ شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ نے عدۃ الاصول میں
والذی یدل علی ذالك اجماع الفرقۃ المحقۃ
جو امر کہ دلالت کرتا ہے اسپر وہ اجماع فرقۂ حقہ امامیہ کا ہے
فانی وجدتہا مجمعۃ علی العمل بہذہ الاخبار
کہ میں نے پایا اونکو کہ اجماع کیا ہے عمل پر ان اخبار کے
التی رووہا فی تصانیفہم ودوّنوہا فی اصولہم لا یتناکرون
جنکی روایت کی ہے اونہوں نے اپنے تصانیف میں اور مدوّن کیا ہے اونکو اپنے اصول میں نہیں انکار کرتے
ذالك ولا یتدافعونہ حتی انّ واحدا منہم اذا
اس کا اور نہ دفع کرتے اوسکو تا اینکہ اگر کوئی مذہب امامیہ کا جبکہ
افتی بشیٔ لا یعرفونہ سالوہ من این قلت ہذا
فتوے دے کسی چیز میں جسکو وہ لوگ نہ جانتے ہوں تو پوچھتے ہیں اوس سے کہ تمنے کہاں سے کہا اس کو
فاذا احالہم علی کتاب معروف او اصل مشہور
پس جب وہ حوالہ دیتا ہے اونکو کسی کتاب معروف یا اصل مشہور کا

وکان راویہ ثقۃ لا ینکر حدیثہ سکتوا وسلموا
اور راوی اوسکا ثقہ ہوتا ہے جسکی حدیث انکار نہیں کیجاتی تو سکوت کر لیتے ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں
الامر فی ذالك وقبلوا قولہ ہذہ عادتہم وسجیتہم
اوس امر کو اوس باب میں اور قبول کر لیتے ہیں اوسکے قول کو یہ عادت ہے اور طریقہ
من عہد النبی ومن بعدہ من الائمۃ ومن
اونکا ہے عہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے اور بعد اونحضرت کے زمان ائمہ علیہم السلام سے اور
زمن الصادق جعفر بن محمد علیہ السلام الذی انتشر
زمان جناب امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام سے جن سے منتشر ہوا ہے
العلم عنہ وکثرت الروایۃ من جہتہ فلولا انّ العمل
علم اور کثیر ہوئی روایت حضرت کی جانب سے پس اگر عمل ان
بہذہ الاخبار کان جائزا لما اجمعوا علی ذالك
اخبار پر جائز نہ ہوتا تو نہ اجماع کرتے اس پر
ولانکروہ لانّ اجماعہم فیہ معصوم لا یجوز علیہ الغلط
اور انکار کرتے اسکا اسلیے کہ اونکے اجماع میں معصوم داخل ہیں جس پر غلط و سہو جائز نہیں ہے
والسہو۔ اور تائید اس کلام شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ کی توثیق

اھادیث کتب معتمدہ ائمہ امامیہ میں کلام محمد بن یعقوب کلینی دیباچہ کافی سی
اور کلام محمد بن بابویہ صدوق دیباچہ من لایحضرہ الفقیہ سے بھی ہوتی
ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ اور فرمایا شہید اوّل رحمہ اللہ نے
کتاب ذکری میں جیسا کہ اوس سے منقول ہے ۔ ونقلہ ابن بابویہ
اور نقل کیا ہے اسکو ابن بابویہ نے
مع ضمانہ صحّۃ ما یوردہ والفرق بیّن اذ الاجتہاد
در حالیکہ ضامن صحت ہیں اوسکے جو لاتے ہیں اور فرق ظاہر ہے اسلئے کہ اجتہاد
ظنّی فی طریقہ و غایتہ واخبار المتیقّن ظنّیٌ فی طریقہ
ظنی ہے راہ میں اور انتہا میں اور خبر دینا یقین رکھنے والے کا ظنی ہے راہ میں نہ
لا غایتہ وکذا الرّکون الی المخبر عن علم اولیٰ من
انتہا میں اور اسیطرح مائل ہونا طرف ایسے خبر دینے والے کے جو یقین کہتا ہو اولیٰ ہے
الرّکون الی المجتہد امّا لو کان اخبار الثانی عن علم فانّہ
ہونے سے طرف مجتہد کے لیکن جبکہ ہو خبر دینا دوم کا علم و یقین سے پس
یرجع الیہ کیف کان اذا کان عدلا لاستنادہ الیٰ
رجوع کیا جانے گا طرف اوسکے جسطرح ہو جبکہ وہ عادل ہو بسبب اسکے کہ استناد ہے اوسکی
الیقین الّذی ھو اقویٰ من الاجتہاد فالظّاہر ترجیحہ
اپنے یقین سے جو قوی تر ہے اجتہاد سے پس ظاہر ہے ترجیح اوسکی

علی الاوّل تنزیلا لقطعہ منزلۃ الاخبار عن الحسّ
اوّل پر از راہ مرتبہ کے بسبب اسکے کہ وہ قطع کرچکا ہے راہ خبر دینے کی حس سے
ولا اعتبار بتجویز کونہ مجتہداً لانّ الاجتہاد لا یحصل
اور کچھ اعتبار نہیں ہے اسکا کہ اوّل مجتہد ہے اسلئے کہ اجتہاد سے قطع و یقین
عندہ القطع اور اس بیان میں پوری تصدیق ہے ہماری رسالہ
حاصل نہیں ہوتا
کی اور اس سے فرق درمیان تقلید اجتہاد و تقلید نص معصوم کے
بہت واضح ہے کہ وہی موجب قبول عمل و نجات ہے اسلئے کہ جو امر
مظنون الطریق والغایۃ ہو مجرد تقلید اوسکی موجب قبول عمل و نجات
آخرت نہیں ہو سکتی بلکہ نفع اوسکا دنیا میں بھی محض چند روزہ ہے کیونکہ
بعد موت مجتہد تقلید اوسکی حرام و ناجائز ہو جاتی ہے یہ استفادہ ہے
کلام شہید اوّل رحمہ اللہ سے ۔ اور جو قول علّامہ مجلسی رحمہ اللہ میں
گذر چکا کہ ابتدا ترک تقلید سلف کی زمان شہید اوّل رحمہ اللہ سے
ہے تو وجہ اسکی قول بعض محدثین میں ہے جو فرمایا ہے کہ غرض
اون بزرگواروں کی صحیح تھی مگر چونکہ درمیان اپنے مخالفین کے تھی اونسے
مدارات کے ساتھ جسطرح ممکن ہوا ترویج دین کر گئے جزاہم اللہ خیرا

اور بہرحال حق خالص محض اتباع قول معصوم ہے اور وہی واجب

العمل وموجب نجات ہے جس ذریعۂ معتبر سے حاصل ہو جائے۔

اور مؤید ہے اسکے کہ صاحب جواہر الکلام بحث قضا میں بعد ذکر حدیث

الحکم حکمان حکم اللہ وحکم الجاھلیة فرماتے ہیں ۔ الی غیر

حکم دو حکم ہیں حکم خدا اور حکم جاہلیت یعنی ضلالت سوا اسکے دیگر

ذالك من النّصوص البالغة بالتّعاضد علی مراتب

احادیث سے جو پہونچانے والے ہیں اپنے مدد سے مراتب

القطع الدّالة علی انّ المدار فی الحکم بالحقّ الّذی هو

قطع ویقین پر جو دلالت کرتے ہیں کہ مدار حکم حق میں وہی ہے جو پاس محمد

عند محمّد واهلبیته وانّه لا ریب فی انّ الرّاج من سمع

جو پاس محمد اور اونحضرات کے اہلبیت علیہم السلام کو ہے اور اسمیں شک نہیں ہو کہ مترجح ہو جس نے

منهم احکاما خاصّا مثلاً وحکم فیها بین النّاس وان

اونحضرات سے احکام مخصوصہ کو مثلاً اور حکم کرے اون سے درمیان لوگوں کے ہرچند نہو

لم یکن له مرتبة الاجتهاد والتصرّف قال الصّادق

اوسکو مرتبہ اجتہاد وتصرف کا فرمایا جناب صادق

علیه السّلام فی خبر ابی خدیجة ایّاکم ان یحاکم

علیہ السلام نے خبر ابی خدیجہ میں کہ پرہیز کرو لیجانے سے اپنے معاملات کو

بعضکم بعضاً الی اهل الجور ولکن انظروا الی رجل منکم

طرف ظالموں کے لیکن دیکھو ایسے شخص کو اپنے گروہ سے

یعلم شیئاً من قضایانا فاجعلوه بینکم فانّی قد جعلته

جو جانتا ہو کچھ بھی ہمارے حکموں سے پس قرار دو اوسکو درمیان اپنے کہ میں نے قرار دیا

قاضیاً فتحاکموا الیه بناءً علی ارادة الاعمّ من المجتهد

اوسکو فیصلہ کرنے والا پس فیصلہ چاہو اوس سے اس بنا پر کہ ارادہ کیا جائے اوس سے عام تر مجتہد

منه بل لعلّ ذالك اولی من الاحکام الاجتهادیّة

بلکہ شاید یہ اولی ہے احکام اجتہادیہ

الظنّیّة ۔ اور اس حدیث اور استدلال سے ظاہر ہے کہ

عمل اوس حدیث پر جو بطریق معتبر ملجائے بہتر ہے عمل ہر اجتہاد

ظنی سے اور یہی مقصود تمام رسالہ کا ہے پس مدار نجات محض تقلید کلام

معصوم ہے اور اوسی کے انکار سے کفر لازم آتا ہے نہ انکار اجتہاد ظنی

غیر معلوم الدلیل سے ۔ اور جواہر الکلام میں اور اسکے مؤید اسقدر ہیں جنکی

مات المحقق مات الفقیہ تیوں چل ... بر منادی اور [illegible] نہج البلاغہ [illegible]

تفصیل وناسب سالہ اردو نہیں ہے سوا اسکے کہ ایک مقام پر فرمایا ہے کہ نصوص ظاہرہ و صریحہ
ہین اون ہر حکم کا ساتھ حق اور عدل کے اور حق وہ ہے جو اون حضرات کے پاس ہے ۔ وشیعتہم جمیع
ثواب عنہم فی ذالک لاون المدار علی الحکم بین الناس بحکمہم
اور خصوصیات کی تمام نائب ہین اونحضرات کی جانب سے اس امر مین اسلئے کہ مدار حکم پر ہے مردم کے ساتھ حکم اونکے
اور جبکہ بقول صاحب جواہر الکلام مدار حکم احکام ائمہ علیہم السلام پر ہے
تو موت مجتہد سے عمل اون احکام پر کیونکر حرام و ناجائز ہو سکتا ہے
نہج البلاغہ سے ہے فرمایا اعلموا عباد اللہ انّ المومن یستحلّ
آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ مومن حلال سمجھتا ہے اس
العام ما استحلّ عاماً اوّل ویحرّم العام ما حرّم
سال جو حلال سمجھا ہے سال اوّل مین اور حرام سمجھتا ہے اس سال جو حرام سمجھا ہے
عاماً اوّل وانّ ما احدث النّاس لا یحلّ لکم شیئاً
سال اوّل مین اور جو ایجاد کیا لوگون نے وہ حلال نکریگا تمہارے لئے کچھ بھی
ممّا حرّم علیکم ولکنّ الحلال ما احلّ اللہ والحرام
اون چیزون سے جو حرام کیگئین تمپر لیکن حلال وہ ہے جسکو حلال کیا خدا نے
ما حرّم اللہ فقد جرّبتم الامور وضرّستموہا ووعظتم بمن کان قبلکم وضربت لکم الامثال ودعیتم الی الامور
اور حرام وہ ہے جسکو حرام کیا خدا نے پس تملوگ تجربہ کر چکے باتون کا

ودعیتم الی الامر الواضح فلا یصمّ عن ذالک الّا اصمّ
اور بلائے گئے طرف امر واضح کے پس نہ بہرا ہوگا اس سے مگر جو بہرا ہے
ولا یعمی عن ذالک الا اعمی وانّما النّاس رجلان متّبع
اور نہ اندھا ہوگا اس سے مگر جو اندھا ہے اور جز این نیست کہ لوگ دو قسم کے ہین
شرعۃ ومبتدع بدعۃ لیس معہ من اللہ برھان سنّۃ
پیرو کسی شریعت کا یا ایجاد کرنے والا کسی بدعت کا کہ نہو ساتھ اوسکے کوئی برہان سنت کا
ولا ضیاء حجّۃ ۔ پس قبول عمل ونجات خواص وعوام امامیہ منحصر
اور نہ روشنی کسی حجت کی
ہے قبول روایت معصوم پر جس ذریعہ معتبر سے واقع ہو جائے بذریعہ
مجتہد خاص ہو یا عام یا بذریعہ عادل غیر مجتہد اصطلاحی کتب معتبرہ
فقہ وحدیث سابقین سے ہو یا لاحقین سے کیونکہ ہمکو اختیار نہین دیا گیا
ہے کہ مثل اپنے مخالفین کے جس جائز الخطا کو چاہین ہر قول بلا دلیل مین
واجب الاطاعہ بنالین کہ خدا فرماتا ہے وربّک یخلق ما یشاء
اور پروردگار تیرا خلق کرتا ہے
ویختار ما کان لہم الخیرۃ ــــــ اور ہمکو اس راہ سے بھی
جو چاہتا ہے اور اختیار کرتا ہے نہین ہے اونکو کوئی اختیار
اس باب مین اختیار نہین ہے کہ خدا اور رسول وائمہ علیہم السلام نے عموماً اطاعت
جائز الخطا کو منع کیا ہے اور خدا فرماتا ہے وما کان لمومن ولا
اور نہین ہے واسطے کسی مومن اور

مومنة اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ

کسی مومنہ کے کہ جب حکم کرے خدا اور رسول اوسکا کسی امر مین کہ ہو اونکی لیے اختیار کسی

من امرہم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضلّ ضلالا مبینا

امر مین اونکے اور جو کہ نافرمانی کرے خدا اور اوسکے رسول کی پس وہ گمراہ ہوا گمراہی ہویدا

پس یہ لوگ خلاف ان دو نو آیتون کی تقلید آرا باطلہ مہاجرین و انصار

پر مامور نہین ہین کہ اونہون نے پیروی کی اس باب مین اہل کتاب کی

اور مثل اونکے گنہگارون کو ارباب قرار دیا طاعت مین حالانکہ خدا اپنے

رسول سے فرماتا ہے۔ قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء

کہ اے اہل کتاب آؤ طرف ایسے کلمہ کے جو یکسان ہے

بیننا و بینکم الّا نعبد الّا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتّخذ

درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے کہ نہ عبادت کرین مگر خدا کی اور نہ شریک کرین اوسکا
کسی کو اور نہ قرار دین

بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ ۔ کتاب کمال الدین و

بعض ہمارے بعض کو خدا سوا خدا کے

احتجاج سے ایک حدیث امام زمان سلام اللہ علیہ مین منقول ہے فرمایا

کہ موسی کلیم اللہ نے باوجود وفور عقل و کمال علم اور نزول وحی کی اونپر

اختیار کیا اپنے اعیان قوم و سرداران لشکر سے واسطے میقات اپنے

پروردگار کے ستر شخصون کو جنکے ایمان و اخلاص مین شک نرکھتے

تھے تو وقعت خیرتہ علی المنافقین ۔ فرماتا ہے خدائے عز و جل
پس واقع ہوا اختیار کرنا اوسکا منافقین پر

واختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا الایۃ ۔

اختیار کیا موسی نے اپنے قوم سے ستر شخصون کو واسطے ہماری میقات کے تا آخر آیۃ

پس جبکہ پایا ہمنے اختیار کو ایسے شخص کہ جسکو پسند کیا خدا نے واسطے

نبوت کے کہ واقع ہوا افسد پر سوا اصلح کے درحالیکہ اونکو گمان تھا کہ وہ

اصلح ہین نہ افسد تو سمجھا ہمنے کہ اختیار کرنا اوسی کیلیے ہے جسپر مخفی نہین

وان لا خطر لاختیار المہاجرین

رہتے ضمائر پھر کچھ اعتبار و وقار نہین ہے اختیار کرنے کا مہاجرین و

والانصار بعدہ وقوع خیرۃ الانبیاء علی ذوی الفساد

و انصار کے بعد واقع ہونے اختیار انبیا کے صاحبان فساد پر جبکہ

لما ارادوا اہل الصلاح ۔ یہ کلام معجز نظام امام زمانؑ ہے پس جبکہ
ارادہ کیا اہل صلاح کا

اختیار پیغمبران جو بغرض واجب الاطاعۃ بنانے کے تھا قابل قبول

خدا نہو تو ہم گنہگارون کا اختیار گنہگارون کے واجب الاطاعۃ

بنانے ہو وہ کہان تک آخرت کے کام آسکتا ہے لیکن روایات محکمہ و امامت مجمعہ جماعت مین الغرض

۲۲۸

مقبول روایت و تقدیم فی الصلوٰۃ حکم اختیار افقہ و اعدل وغیرہ جو مذکور

ہے تو اون سے ہر قول بلا دلیل مین واجب التقلید بنانا کسی غیر معصوم

کا لازم نہین آتا جیسا کسی با فہم پر مخفی نہین ہے پس دلیل واجب

الاطاعہ نہ بانے کی غیر معصوم کو ہر قول بلا دلیل مین نہ سنیون کے

پاس ہے اور نہ شیعون کے پاس ہے - بلکہ تفسیر آیہ

لم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المومنین

نہین قرار دیا اون لوگون نے سوا خدا اور سوا اوسکے رسول اور سوا مومنین کے

ولیجۃ — مین مراد مومنین سے ائمہ علیہم السلام ہین اور فرمایا

جناب صادق علیہ السلام نے لا تتخذوا الرجال ولائج

اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایاکم والولائج فان کل ولیجۃ

دوننا فہی طاغوت او قال ندّ — اور جلد اول بحار باب

مذمت تقلید ایک حدیث صادق مین ہے - اطلبوا العلم من

معدن العلم وایاکم والولائج فیہم الصدّادون عن اللہ

علم سے اور پرہیز کرو وہ لوگون سے کہ انہین باز رکھنے والے ہین خدا سے

اور اسی معنی سے باب مذکور اور باب عدم جواز تقلید غیر معصوم

۲۲۹

مستدرک الوسائل مین تحف العقول سے اور باب مذکور وسائل مین کافی

وغیرہ سے یہ حدیث نقل کی ہے با اختلاف بعض الفاظ من اصغی

الی ناطق فقد عبدہ فان کان الناطق یوءدی عن

اللہ فقد عبد اللہ وان کان الناطق یوءدی عن الشیطان

فقد عبد الشیطان اور حدیث دیگر مین ہے من اطاع رجلا

جو شخص اطاعت کرے

ہے تو شیطان کی عبادت کی -

معصیتہ فقد عبدہ — اور نیز ہر ابواب کتب مذکورہ مین

یہ بھی قول معصوم باختلاف الفاظ چند کتب سے نقل کیا ہے کہ جو

شخص عبادت یا اطاعت کرے سنکر غیر اوس ورخدا اسے

جسکو اوسنے اپنے خلق کیلئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے -

پس اس مسئلہ وجوب تقلید غیر معصوم سے بڑی حق تلفی امام زمان روحنا

فداہ کی کیجاتی ہے - کیونکہ حرمت تقلید غیر حضرت قابل انکار موالیان

نہین ہے درحالیکہ شریعت مین بھی کوئی معارض اوسکا نہین ہے اور

تاویلات سے محرّم التقلید مثل امام مفترض الطاعہ ہر قول بلا دلیل مین واجب

التقلید نہین ہوسکتا - باب علل اختلاف الاخبار بحار ایک حدیث صادقی

مین ہے فرمایا کہ مین بعضون سے حدیث بیان کرتا ہون پس نہین نکلتا ہے

پاس سے تا اینکہ تاویل کرتا ہے اوسکی غیر تاویل پر اوسکے و ذالک انہم

لا یطلبون بحدیثنا ما عند اللّٰہ و انما یطلبون الدنیا

کہ وہ لوگ نہین طلب کرتے ہماری حدیث سے وہ جو پاس خدا کے ہے اور جز این نیست کہ طلب

و کل یحب ان یدعی راسا — مدرسیکہ نہین ہے کوئی بندہ

کرتے ہین دنیا کو اور ہر ایک دوست رکھتا ہے کہ پکارا جاوے سردار

جو بلند کرتا ہے اپنے نفس کو مگر خدا پست کرتا ہے اوسکو اور نہین ہے

کوئی بندہ جو پست کرتا ہے اپنے نفس کو مگر خدا بلند کرتا ہے اوسکو تا آخر حدیث

پس اے اخوان دین اخذ احکام دین واجب ہے مگر ایسے طریقے سے جسمین

آیندہ امام زمانؑ سے تمکو خجالت نہو۔ اور ملخص تمام اس رسالہ کا یہ ہے

کہ کوئی چیز دنیا و آخرت کی بلا محبت نہین ہے اور ہماری

محبت منجانب اللہ محض حجۃ بن الحسن صلی اللہ علیہ و آبائہ ہین پس اگر ہم

کسی چیز کو بغیر اوس محبت کے جو اون حضرات کیطرف سے ہمکو پہونچے واجب

القبول سمجھین تو ہمارے پاس کوئی محبت نہو گی جسکو خدا ہمسے قبول کرے

کہ خدا فرماتا ہے ولله الحجۃ البالغۃ۔ اور باب علل اختلاف اخبار

واسطے خدا کے حجت رسا ہے

بحار ایک حدیث مین ہے فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے

بلغ الحجۃ البالغۃ الجاہل فیعلہا بجہلہ کما یعلمہ العالم بعلمہ

پہنچتی ہے حجت رسا جاہل کو پس یقین کرتا ہے اوسپر ساتھ اپنے جہل کے جسطرح یقین کرتا ہے اوسپر عالم

و ان اللّٰہ عدل لا یجور یحتج علی خلقہ بما یعلمون یدعوہم

ساتھ اپنے علم کے اسلئے کہ خدا عادل ہے ظلم نہین کرتا حجت لاتا ہے اپنے خلق پر ساتھ اوسکے جسے جانتے ہین طلب کرتا ہے

الی ما یعرفون لا الی ما یجہلون — اور گذر چکی حدیث

انکو طرف اوس امر کے جسکو پہچانتے ہین نہ طرف اوسکے جس سے جاہل ہین

جناب امام رضا علیہ السلام قریب اسکے ذیل اول رسالہ مین اور اوسمین

ہے کہ دنیا و آخرت دونو قائم ہین ساتھ حجت کے۔ اور حدیث دیگر

امام رضا علیہ السلام مین ہے ان مع کل قول حقیقۃ وعلیہ نور فما

یعنی ساتھ ہر قول کے حقیقت اور اوسپر نور ہوتا ہے پس

لا حقیقۃ معہ ولا نور فذالک قول الشیطان —

جس امر کے ساتھ نہ حقیقت ہو اور نہ نور تو وہ قول شیطان ہے

اور کوئی چیز دنیا و آخرت کی بلا برہان نہین ہے

اور ہمارا برہان تفسیر آیۃ قد جاءکم برہان من ربکم

مدرسیکہ آیا تمہارے پاس برہان تمہارے پروردگار کیجانب سے

قول بلا دلیل مقبول نہیں احادیث

ہین معصوم ہین - پس اگر ہم کوئی دعوی کرین درحالیکہ کوئی برہان

اونحضرات کے جانب سے نرکھتے ہون تو جھوٹے ہین کہ خدا فرماتا ہے

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین - اور جناب صادق

لاؤ برہان اپنا اگر ہو تم سچے -

علیہ السلام فرماتے ہین جیسا کہ جلد اول بحار مین ہے دعوا الرائے

ترک کرو رائے

والقیاس وما قال قوم فی دین اللہ لیس لہ برھان -

اور قیاس کو اور اوسکو جو کوئی گروہ دین خدا مین وہ امر جسکا کوئی برہان نہو -

اور حدیث موسوی گذشتہ سابق مین ہے - فما ثبت لك برھانہ

پس جس امر کا ثابت ہو تیرے لئے

اصطفیتہ وما غمض علیك صوابہ نفیتہ -

برہان اوسکو پسند کرے اور جس امر کا مخفی ہو تجھ پر صواب اوسکی نفی کرے -

اور کوئی چیز دنیا و آخرت کی بلا دلیل نہین ہے

اور ہماری دلیل امام معصوم ہین کہ اطلاق اوسکا اون حضرت پر ہے

جیسا کہ بعض حواشی رسالہ پر گذر چکا - اور فرمایا امیر المومنین نے جیسا کہ

غرر الحکم مین ہے انا دلیلکم الی ما ینجیکم - پس اگر ہم کسی

مین دلیل ہون تمہاری طرف اوسکے جو تمہین نجات دے

بلا دلیل کو حجت سمجھین تو خلاف ہے اوس قول امیر المومنین صلوات اللہ

علیہ کے جو نہج البلاغہ سے گذر چکا ان من ابغض الرجال لعبد سائر

بدترین مردمان وہ بندہ ہے جو چلے بغیر کسی

بغیر دلیل - اور فرمایا جیسا کہ غرر الحکم مین ہے کیف یہتدی

دلیل کے کیونکر ہدایت پا سکتا ہے -

الضلیل مع غفلۃ الدلیل -

گمراہ جبکہ غافل ہو دلیل سے

اور کوئی دعوی دنیا و آخرت کا بلا بینہ مقبول نہین ہے

اور ہمارے بینات تفسیر آیہ کانت تاتیہم رسلہم بالبینات

لاتے تھے رسول اون لوگون کے بینات کو

ہین ائمہ علیہم السلام ہین - پس اگر ہم کسی دعوائی بلا بینہ کو قبول کرین

یا دعوی کرین بغیر اوس بینہ کے جو اونحضرات کے جانب سے ہو تو خلاف

ہے اوس قول خدا کے جو فرماتا ہے - افمن کان علی

آیا جو شخص بینہ و حجت پر

بینۃ من ربہ کمن ھو اعمی - اور فرماتا ہے من کان

ہو جانب پروردگار سے مثل اوسکے ہو جو اندھا ہے اور جو شخص

فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا اور فرماتا

اس میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں اندھا ہے اور بڑا گمراہ ہے راہ کا

ہے لیھلك من ھلك عن بینۃ ویحیی من حیی عن بینۃ

تاہلاک ہو جو ہلاک ہوا حجت روشن سے اور زندہ ہو جو زندہ ہوا حجت روشن سے

اور کوئی دعوی دنیا و آخرت کا بلا شاہد مقبول نہین ہے

اور ہمارے شاہد آیہ فکیف اذا جئنا من کلّ امّۃ بشہید
پس کیونکر ہے جبکہ لاوین ہم ہر گروہ سے ایک گواہ

وغیرہا مین مخصوص امام زمان ہین۔ پس اگر ہم کسی دعوی کو بلا شاہد کلام
اونحضرات کے قبول کرین یا دعوی کرین تو بروز قیامت امید وار شہادت
اوس جناب کے اپنے عمال پر کسطرح رہ سکتے ہین حالانکہ ہمکو ساری امید اونہین
حضرت سے ہے جلد سابع بحار مین ہے عبد اللہ بن ابی یعفور نے
جناب صادق علیہ السلام پوچھا کہ کیا علت ہے کہ ہمارے مخالفین کا
کوئی دین نہین ہے اور ہملوگون کیلئے کوئی باک نہین ہے فرمایا لانّ
اسلئے
سیّئات الامام الجائر تغمر حسنات اولیائہ وحسنات
کہ گناہ امام ظالم کے ڈوبا لیتے حسنات کو اوسکے دوستون کے اور
الامام العادل تغمر سیّئات اولیائہ —
حسنات امام عادل کے ڈوبا لیتے ہین گناہون کو اوسکے دوستون کے۔

اور کوئی چیز دنیا و آخرت کی بلا اصول نہین ہے

و دلیل اصل المرء فعلہ جیسا کہ حکم امیر المومنین مین ہے اور
اور دلیل اصل مرد کی فعل اوسکا ہے
ہماری اصل امام معصوم ہین کہ اطلاق اوسکا کتب رجال مین امام

معصوم پر ہوا ہے اور تفسیر آیہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السّماء مین
اصل شجرہ حضرات ہین اور ہملوگ برگ اوسکے ہین وکلّ شیٔ یرجع الی
اور ہر چیز پھرتی ہے طرف
اصلہٖ — پس اگر ہم کسی امر بے اصل کو جو اونحضرات کی طرف نہ پھرتا
اپنے اصل کے
ہو قبول کرین تو خلاف ہے اوس قول جناب صادق علیہ السلام کے
جو کافی مین ہے لاخیر فی شیٔ لیس لہ اصل — اور فرمایا
نہین بہتری ہے اوس چیز مین جسکی کوئی اصل نہو۔
جیسا کہ کتاب الایمان بحار مین محاسن سے منقول ہے کہ کوئی میرے نزدیک
تم امامیہ سے محبوب تر نہین ہے کہ لوگ مختلف راہون پر چلے بعضون
نے اخذ کیا اپنی خواہش سے اور بعضون نے اپنی راے سے
وانکم اخذتم بامر لہ اصل۔
اور تملوگون نے اخذ کیا ایسے امر کو جسکی اصل ہے۔

پس مقصود یہ ہے کہ ہمارے جمیع امر کے مرجع معصوم ہون
اور بذریعہ معتبر ہمکو ملے تو وہ واجب العمل ہے۔ فاضل عبد الولی
ہندی نے اپنے مکاتبات مین اپنے بھائی فاضل عبد العظیم حنفی کو لکھا
تھا۔ اگر گویند در مذہب امامیہ ہم مجتہدین بودہ اند و اجتہادہا نمودہ اند
پس ہر محذوریکہ در آنہا وارد می شود در حق اینہا نیز وارد است گوئیم اجتہاد

ایشان مجرد ترجیح روایات متعارضہ بعضے را بر بعضی امر دیگر نیست پس
جد و جہد ایشان در استخراج حکم شروع است از نحوائے روایات متعارضہ
پس اعتراضات بر علماء مذہب امامیہ و فقہائے ایشان وارد نیست تا
آخر کلام جسمین اجتہاد بغیر نص کو باطل کیا ہے۔

اور جس امر کا مرجع غیر معصوم ہو اور دلیل اوسکی غیر معلوم
ہو تو واجب العمل ہونا اوسکا اس حیثیت سے کہ نہ قبول کرنے مین
اوسکے کفر لازم آوے عقلاً و شرعاً نہین ہو سکتا مگر بعد تمام ہونے حجت
کی جانب خدا سے کیونکہ علماے مذہب احکام منقولہ امام زمان کے بطور مسئلہ
کوئی محض پہونچانے والے ہین اور محض اسی وجہ سے مطاع ہین نہ یہ کہ
شریک الطاعۃ ہین اوس جناب کے کافی باب طلب الرّیاسۃ
مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایّاک ان تنصب
پرہیز کر اس سے کہ نصب کرے تو کسی
رجلاً دون الحجّۃ فتصدّقہ فی کلّ ما قال — اور بحار
کو سوا حجت یعنی امام معصوم کے پس تصدیق کرے تو اوسکی ہر قول مین اوسکے
باب ذم التقلید حدیث دیگر معانی الاخبار مین بروایت راوی دیگر قریب
اسکے ہے اور زیادہ ہے۔ وتدعو النّاس الی قولہ
اور طلب کرے تو لوگون کو طرف اسکے قول کے

فرمایا علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے کہ مراد یہ ہے کہ نصب کرے تو کسی شخص
کو سوا حجت کے پس تصدیق کرے تو اوسکے ہر قول مین جو اپنی
راے سے کہے بغیر اسکے کہ منسوب کرے اوسکو طرف معصوم کے
لیکن جو روایت کرے معصوم سے یا تفسیر کرے اوسکی جو سمجھا ہے
کلام معصوم سے اوس شخص کیلیے جسکو صلاحیت فہم کلام معصوم کی
ہو بغیر تلقین کے تو اخذ کرنا اوس سے مثل اخذ معصوم کے ہے اور
واجب ہے اوس شخص کو جو نجانتا ہو کہ رجوع کرے طرف اوسکے تا
کہ جانے احکام خدا کو انتہی۔ اور کافی باب من اطاع المخلوق
باب جو اطاعت کرے مخلوق کی
فی معصیۃ الخالق مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لا دین
نہین ہے دین
معصیت خالق مین۔
لمن دان بطاعۃ من عصی اللّٰہ — فرمایا علامہ
اوس شخص کیلیے جو عبادت کرے طاعت مین اوس شخص کے جو معصیت خدا کرے
مجلسی رحمہ اللہ نے بعد نقل حدیث کتاب الایمان والکفر بحار باب مذکور
کہ نہین ہے دین یعنی ایمان یا عبادت اوس شخص کیلیے جو عبادت خدا
کرے طاعت مین اوس شخص کے جو معصیت خدا کرے۔ ای
یعنی
غیر المعصوم فانّہ لا یجوز طاعۃ غیر المعصوم فی جمیع
طاعت مین غیر معصوم کے پس نہین جائز ہے طاعت غیر معصوم کی تمام